

خمار عشق نادر خان

قسط (41 تا 52)

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

READERS CHOICE! اسلام علیکم

خمار عشق نامر خان

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش کلاس لے کر باہر نکلی تو اسے نیشا نظر آئی۔

"نیشا! رکو ذرا!" اسے آواز دیتی ماہ نوش تیزی سے ہال کے دوسری جانب آئی تھی۔

"السلام علیکم! کیسی ہو ماہ نوش؟" نیشا نے اسے دیکھ کر ہاتھ بڑھایا۔

وہ دونوں الگ الگ ڈیپارٹمنٹ میں تھیں لیکن اکثر ان کی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

لہ "کاشکر ہے۔" بھی پتا ہی نہیں چلا ہے اور ایک ہفتہ ہو گیا ہے یونیورسٹی شروع ہوئے۔ "ماہ نوش نے اپنے ہاتھ میں موجود کتابیں دوسرے ہاتھ میں منتقل کیں تھیں۔

"ہاں اور پہلے دن سے ہی کتنی ٹف ہے ہر چیز۔" نیشا نے بھی تائید کی۔
وہ دونوں کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ گئیں۔

"تم سناؤ ہاسٹل میں سیٹ ہو گئی ہو؟" نیشا نے ماہ نوش سے پوچھا۔

"ہاں بس کل ہم اپنی آپی سے بھی ملے تھے۔ وہ شادی شدہ ہیں۔۔۔ یہیں سسرال ہے ان کا۔ تو اس کے بعد سے دل کافی مطمئن ہے۔" ماہ نوش نے زینہ سے ملنے کا بتایا تھا۔

وہ دونوں بات کر رہی تھیں تھی کہ ان کی ایک مشترکہ سہیلی بھی آگئی۔

خمار عشق نادر خان

"ہیلو گرلز! تم دونوں کو پتا چلا؟" وہ ماہ نوش کے برابر والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہاں فرحین تم آؤ اور ساتھ کوئی تازہ خبر نہ لاؤ یہ ہو نہیں سکتا۔" ماہ نوش نے اسے چھیڑا تھا۔

فرحین کافی سوشل تھی وہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی خبریں رکھتی تھی۔ اب بھی ماہ نوش کی بات پر وہ فخر سے گردن اکڑا چکی تھی۔

"جی جناب یہ ہے فرحین نیوز، ہر خبر پر نظر۔" اس کے کہنے پر وہ تینوں ہنسنے لگیں۔

"اچھا بتاؤ بھی کیا بات ہے؟" نیشا کو تجسس ہوا۔

"بات بہت زبردست ہے، ہماری یونیورسٹی میں ایک مقابلہ ہونے والا ہے۔" فرحین نے بات ادھوری چھوڑی۔

"مقابلہ؟ کیا گھڑ سواری کا؟" ماہ نوش نے ہنسی دبائی۔

"یا کشتی کا؟" نیشا نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا۔

"دفع ہو جاؤ تم دونوں۔ اب میں نہیں بتا رہی کچھ بھی۔" فرحین نے منہ پھلایا۔

"ارے ارے۔۔۔" ماہ نوش نے کہا۔

خمار عشق نادر خان

"اچھا بابا بتاؤ" نیشا نے بھی کان پکڑے۔

"ایسے نہیں۔ اب تم دونوں مجھے برگر کھلاؤ پہلے۔" فرحین فوراً پھیلی تھی۔

نیشا اور ماہ نوش چار و ناچار برگر، فرائز اور کولڈرنک لے کر آئیں اور جب تک فرحین نے وہ سب ٹھونس نہیں لیا تھا وہ ان کو ایک لفظ نہیں بتا رہی تھی۔

"اب پھوٹو بھی۔ کیا بتا رہی تھیں؟" ماہ نوش نے اس کو کولڈرنک کے سپ لیتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں۔ بیٹا وہ ایک بہت بڑی کمپنی آرٹ اینڈ ڈیزائن کا کمپنیشن کروا رہی ہے۔ ان کو ٹیکسٹائل کے لیے یونیک ڈیزائنز چاہیے۔" فرحین نے بتایا تو وہ دونوں دلچسپی سے سننے لگیں۔

"ماہ نوش یہ تو تمہارے ڈیپارٹمنٹ کا کمپنیشن ہوا۔" نیشا نے کہا کیونکہ ماہ نوش کا میجر آرٹ اینڈ ڈیزائن تھا۔

"کوئی بھی حصہ لے سکتا ہے۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اگر تم جیت گئے تو وہ اپنی کمپنی میں ایک ماہ کی انٹرنشپ دیں گے۔" فرحین نے جلدی سے کہا تھا۔

"کیا واقعی؟ کون سی کمپنی ہے؟" ماہ نوش کی دلچسپی بڑھی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"اوہ بھی اتنی بڑی کمپنی ہے۔۔۔" فرحین نے سنسنی پھیلائی۔

ینیشا اور ماہ نوش اسے دیکھنے لگیں۔

"اسکندر زکا نام سنا ہے کبھی؟" فرحین نے پوچھا تو ینیشا نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ لیکن ینیشا کے کچھ کہنے سے پہلے ہی فرحین شروع ہو گئی تھی۔

"ارے لیجنڈز ہیں وہ لوگ۔ اتنا پیسہ ہے اور تو اور تینوں بھائی اتنے ہینڈ سم ہیں۔۔۔" ینیشا کے ماتھے پر اس کی بات پر بل پڑے تھے۔

"تمہیں کیسے پتا کہ وہ ہینڈ سم ہیں؟" اس نے خالصتاً بیویوں والے انداز میں تفتیش شروع کی۔

"ایک بار ایک میگزین میں میں نے ان کی تصویر دیکھی تھی۔ مائی گاڈ آئی سوئیر! بڑے دونوں بھائی تو ہیں ہی کمال مگر چھوٹا والا بھائی!!!! اس کے گھنگریا لے بال! سوہاٹ۔" !!!

فرحین تو تصور ہی تصور میں التان کے بالوں کے بارے میں سوچتی کہہ رہی تھی اور ینیشا کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کو رکھ کر ایک تھپڑ لگا دے۔

"فرحین شرم کرو، وہ شادی شدہ بھی ہو سکتے ہیں۔"

خمار عشق نامہ خان

ماہ نوش نے نیشا کی دلی حالت جانے بغیر ہی کہا تھا۔ لیکن نیشا اس کے جملے پر اسے ممنون نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"اوہ ہوں بھئی! میں کون سا اس کی بیوی کے سامنے کہہ رہی ہوں۔ بندہ فین گرل بھی ہو سکتا ہے!"
فرحین کی بات پر نیشا نے پھر اسے کچا چبانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

"اچھا تو یہ بتاؤ اس کی ڈیٹیلز کہاں ملیں گی؟" ماہ نوش نے پوچھا۔

"کس کی؟ تینوں بھائیوں کی؟" فرحین نے پوچھا تو ماہ نوش نے اس کی کمر پر ایک دھپ جڑا تھا۔
نیشا کا دل چاہ رہا تھا اٹھ کر ماہ نوش کو گلے لگالے۔

"بے ہودہ انسان وہ کمپیٹیشن کی ڈیٹیلز پوچھ رہی ہے۔ تمہاری طرح بے شرم نہیں ہے۔" نیشا نے دانت کچکچاتے کہا تو فرحین بھی دانت نکوس کر ہنسنے لگی تھی۔

"یہ لو۔ میں لنک بھیج دیا ہے تم دونوں کے نمبر پر۔" اس نے اپنا فون نکالتے میسج فورورڈ کیا تھا۔
"ارے ماہ نوش تم نے بھی فون لے لیا۔" نیشا نے مسرت سے استفسار کیا۔

خمار عشق ناز خان

"ہاں وہ ہماری آپی کا تھا یہ تو انہوں نے کہا کہ ابھی ہم استعمال کریں۔ ان کے شوہر نے انہیں دوسرا دلوادیا ہے۔" ماہ نوش زینہ کے فون کے بارے میں بتانے لگی۔

"واؤ یار! شادی شدہ ہونے کے کتنے مزے ہیں۔" فرحین کے جملے پر وہ دونوں بھی ہنسنے لگیں تھیں۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"دادی جان، آپ کے گٹھنے کا درد کیسا ہے اب؟" زینہ نے راحمہ بیگم کو لاؤنج میں دیکھا تو پوچھا۔

وہ اس وقت زنک کلر کی لانگ قمیض شلوار پہنے ہوئی تھی۔ سر پر حسبِ معمول دوپٹہ جماتا تھا۔

اسکندر مینشن میں ملازمین کی آمد و رفت کے باعث زینہ اپنے سر پر ہمیشہ دوپٹہ رکھتی تھی، یہی طریقہ کارینیشا کا بھی تھا۔ شام کو تو ویسے بھی گھر میں سب ہی ہوتے تھے اور دن کے وقت بھی ان دونوں کا یہی معمول تھا۔

راحمہ بیگم، زینہ کو دیکھ کر مسکرائی تھیں۔

"زینہ بیٹی! آؤ یہاں بیٹھو۔ جب سے تم نے مجھے وہ دوائی کی ٹیوب منگوا کر دی ہے۔ اس کی مالش سے بہت آرام ہے۔" راحمہ بیگم آسودگی سے کہنے لگیں۔

خمار عشق نادر خان

زینہ ان کے پاس آ بیٹھی تھی۔

وہ اس ایک ہفتے میں بالکل کھل گئی تھی۔ ار مغان کی محبت نے اسے بہت مان دیا تھا۔ اسکندر مینشن بھی اب اسے اپنے گھر جیسا لگنے لگا تھا۔

ینیشا آج کل یونیورسٹی میں ہوتی تھی تو زینہ اکثر ار مغان کی دادی کے ساتھ وقت گزارتی تھی۔

دریا کارویہ اس کے ساتھ ہتک آمیز نہ تھا لیکن وہ اور فرہاد اس سے ابھی تک ایک فاصلہ قائم کیے ہوئے تھے۔

فرہاد تو بالکل بھی اسے مخاطب نہ کرتے البتہ دریا ار مغان کی وجہ سے اس سے ایک آدھ جملہ کہہ سن لیتی تھی۔

"اچھا آج کچھ پکاؤ گی تم؟" دادی نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

"جی میں سوچ رہی تھی مٹن کڑا ہی بنالوں۔ زینت بی کو آنٹی نے پلاؤ بنانے کا تو کہا ہوا ہے۔" زینہ انہیں بتانے لگی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"ہاں ہاں ضرور بناؤ۔ اس دن بھی جو تم نے میٹھا بنایا تھا مجھے بہت اچھا لگا تھا۔" دادی کی بات سن کر زینہ کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔

وہ کچن کی جانب بڑھ گئی تاکہ زینت بی کی مدد سے رات کے لیے کڑھائی تیار کر لے۔

فرہاد جو ایک میٹنگ میں شامل ہو کر واپس آرہے تھے زینہ کو کچن کی جانب جاتا دیکھ کر اپنے کمرے میں گئے تھے۔ ان کے ماتھے پر شکنوں کا جال تھا۔

"کیا ہوا فرہاد؟" دریا نے انہیں کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ انہیں غصے میں لگے۔

"دریا میں اس لڑکی کو دیکھتا ہوں تو ایک عجیب سی بے چینی ہونے لگتی ہے۔" فرہاد صاحب نے اپنا کوٹ اتار کر بستر پر پھینکا تھا۔

"فرہاد... آپ ریلیکس رہیں۔" دریا ان کے برابر میں آ بیٹھیں تھیں۔

"میں نے تم سے کہا بھی تھا دریا کہ ہم ار مغان کو سچائی بتا دیتے ہیں۔ اسے بتا دیتے ہیں کہ یہ لڑکی اس آدمی کی بیٹی ہے جس نے مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ مجھے ہی نہیں اس نے تو تمہیں بھی۔۔۔" فرہاد صاحب کی آواز رندھ گئی تھی۔

خمار عشق نامر خان

دریا پلمازان کی زندگی تھیں اور آج بھی یہ خیال ہی انہیں لرزہ کر رہا تھا کہ اکرم خان نے دریاب پر پستول تانی تھی۔

"فرہاد وہ اس سے محبت کرتا ہے۔" دریاب نے ان کے ہاتھ تھامے تھے۔ ان کی جھیل سی نیلی آنکھوں میں نمی تھی۔

"میں ماں ہوں نا! اپنے بیٹے کی آنکھوں میں میں نے اس لڑکی کے لئے جنون دیکھا ہے۔ وہ اس بات کو برداشت نہیں کر پائے گا فرہاد.... اور اگر وہ ضد پر آگیا تو آپ جانتے ہیں کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر کہیں چلا جائے گا۔"

دریاب سسک رہی تھیں۔

فرہاد صاحب نے فوراً انہیں اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا دریاب۔ آپ بے فکر ہو جائیں میں کچھ نہیں کہوں گا ار مغان سے۔"

وہ اپنی بیوی کے آگے بے بس تھے۔ تیس سال پہلے جو بھی ہوا تھا اس کے باعث وہ اپنا آج تباہ نہیں کر سکتے تھے۔

خمار عشق ناز خان

کاش وہ ان چھٹیوں میں گاؤں گئے ہی نہ ہوتے۔ نہ وہ وہاں جاتے اور نہ یہ سب ہوتا۔ فرہاد صاحب نے دکھ سے سوچا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے۔ اسکندر مینشن کے پورچ میں سلور پجیر و آکر رکی تھی۔ ارمان فرہاد اسکندر براؤن کمر کے تھری پیس سوٹ میں کسی سے فون پر گفتگو کرتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔ شاہنواز نے تیزی سے گاڑی سے بیگ نکال کر ملازم کو دیا تھا۔ ارمان ترکی سے ایک بہت اہم کال پر تھا۔ وہ بات کرتے کرتے اندر داخل ہوا تھا۔ ملازم اس کے پیچھے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔ ارمان نے ہال سے گزرتے ہوئے ایک نظر اطراف میں ڈالی تھی اور وہ ایک لمحے کو چونکا تھا۔ "باقی کی ڈیٹیلز آپ کو ممت بے سے مل جائیں گی قاسم بے۔" ارمان نے انہیں فون پر کہا تھا۔ وہ دو چار اور جملے کہتا فون بند کر چکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"تم یہ بیگ کمرے میں رکھ دو۔" وہ اپنے عقب میں کھڑے ملازم کو کہتا خود ڈائنگ ہال کی جانب آیا تھا۔

پوری میز کھانے سے سچی ہوئی تھی۔ مگر ارمغان کی توجہ اس سچی میز پر نہیں بلکہ میز پر چہرہ ٹکائے سوتی ہوئی اپنی متاعِ حیات پر ٹکی تھیں۔

زینہ کی رنگت زنگ کلر کے رنگ میں اور بھی اجلی لگ رہی تھی۔ وہ اپنا چہرہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹکائے سو گئی تھی۔

اس کی سنہری لٹیں دوپٹے سے پھسل کر چہرے پر اٹھکھیلیاں کر رہی تھیں۔ لبوں پر عنابی لپ اسٹک تھی۔

ارمغان اپنا کوٹ ایک کرسی کی پشت پر رکھ کر اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

وہ یک ٹک اس کا معصوم چہرہ دیکھنے لگا۔

آج وہ بہت تھک گیا تھا۔ پے درپے میٹنگز لیتے ہوئے اسے صبح سے یہ وقت ہو گیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

سر میں بھی کچھ دیر پہلے تک درد کا احساس ہو رہا تھا۔ لیکن اس پل اسے یوں اپنا انتظار کرتے دیکھ کر وہ اپنی تھکن بھول کر اس کے لیے پریشان ہوا تھا۔

"زینہ۔۔۔" وہ دھیرے سے اس کے عنابی لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔

زینہ نے نیند میں ہی اسے رسپانڈ دیا تھا پھر اس نے آنکھیں کھولی تھیں اور اپنے برابر میں ار مغان کو بیٹھے دیکھ کر ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہوا تھا۔

"تم آگئے ہو ار مغان؟" وہ تیزی سے کرسی کھینچتی اٹھی تھی۔

"میں کھانا گرم کرواتی ہوں تمہارے لیے۔"

"گزیلم میں تو ڈنر کر چکا ہوں۔" ار مغان کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی تھی۔

"اچھا۔۔۔ وہ مجھے لگا۔" زینہ کچھ جزبہ ہو گئی۔

"دراصل میں نے آٹھ بجے ایک میٹنگ اٹینڈ کی اور اس میں ہی ریفرنسمنٹ تھی۔ تم نے کھالیا تھا؟" ار مغان نے پوچھا تھا۔

"ہاں آف کورس! میں تمہارا انتظار تھوڑی کر رہی تھی۔" زینہ نے نظریں چراتے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"چلو پھر۔ اوپر چلو یہاں کیوں سو رہی تھیں تم؟" ار مغان اپنا کوٹ اٹھاتا پلٹا تھا۔

زینہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کڑھائی کا ڈونگا اٹھا کر دیوار پر مار دے۔ پوری دوپہر لگا کر اس نے یہ ڈش بنائی تھی اور ار مغان نے تو دیکھا تک نہیں تھا۔

ار مغان نے سیڑھیاں چڑھتے ایک بار پلٹ کر دیکھا تو وہ کافی سستی سے اوپر آرہی تھی۔
"کیا کر رہی ہو؟" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا۔

وہ دونوں کمرے میں آئے تھے اور جتنی دیر میں ار مغان نے کمرہ لاک کیا تھا زینہ سیدھی بستر پر لیٹ چکی تھی۔

ار مغان نے اسے دیکھا تھا جو کمبل چہرے تک کھینچ چکی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے زینہ؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔ گڈنائٹ۔" زینہ نے کمبل کے اندر سے ہی جواب دیا تھا۔

ار مغان کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا تھا۔

اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا۔

خمار عشق نادر خان

وہ زینہ کے اوپر سے کمبل کھینچتا، اس کے برابر آ بیٹھا تھا۔

"تم ناراض ہو گزیلم؟" وہ اب اپنی نیلی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکاتا پوچھ رہا تھا۔

"میں کیوں ناراض ہو گئی۔ مجھے تنگ مت کرو ار مغان میں سو رہی ہوں۔"

زینہ کو بہت غصہ آ رہا تھا۔ غصہ سے زیادہ اسے بھوک لگ رہی تھی لیکن اب وہ کیا کرتی۔ اس نے ار مغان کے ہاتھ سے کمبل کھینچا تھا اور دوبارہ اس میں غروب ہو گئی تھی۔

ار مغان ابھی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا تھا وہ اپنا فون کان سے لگاتا کاؤچ پر جا بیٹھا تھا۔

"جی ممت بے؟ آپ نے قاسم بے کو سب بتا دیا۔" وہ ترک زبان میں ہی گفتگو کر رہا تھا۔

"اچھا۔۔۔ وہ کوٹیشن والی فائل میں آپ کو بھیجتا ہوں۔" وہ مصروف سا اپنا بیگ تلاش کرنے لگا۔

اس کے بیگ میں لیپ ٹاپ نہیں تھا۔

"(لگتا ہے میرا لیپ ٹاپ گاڑی میں رہ گیا ہے۔)" ار مغان نے انداز لگایا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

وہ ڈسکشن کرتا ہوا، انٹرکام پر کال کرتا ہوا ایک ملازم سے لیپ ٹاپ لانے کا کہہ چکا تھا۔ تب ہی اسے دریا نظر آئیں۔

خمار عشق نادر خان

"آنے جم آپ سوئی نہیں؟" وہ فون جیب میں رکھتا پوچھ رہا تھا۔

"تمہاری آواز سنی تو سوچا تمہیں دیکھ لوں۔" دریا اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگیں۔

"میں بھی بس لیٹنے ہی والا تھا۔ کال آگئی تھی ایک ضروری۔" ارمان دریا کا ہاتھ عقیدت سے تھامے کہہ رہا تھا۔

"تو کیسا لگا پھر بیوی کے ہاتھ کا بنا کھانا میرے بیٹے کو؟" دریا نے پوچھا تو وہ چونکا۔

"زینہ نے کھانا بنایا تھا؟"

"ہاں! مٹن کڑاھی بنا کر تمہارے انتظار میں بیٹھی تھی جب سے۔ کھانا نہیں تم نے؟" دریا کو تعجب ہوا۔

"نہیں آنے وہ۔۔۔۔۔ تب ہی ملازم اس کا لیپ ٹاپ لے کر آگیا تھا۔

"چلو اچھا تم کام کرو میں بھی آرام کرنے جا رہی ہوں۔" دریا واپسی کے لیے مڑ گئی تھیں۔

ارمان لیپ ٹاپ لے کر کمرے میں آیا تھا۔

زینہ ابھی بھی کمرے میں چھپی ہوئی تھی۔ بس اب کمرے کا ہلکا لڑ رہا تھا۔

تو وہ رو رہی تھی !

خمار عشق نادر خان

ارمغان لیپ ٹاپ میز پر رکھتا اس کے پاس آیا تھا۔

زینہ بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔ اس نے ارمغان کے کمرے سے جانے کی آواز سنی تھی لیکن وہ رونے میں اتنی مشغول تھی کہ اسے اس کے واپس آنے کی آہٹ نہیں ہوئی تھی۔

"جی مس تحسین۔۔۔ آپ فکر ہی نہ کریں۔۔۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔" ارمغان کی آواز پر زینہ نے فوراً کمبل پلٹا تھا۔

ارمغان نے فون کان سے لگائے لگائے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں کل ساتھ میں ڈنر کرتے۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا، زینہ نے اسے کشن کھینچ کر مارا تھا۔

"ارمغان اسکندر! خبردار جو تم نے کسی چٹیل کے ساتھ ڈنر کیا!" زینہ کمر پہ ہاتھ رکھے بیڈ پر کھڑی تھی۔ ارمغان نے ایک ابرو اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

"تم تو سورہی تھیں؟" READERS CHOICE

زینہ نے جھٹکے سے گلے میں پڑا دوپٹہ اتار کر پھینکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"سورہی تھی غافل نہیں ہو گئی تھی۔ مجھے بتاؤ تم یہ کس کے ساتھ ڈنر پر جانے کا پلان بنا رہے تھے۔" وہ اب نیچے اتر کر ار مغان کے مقابل آکھڑی ہوئی تھی۔

"ہے ایک خوبصورت لڑکی جس نے میرے لیے آج کھانا بنایا ہے۔" ار مغان نے کہتے ہوئے زینہ کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

زینہ کے چہرے کے تاثرات فوراً نرم ہوئے تھے۔ وہ سو سو کرتی پھر سے آنسو بہانے لگی تھی۔

"گزیلم!..." ار مغان اسے سینے سے لگاتا ٹھنڈی آہ بھر گیا تھا۔

"بتا دیتی زینہ۔ مجھے کیسے پتہ چلتا؟" ار مغان اب اس کی شہر رنگ آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔

"تم کھا چکے تھے پھر کیا فائدہ۔" زینہ کا انداز روٹھا روٹھا تھا۔

"تو چکھ تو سکتا تھا نہ؟ چلو اب۔" ار مغان اس کا ہاتھ پکڑتا کمرے سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"مجھے اب نہیں کھانا۔" زینہ نے انکار کیا تھا۔

"دیکھو ابھی پوری رات جاگنا ہے تم نے۔ کچھ کھا لو ورنہ بعد میں مت کہنا۔" ار مغان نے کہا تو زینہ نے تعجب سے اسے دیکھا۔

خمار عشق ناز خان

"رات بھر کیوں جاگنا ہے؟"

"کیونکہ اب میرا تمہارے ساتھ جاگنے کا ارادہ ہے۔" ارمان نے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے کہا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

التان شور لے کر باہر آیا تو نظریں نیشا پر پڑی جو بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹ کر اپنے نوٹس پڑھ رہی تھی۔

اس نے بال پین ہونٹوں میں دبا رکھا تھا التان کے دل الگ ہی لے پر دھڑکا تھا۔

نیشا اس وقت سیاہ رنگ کی سلک نائی میں تھی۔ یہ نائی ویسے تو فل لینتھ تھی لیکن نیشا کے اس طرح

لینے کی وجہ سے اس کی سڈول پنڈلیاں نمایاں ہو رہی تھیں۔ وہ پڑھنے میں اتنی منہمک تھی کہ اسے

التان کی آمد کا احساس نہیں ہوا تھا۔

التان دھپ سے آکر اس کے برابر لیٹا تھا۔

READERS CHOICE

"کیا ہے التان آپ کو؟" نیشا اس سے کھسک کر دور ہوئی تھی۔

التان کہنیوں کے بل اٹھتا، اس کے نوٹس جھانک کر پڑھنے لگا۔

خمار عشق نادر خان

"کیا پڑھ رہی ہو اتنے غور سے؟"

"التان پلیز مجھے پڑھنے دیں مجھے یہ ٹاپک بالکل سمجھ نہیں آ رہا اور پرسوں میرا کوئیز ہے۔" نیشا نے التان کی انگلیوں کو اپنے بازو پر سفر کرتے دیکھ کر کہا تھا۔

"اچھا میں سمجھا دیتا ہوں۔ دکھاؤ کیا ہے؟" التان اس کے قریب آتا پوچھ رہا تھا۔

"مجھے بزنس آپریشن کا کونسیپٹ نہیں سمجھ آ رہا ہے۔" نیشا نے التان کو اپنے نوٹس دکھائے تھے جہاں اس نے کچھ چیزیں ہائی لائٹ کر رکھی تھیں۔

التان نے ہاتھ بڑھا کر نوٹس لیے تھے۔

"اچھا یہ۔ یہ تو بہت آسان ہے۔ میں سمجھا دوں گا پانچ منٹ میں۔"

"سچ التان! نیشا خوشی سے اس کی جانب دیکھنے لگی تھی۔

"ہاں میں بہت اچھا ٹیچر ہوں۔ بس میں فیس ایڈوانس لیتا ہوں۔" التان نے شرارت سے کہا تھا۔

"کیا فیس لیں گے آپ؟" نیشا نے دھیرے سے پوچھا تھا۔

جواب میں التان نے اس کے نوٹس سائڈ ٹیبل کی جانب اچھالتے اسے خود کی جانب کھینچا تھا۔

خمار عشق نامر خان

ینیشا اس کے سینے میں سمائی تھی۔ التان کے لب اس کے بازوؤں پر سفر کرنے لگے تھے۔ تب ہی ینیشا نے اچانک ہی اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

التان حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی کمپنی میری یونیورسٹی میں کون سا یونٹ کروا رہی ہے؟" ینیشا کی کر سٹل براؤن آنکھوں میں خفگی تھی۔

"ارے التان کی جان، کمپنی تمہاری بھی تو ہے۔ اور بھائی کروا رہے ہوں گے کچھ وہ ہی اسپانسر کرتے ہیں یہ سب۔" التان اس کے بازو سہلاتا کہہ رہا تھا۔

"اچھا اور وہ کون سا میگزین ہے جس میں آپ کی تصویریں چھپی ہیں؟ مجھے تو نہیں دکھایا آپ نے!" ینیشا کا انداز روٹھاروٹھا تھا۔

"کون سا شوٹ جان؟ میں تو ہر دوسرے مہینے شوٹس کرواتا رہتا ہوں۔" التان نے اس کے کندھے پر بوسہ دیتے کہا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

"ہر مہینے!! پھر تو آپ کی بہت فین گرلز ہوں گی۔" نیشا کے اندر یہ سوچ کر چنگاریاں سلگنے لگیں تھیں۔

التان اس کی بات پر اسے تکیہ پر گراتا اس کے اوپر حاوی ہوا تھا۔
"مجھے کسی فین گرل کے بارے میں نہیں پتہ کیونکہ میں جس گرل کا فین ہوں وہ اس وقت میری
بانهوں میں ہے۔"

التان کی بات پر نیشا مسکرائی تھی۔

التان نے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے، انگلیاں اس کی نائٹی کے اسٹریپس میں پھنسائی تھیں۔
وہ اس کی بیوٹی بون ہر جھکا تھا اور نیشا کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

موسم خزاں کی ایک سرد صبح تھی۔ فضا میں بڑھتی ٹھنڈک طبیعت پر گراں نہیں گزر رہی تھی۔
عرشان نیلے جم ٹراؤز اور سیاہ جم ویسٹ پہنے جاگنگ ٹریک پر بھاگ رہا تھا۔ اس کے سیاہ آنسو سی بال نرم
دھوپ میں چمک رہے تھے۔ ماتھے پر پسینہ کی بوندیں پھسل رہی تھیں۔

خمار عشق نادر خان

تینوں بھائیوں میں عرثمان کو ورزش کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ وہ روز صبح بیس منٹ کی جاگنگ کیا کرتا تھا۔ رات کو اسکندر مینشن کے شاندار جم میں وہ تینوں بھائی اکثر ورزش کیا کرتے تھے۔

ورزش کے دوران عرثمان کا ذہن تروتازہ ہو جاتا تھا اور وہ اکثر کوئی نیا اور اچھوتا خیال بھی اسی دوران سوچتا۔ آج بھی وہ ایک پروڈکٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تب ہی ایک چھوٹی بچی پھول دار فراک پہنے اچانک ہی اس کی جانب دوڑتی ہوئی آئی۔

عرثمان چونک گیا۔ اس نے اپنی رفتار کم کی۔

وہ بچی بہ مشکل تین سال کی تھی۔ وہ دوڑ کر عرثمان کی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔ وہ کھلکھلا رہی تھی۔ عقب سے ایک خوبرونو جوان اس کے تعاقب میں بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"پرنسز! آپ بابا کو کتنا دوڑائیں گی؟" وہ اسے عرثمان کے ٹانگوں سے لپٹے دیکھ کر چونکا تھا۔

"معاف کیجئے گا۔" اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

عرثمان بھی پرنسز کی معصوم ہنسی پر مسکرا رہا تھا۔ وہ بچوں کے بل بیٹھا اپنا چہرہ اس کے مقابل لایا۔

"آپ تو بہت تیز بھاگ رہی تھیں۔" پرنسز اور زور سے ہنسی تھی۔

خمار عشق نادر خان

اب کی بار عریشان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو اس کی پتلیوں کی سبز جھلملاہٹ نے عریشان کو کسی کی
زمر دکا نچ سی آنکھوں کی یاد دلائی۔

پرنسز کے بابا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گود میں اٹھایا تھا۔

"میری بیٹی تھوڑی شرارتی ہے۔ سوری آپ کو ڈسٹرب کیا۔" وہ مسکرایا تھا۔

عریشان نے بھی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے۔"

"کم آن پرنسز، سے تھینکس ٹو انکل۔" اس نے اپنی گود میں اٹھائی ڈول کو کہا تھا۔ جو عریشان کو دیکھتے

اپنی تو تلی زبان میں کہہ رہی تھی۔

"اتل تھینکس۔ بائے بائے۔"

وہ دونوں باپ بیٹی اپنے گھر کی جانب چلے گئے تھے اور عریشان کا ذہن دوڑ کر اس حسینہ سے پہلی ملاقات
پر جا پہنچا تھا۔

"کتنی معصوم تھی وہ۔"

خمار عشق نادر خان

حیرت انگیز طور پر اس کی آنکھیں بالکل اسی شیڈ کی تھیں جیسی عرشان ہمیشہ بناتا آیا تھا۔

وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ ہمیشہ یہی شیڈ کیوں منتخب کرتا تھا لیکن ہر بار کاغذ پر پھسلنے اس کے برشز میں یہی رنگ ہوا کرتے تھے۔

اسے اپنی بے اختیاری یاد آئی تھی۔ وہ کیسے اس دن ٹکٹکی باندھ کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔

وہ ان آنکھوں کو اپنے روبرو دیکھ کر اتنا مبہوت ہو گیا تھا کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھ پایا تھا کہ وہ بنادو پٹہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"وہ تو مجھے کوئی لفنگا ہی سمجھی ہوگی۔" عرشان نے سوچتے ہوئے گھر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"تھی تو کافی چھوٹی شلڈ اٹھارہ انیس سال کی ہوگی۔"

تب ہی عرشان کو یاد آیا تھا کہ وہ خود کشتی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آئی جسٹ ہوپ کہ وہ جہاں بھی ہو ٹھیک ہو۔ پتہ نہیں ایسا کیا ہوا ہو گا جو وہ ایسا قدم اٹھانے والی تھی۔"

عرشان نے تاسف سے سوچا تھا۔

وہ اسی پری ویش کے متعلق سوچتا ہوا اسکندر مینشن پہنچ چکا تھا۔

خمار عشق نامر خان

وہ کچن میں آیا اور اپنا فلاسک نکال کر پریوٹین شیک تیار کرنے لگا۔ ابھی سب لوگ اپنے کمروں میں ہی تھے۔ اسکندر مینشن میں سب لوگ ناشتا اپنے اپنے شیڈول کے حساب سے کرتے تھے۔

اس وقت تقریباً سات بج رہے تھے۔ عریشان اپنے کمرے میں آیا تھا۔ آج بہت اہم میٹنگ تھی اسی لئے وہ نو بجے اسکندر ایمپائر کے ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتا تھا۔

عریشان نے آج کے لیے سیاہ ڈریس شرٹ اور سیاہ ہی پینٹ منتخب کی۔ ساتھ ہی گرے کوٹ جو اس نے ہینگ کر رکھا تھا۔ وہ اطمینان سے فریش ہونے چلا گیا۔

وہ نہاد ہو کر تازہ دم ہوا واپس آیا تو اس کا سیل فون واٹربریٹ ہو رہا تھا۔ تولیہ سے اپنے بھگے بالوں کو رگڑتے اس نے فون کی اسکرین پر جگمگاتا نام پڑھا تھا اور اس کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"جی کہیں مس حریم!" وہ فون کان سے لگاتے بولا تھا۔ انداز میں ناگواری تھی۔

دوسری طرف سے ایک کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔

"گڈ مارنگ عریشان!"

عریشان کے چہرے پر ناگواری کے آثار بڑھے تھے۔

خمار عشق نادر خان

"جی کوئی کام تھا؟"

"ارے کام کے لیے تو آفس آئیں گے نہ۔ مجھے تم سے ایک دوست کی حیثیت سے بات کرنی تھی۔"

دوسری طرف حریم نے اپنی لٹوں سے کھیلنے کہا تھا۔ وہ اس وقت باتھ روب پہنے اپنے بستر پر دراز تھی۔

"تھوڑا جلدی بتادیں مجھے آفس کے لیے تیار ہونا ہے۔"

عرشان اس سے عجلت بھرے انداز میں کہتا جان چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پرانے خاندانی مراسم کے باعث وہ اس کو بالکل جھٹک بھی نہیں سکتا تھا۔

"مجھے پوچھنا تھا کہ میری برتھ ڈے بیش میں تم آرہے ہونا؟" وہ ایک اداسے پوچھ رہی تھی۔

"برتھ ڈے؟ کب ہے وہ؟" عرشان اپنی فائلز بیگ میں رکھتا پوچھ رہا تھا۔

"وہاٹ؟؟ عرشان اب تم ایسی باتیں کرو گے! بچپن سے ہمیشہ تمہیں میں نے اپنی ہر سالگرہ میں بلایا ہے۔ یاد ہونا چاہیے تمہیں!" وہ نروٹھی سی کہہ رہی تھی۔

"مس حریم!..." عرشان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی حریم نے اس کی بات کاٹی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"صرف حریم! ابھی ہم آفس میں تو نہیں ہیں نہ؟" وہ آگے کوچھکی تھی، ہاتھ روب کے گہرے ہوتے گلے سے اس کی رعنائیاں ظاہر ہو رہی تھیں۔

"میں آ جاؤنگا آپ کی پارٹی میں۔ اب میں لیٹ ہو رہا ہوں سو۔۔ بائے۔" عریشان نے ایک ہی سانس میں کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔

حریم کے چہرے پر ایک دلاویز مسکراہٹ آئی تھی۔

وہ چلتی ہوئی آئینے کے قریب آئی تھی۔ اپنے عکس کو دیکھتی وہ اپنی آنکھوں میں خماری لیے مسکرائی تھی۔

"آنا تو تمہیں پڑے گا ہی جان من! اس بار تم میرے پلان سے نہیں بچ پاؤ گے۔" وہ خود کو ایک فلائنگ کس دیتی کہہ رہی تھی۔

دوسری جانب عریشان فون بیڈ پر پٹخ چکا تھا۔

اسے ایک عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

وہ جب بھی حریم سے بات کرتا تھا اس کا بے باک انداز اسے بے انتہا طیش دلاتا تھا۔

خمار عشق نادر خان

بس کاروباری مصالحت اور خاندانی مراسم کے باعث وہ ہمیشہ اس کا لحاظ کر جاتا تھا۔

وہ اپنی رائیٹنگ ڈیسک پر آ بیٹھا تھا بے اختیار ہی ہاتھ اسکیچ بک اور رنگوں کی طرف بڑھاتا تھا۔

اس نے ہمیشہ کی طرح سمندری سبز رنگ میں فیروزی رنگ کی آمیزش کی پھر زرد رنگ کو نیلے رنگ میں یکجا کرتے ہوئے زمری رنگ کا وہ خاص شیڈ تیار کیا، آنکھوں کی زمر دپتلیوں کے ساتھ اس نے وہ چہرہ بھی بنایا تھا۔

اس کے تصور میں ماہ نوش کا چہرہ اسی سلیٹی چادر کے ہالے میں منقش تھا جیسے اس کی دی ہوئی شال لپیٹنے کے بعد وہ اس کے سامنے دو بدو ہوئی تھی۔

تب سے اب تک وہ نہ جانے اس کی کتنی ہی تصویریں بنا چکا تھا !
پہلے وہ صرف اس کا تخیل تھی لیکن اب وہ ایک جیتی جاگتی لڑکی تھی۔ اس کی میوز !

عرشمان کی تصویروں میں وہ ہر بار اسی چادر اور سرخ لباس میں ہوتی۔

کبھی وہ اس کا وہ اداس ایکسپریشن پینٹ کرتا جب وہ پہاڑ کے دہانے پر کھڑی زندگی کی جنگ ہارنے والی تھی۔

خمار عشق ناز خان

کبھی وہ اس کا غصیلہ انداز کینوس پر منتقل کرتا جہاں اس کی ایمرلڈ گرین آنکھوں سے شعلے نکلتے محسوس ہوتے۔

کبھی وہ اس کا خوفزدہ انداز اسکیچ کرنے لگتا تھا جہاں وہ گولیوں کی آواز سنتے پوری جان سے لرزی تھی۔ ان سب تصویروں کو بناتے عریشان کے دل میں ایک خواہش بار بار سراٹھاتی تھی۔ وہ اسے ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ کھلکھلا کر ہنسنے اور عریشان اس کی اس ادا کو اپنے کینوس پر اتار لے۔ "نہ جانے جب وہ ہنستی ہوگی اس کی آنکھوں میں کتنے جگنو چمکتے ہونگے؟" عریشان ایک آہ بھرتا اپنے مکمل کیے ہوئے اسکیچ کو دیکھنے لگا۔

آج اس نے ایک چھوٹا سا اسکیچ بنایا تھا جس میں وہ پریوش آنکھوں میں حیرت لیے اسے تک رہی تھی۔ عریشان ٹکٹکی باندھے اس کے عکس کو دیکھنے لگا۔ "نام تو معلوم نہیں پر کاش زندگی کی راہوں میں قسمت تم سے اک بار پھر سے ملا دے۔" عریشان نے دھیرے سے کہا تھا۔

خمار عشق نانر خان

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ماہ نوش بہت منہمک سی اپنے ڈرائنگ پیڈ پر جھکی ہوئی تھی۔ اس کے لمبے بال ایک چوٹی میں گندھے کمر پر بل کھا رہے تھے، جبکہ چند بھوری لٹیں اس کے چہرے پر آرہی تھیں۔

وہ جس جگہ اپنی میز پر بیٹھی تھی وہاں کھڑکی کے رخ سے اس وقت سورج کی کرنیں ماہ نوش پر پڑ رہیں تھیں۔ اس کے بھورے بالوں میں جگہ جگہ سرخ تار سے چمک رہے تھے۔

اس کی مخروطی انگلیاں کاغذ پر متحرک تھیں۔ جب سے فرحین نے اسے کانٹیسٹ کے بارے میں بتایا تھا تب سے وہ بہت پر جوش تھی۔

اسے ڈیزائننگ سے شروع ہی سے دلچسپی تھی۔ یہ اس کے لیے بہت اچھا موقع تھا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک لباس ڈیزائن کرتی۔

مقابلے میں کچھ دن باقی تھے۔ ماہ نوش کی زمر دی آنکھوں میں اس وقت ایک الگ ہی چمک تھی۔ کچھ کر دکھانے کی دھن تھی۔ اس کا ڈیزائن تقریباً مکمل ہونے ہی والا تھا۔

خمار عشق نانر خان

اس نے خاکہ تیار کر لیا تھا۔ اب اسے سامان کی ضرورت تھی جس کی مدد سے وہ یہ لباس تیار کرتی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے فون کی رنگ ٹون کی آواز آئی۔

گھر کا نمبر دیکھ کر ماہ نوش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"السلام علیکم بھابی۔"

"وعلیکم السلام، کیسی ہے ہماری نوشی؟" ارزش کی آواز میں خوشی تھی۔

"ہم اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں بھابی۔ یہاں سب بہت اچھا ہے۔" ماہ نوش دبے دبے جوش سے بتانے لگی۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔ تمہارے لالہ تو روز ہی تمہیں یاد کرتے ہیں۔ ترور بھی تمہارے لیے ادا اس ہیں۔"

ارزش نے جمانہ کا ذکر کیا تھا۔

"اچھا بھابی ہم زینہ آپی سے ملے تھے۔ وہ خوش ہیں۔ بس گھر پہ سب کو یاد کر رہی تھیں۔" ماہ نوش نے ارزش کو بتایا۔

خمار عشق نادر خان

"ہاں نوشی گھر کی یاد تو آتی ہے سسرال جا کر۔ تم بتاؤ پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

"بھابی آپ کو پتا ہے ہم نایک مقابلے میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہم لباس ڈیزائن کر رہے ہیں۔" ماہ نوش دبے دبے جوش سے ارزش کو اپنے ڈیزائن کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔

"بہت اچھا لگ رہا ہے سن کر ہی۔ تم ہم کو تصویر بھیجنا ضرور۔ تمہیں کوئی مدد چاہیے ہو تو بتانا۔ تمہارے لالہ کے ہاتھ بھجوادوں گی سامان۔" ارزش نے پوری تفصیل سن کر کہا۔

"ہاں بھابی کچھ سامان تو ہمیں چاہیے، کچھ خاکد دوزی اور گل دوزی کا کام، ہم زینہ آپی کے ساتھ مل کر کر لیں گے۔" ماہ نوش نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم لسٹ بھیج دو اور بتا دو کب تک ہے تمہارا پروگرام۔" ارزش نے تسلی بخش انداز میں کہا۔
"فوفو کا فون ہے؟؟ نوشی فوفو کا؟...." فون کے دوسری طرف سے سبکتگین کی آواز آئی تھی۔

"ہائے ہمارا شہزادہ آیا ہے! ہماری بات کرائیں بھابی۔" ماہ نوش نے فون کو مضبوطی سے تھامنا تھا۔
"نوشی فوفو آپ کب آؤ گی؟" سبکتگین کی معصوم آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔

خمار عشق ناز خان

"فوفو کی جان، جلدی آئے گی فوفو آپ سے ملنے۔ آپ کو بہت یاد کرتی ہے آپ کی فوفو۔" ماہ نوش کی بات پر سبکتگین خوش ہو گیا تھا۔

اس کے ہر وقت آگے پیچھے پھرنے والی پھوپھی اچانک غائب ہو گئی تھی تو اس کا تڑپنا سمجھ بھی آتا تھا۔
ماہ نوش کو اچانک ایک آئیڈیا آیا۔

"بھابی آپ لالہ کے ساتھ سبکتگین کو بھی بھیج دیں نہ اسلام آباد۔ ہم زینہ آپ کی کو بھی بلا لیں گے۔ پھر ہم سب مزے کریں گے۔"

"اچھا نوشی میں تمہارے لالہ سے پوچھوں گی۔" ارزش نے نیم رضامندی ظاہر کی۔
ماہ نوش فون رکھ کر اپنے ڈیزائن کے حساب سے لسٹ بنانے لگی۔ پھر اسے زینہ کو بھی کال کرنی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ارمغان خلاف معمول دوپہر میں اسکندر مینشن لوٹا تو دریا اور دادی لاؤنج میں اسے دیکھ کر چونکے۔
"السلام علیکم آنے، بابا آنے۔" وہ ان کے آگے سر جھکاتا دادی کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"جیتے رہو۔ یہ آج تم اس وقت کیسے نظر آرہے ہو بر خوردار؟" دادی نے ار مغان کو گہری نظروں سے دیکھتے سوال کیا تھا۔

"بابا آنے وہ بس میں ابھی دوبارہ جاؤں گا، شام تک۔ سوچا گھر کا ایک چکر لگا لوں۔" ار مغان نے اطمینان سے جواب دیا۔

"گھر کا چکر؟ یہ کہو بیوی سے ملنے آئے ہو۔" دریا نے کچھ طنزیہ لہجہ میں کہا تھا۔

"جی میری پیاری آنے، میرا آپ کی بہو سے ملنے کا دل چاہ رہا تھا۔" ار مغان نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

دریا زبردستی مسکرائی تھیں۔

ار مغان کے انداز میں کوئی شرمندگی یا بڑبڑاہٹ کا احساس نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ سے اپنی مرضی کرتا آیا تھا۔ اب اس کا دل چاہا تھا تو وہ اسکندر مینشن میں وقت بے وقت بھی نظر آنے لگا تھا۔ ترکی بھی گیا تو بس میٹنگ میں شامل ہو کر واپس آ گیا تھا۔

وہ زینہ کے لیے اس کی دیوانگی سے واقف تھیں۔

خمار عشق ناز خان

وہ اپنے بیٹے کے مزاج سے بھی واقف تھیں۔

اس کی طبیعت میں کسی کے اصولوں کی پیروی نہیں تھی۔

دوسری طرف وہ اپنے شوہر کی طبیعت سے بھی واقف تھیں۔

فرہاد نے سوچ لیا تھا کہ زینہ غلط ہے تو ان کی رائے اتنی آسانی سے تبدیل نہیں ہو سکتی تھی۔

وہ تو یہ تک سمجھتے تھے کہ ار مغان پر ہونے والے حملوں میں زینہ کے گھر والوں کا ہی ہاتھ ہے۔

ایسے میں وہ فرہاد کو بہت مشکل سے روک پارہی تھیں کہ وہ زینہ کے بارے میں ار مغان سے کوئی ایسی بات نہ کریں۔

انہیں ڈر تھا کہ زینہ کی وجہ سے باپ اور بیٹا ایک دوسرے کے مقابل نہ آجائیں۔

وہ پھکی سی مسکراہٹ لیے ار مغان کو دیکھتی رہیں جو اپنی دادی کی خیریت پوچھ کر اب اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"زینہ؟" ار مغان نے اپنے کمرے کے دروازے کا لاک کھولتے اسے پکارا تھا۔

خمار عشق نادر خان

وہ کمرے میں نظر نہیں آئی۔

ارمغان اپنی چابیاں اور موبائل رکھتا اس کی تلاش میں ڈریسنگ روم کے دروازے تک آیا تھا۔
اس کا خیال تھا کہ وہ شاید نہا رہی ہوگی۔

ارمغان نے ڈریسنگ روم کے دروازے کا ناب گھمایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کے قدم
رکے تھے اور ان نیلی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی۔

زینہ آئینہ کے سامنے بنفشی رنگ کی انارکلی فراک میں کھڑی کچھ چیزوں کو اپنے جسم سے لگا کر خود کا
عکس دیکھ رہی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پوری طرح اچھلی تھی اور ارمغان کو دروازے کی چوکھٹ پہ ایستادہ دیکھ کر اس
کے ہاتھ سے وہ ٹو پیس لائنجرے سیٹ زمین بوس ہوا تھا۔

زینہ کے چہرے رنگ پل میں سرخ پڑا تھا۔

"اہم۔۔۔ گزیم! لگتا ہے آج خاص تیاری کا ارادہ ہے؟" ارمغان کی آواز میں شرارت تھی۔

خمار عشق نادر خان

زینہ نے اپنی شہد رنگ آنکھوں پر پلکوں کی چادر گرا رکھی تھی۔ وہ جتنی بھی بولڈ تھی لیکن اس صورت حال کا سامنا کرنے کی اسے بالکل امید نہیں تھی۔

"ام۔۔۔ ار مغان۔۔۔" زینہ نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری تھی۔

اس نے تیزی سے اپنے دوپٹے کی تلاش میں نظریں دوڑائی تھیں جو اسے ار مغان کے عقب میں ہینگریپر لٹکا نظر آیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا تم آنے والے ہو۔" زینہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جلدی جلدی کہا تھا۔

ار مغان کی نظروں نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا وہ اس کو اتنا کنفیوز ہوتے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"آہ گزیلم! کاش میں تھوڑا اور دیر سے آتا تو شاید تمہیں اس ٹوپیس میں دیکھ پاتا۔" وہ مخمور سے لہجے میں کہتا اندر آیا تھا۔

زینہ گھبرا کر چند قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔" زینہ کی آنکھیں تھیر سے پھیلی تھیں۔

ار مغان نے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

خمار عشق نادر خان

"میں پہن تھوڑی رہی تھی۔۔۔" زینہ نے گھبراہٹ میں کہتے ایک قدم اور پیچھے لیا تھا۔ جس پر اس کی پشت دیوار گیر آئینہ سے لگی تھی۔

"اچھا؟" ار مغان نے ایک ابرو اٹھائے پوچھا تھا۔ وہ اب اس کے مقابل کھڑا تھا۔

زینہ کے بھاگنے کے سبب ہی راستے مسدود ہو چکے تھے۔

ار مغان نے ایک ہاتھ اس کی نازک کمر پہ رکھتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

زینہ لہرا کر اس کے سینے میں سمائی تھی۔ اس کے سنہری بالوں کی لٹیں ار مغان کے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔ وہ ان سے اٹھتی مہک کا دیوانہ تھا۔

"خریدے تو تمہارے ہی لیے تھے اگر پہن بھی لو تو کیا برائی ہے؟" وہ گہری سانس لیتا اس کی سنہری زلفوں سے آتی لیونڈر کی مہک کو اپنے اندر اتارتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

"تو۔۔۔ کس نے کہا تھا۔۔۔ ایسی عجیب چیزیں لانے کو؟" زینہ نے بہ مشکل اپنا جملہ مکمل کیا تھا۔
ار مغان کے لب اب اس کی گردن پر سفر کر رہے تھے۔

اس نے اس کی بات پر سراٹھایا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"عجیب نہیں لگیں گے اگر تم پہنو گی۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا جہاں ویسی ہی خمار کی چھلک رہی تھی جیسی اس کی نیلی آنکھوں میں ہلکورے لے رہی تھی۔

"اور اگر میں نہ پہننا چاہوں؟" زینہ نے ار مغان کے سینے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔

"تو تمہاری مرضی ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" ار مغان نے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیے اسے ٹیز کیا تھا۔

"کل تم میرے ساتھ چل کر اپنی پسند سے لے آنا۔" ار مغان کی بات پر زینہ نے بے ساختہ اس کے بازو پر مکہ جڑا تھا۔

"انسان میں کچھ شرم ہونی چاہیے ار مغان اسکندر!"

"وہ تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے مسز ار مغان اسکندر۔" وہ برجستہ جواب دیتے اپنا انگوٹھے سے اس کے لب ر ب کر گیا تھا۔

"ویسے سرخ رنگ تم پہ کمال لگتا ہے۔" ار مغان نے سرخ لیس سے بنے اس انٹیمیٹ سیٹ کو دیکھتے کہا تھا۔

خمار عشق نانر خان

اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ زینہ کو زچ کر رہا ہے۔ زینہ اس کی بانہوں کے گھیرے میں کسمپائی تھی۔

"نولک مسٹر اسکندر۔" وہ اسے چڑاتی اسے دھکیل کر ڈریسنگ روم سے باہر بھاگ گئی تھی۔
ارمغان اس کے پیچھے کمرے میں آیا تھا۔

وہ دونوں چند لمحوں تک ایک دوسرے کو محبت پاش نظروں سے تکتے رہے تھے۔ تب ہی ارمغان کو یاد آیا تھا کہ وہ کس کام سے آیا تھا۔

"اچھا دھر آؤ۔ ایک بات کرنی تھی تم سے۔" وہ اس کا ہاتھ تھامتا کاؤچ پر آ بیٹھا تھا۔

"جی؟" زینہ نے اس کے گٹھنے پر چہرہ ٹکایا تھا۔

وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں اس کے بازو پر پھیر رہی تھی۔

"تم ہاسپٹل جوائن کرنا چاہتی ہو؟" ارمغان نے اس کے سنہری بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے پوچھا تھا۔

زینہ کی شہد رنگ آنکھوں میں چمک آئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"ہاں ضرور !"

"تو ابھی ایک بہترین آفر ہے۔ ہم ایک پرائیوٹ ہاسپٹل کے ٹرسٹی ہیں اور وہاں ایک نئے ونگ کی تعمیر ہوئی ہے۔ اب ان کو مزید ڈاکٹرز چاہیے۔ تم چاہو تو وہاں اپلائی کر لو۔" ار مغان نے کہا تو زینہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"فوراً کر دیتی ہوں۔ مجھے اپنا لپ ٹاپ دواور ای میل آئی ڈی دو وہاں کے HR کی۔" زینہ نے کاؤچ سے اٹھتے کہا تھا۔

ار مغان نے اچانک ہی اس کی کلائی تھامی تھی، زینہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔
ار مغان کی نیلی آنکھوں میں پینتی خواہشات نے زینہ کے دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھائی تھی۔
"ای میل دینے کی ایک کنڈیشن ہے گزیلم۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں کہتا مسکرایا تھا۔

زینہ نے اس کے گال پر پڑتا وہ خفیف گڑھا دیکھا تھا اور اس کی دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔
"تو آج مجھے اپنی محبت کو لال رنگ میں دیکھنے کی اجازت ہے؟" ار مغان کے سوال پر زینہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

خمار عشق ناز خان

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"ماہ نوش!" فرحین نے کلاس سے ماہ نوش کو نکلتے دیکھا تو آواز دی۔

ماہ نوش نے پلٹ کر دیکھا تھا۔ فرحین کو اپنی جانب ہاتھ ہلاتا دیکھ کر ماہ نوش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

آج ماہ نوش نے کتھی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ ساتھ سیاہ رنگ کی پٹھانی فراک تھی۔ وہ فرحین کے قریب پہنچی تھی۔

"کیا حال ہیں بھی؟"

"میرے حال تو ٹھیک ہیں تمہیں ایک اہم بات بتانی ہے۔" فرحین نے رازداری سے کہا تھا۔ وہ دونوں اب چلتے چلتے باہر گارڈن میں ایک بچہ پر آ بیٹھیں تھیں۔

"اسکندر زوالے کمپیٹیشن میں آئی آر ڈی پارٹنمنٹ کی سب سے مشہور لڑکی شیریں بھی حصہ لے رہی ہے۔"

"شیریں؟" ماہ نوش نے ذہن پر زور دیا تب ہی اسے وہ ریگنگ کرنے والے گروپ کی لڑکیاں یاد آئیں۔

خمار عشق نانر خان

"اچھا وہہہ۔۔۔" ماہ نوش نے واؤ کو کھینچا تھا۔

"تو کیا ہوا لیکن؟ بہت سی لڑکیاں اور لڑکے اس مقابلے میں حصہ لے رہے ہیں۔" ماہ نوش نے فرحین کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔

"ارے یار! وہ لڑکی بہت خطرناک ہے۔ کافی سارے لوگوں نے اس کے ڈر سے اپنا نام ہی واپس لے لیا ہے۔ اس کے ساتھ پنگا کوئی نہیں لینا چاہتا۔" فرحین نے وضاحت کی تھی۔

"اس میں پنگا لینے والی کیا بات ہے؟ یہ مقابلہ ہے اور جو بھی بہتر کام کرے گا اسے انٹرنشپ ملے گی۔" ماہ نوش نے اس بات کا زیادہ اثر نہیں لیا۔

"تم بس یہ کنفرم کرو کہ تم ہمارا بنایا ہوا ڈریس پہن کر ریمپ پر واک کر لو گی نہ؟" ماہ نوش نے اس کا گھبرانا دیکھ کر پوچھا تھا۔

"یار فکر مت کرو۔ میں تیار ہوں۔" فرحین نے اسے یقین دلایا تھا۔

"کہاں تک پہنچا ہے تمہارا ڈیزائن؟" اس نے ماہ نوش سے پوچھا تھا۔

خمار عشق ناز خان

"آج جمعرات ہے نہ تو آج ہماری آپی ہمارے ہاسٹل آرہی ہیں۔ ہم مل کر اس ڈریس پر کام کریں گے۔
"ماہ نوش کی آواز میں خوشی تھی۔

"بہت اچھی بات ہے۔ مقابلہ ویسے بھی آنے والے ہفتہ کو ہے۔ تم آج کر ہی لینا مکمل۔" فرحین نے
اسے مشورہ دیا تھا۔

"ہاں ارادہ تو یہی ہے۔ آج ویسے بھی میری ایک ہی کلاس تھی۔ لیکچر میں نے لے لیا ہے اب میں ہاسٹل
ہی جا رہی ہوں۔" ماہ نوش اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے کہہ رہی تھی۔

"آج تو نینشا کی کلاس بھی نہیں ہے شاید۔ ورنہ وہ نظر آتی۔" فرحین نے کہا تھا۔

"ہاں اس سے ہماری میسج پر بات ہوئی تھی۔ آج اس کی کلاس کینسل ہو گئی تو وہ نہیں آئی۔ چلو ہم چلتے
ہیں۔ اپنا خیال رکھنا۔" ماہ نوش فرحین کو الوداع کہتی چل پڑی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

زینہ ڈریور کے ساتھ ماہ نوش کے ہاسٹل پہنچ چکی تھی۔ اس نے آج فیروز کی رنگ کی لانگ شرٹ کے
ساتھ سفید ٹراؤزر پہنا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ہاتھوں میں ارمغان کی دی ہوئی سورج والی انگوٹھی تھی اور گلے میں وہی سیپ والی چین۔ زینہ یہ دونوں چیزیں ہر وقت ہی پہنے رکھتی تھی۔

وہ اپنا اسکارف ٹھیک کرتی ماہ نوش کے ہاسٹل کی عمارت کی جانب بڑھی تھی۔ تب ہی ایک گاڑی نے اس کے عقب سے ہارن دیا تھا۔

زینہ نے سرگھما کر دیکھا تھا اور پیچھے موجود شخص کو دیکھ کر وہ بے ساختہ اس کی جانب دوڑی تھی۔
"زینہ فوفو!" سبکتگین بھی گاڑی سے اتر کر اس کے پاس بھاگا تھا۔

ولی ان دونوں کو دیکھتا مسکرایا تھا۔ اس کے گارڈ مستعدی سے ان سب کو کور کرے ہوئے تھے۔
ولی خان نے زینہ کے آس پاس گارڈز کو نہ پا کر تشویش سے اپنی بہن کو دیکھا تھا جواب سبکتگین کو گود میں اٹھائے اس کے پھولے ہوئے گال چوم رہی تھی۔

"فوفو کی جان۔ کتنا یاد کیا ہے آپ کو فوفو نے۔" زینہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔
"فوفو! آپ کہاں چلی گئیں تھی ایک دم سے۔ آپ بھی چلی گئیں ہیں، نوشی فوفو بھی چلی گئیں ہیں۔
اب میرے ساتھ کوئی نہیں کھیلتا ہے۔ مور بھی نہیں۔" وہ شکایتوں کا پٹارہ کھول چکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"اچھا فوفو کے شہزادے اب آپ فوفو کے ساتھ بہت سارا کھیلنا۔"

"لالہ! "زینہ سبکتگین کو گود سے اتارتی ولی کے پاس لپکی تھی۔"

"زینہ تم بنا گارڈز کے کیوں گھوم رہی ہو؟" ولی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے فوراً ہی سوال کیا تھا۔

"وہ لالہ۔۔۔ میں ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی۔۔۔" زینہ نے بات بنائی تھی۔ وہ ارمان کے بھیجے ہوئے گارڈز کو جان بوجھ کر اسکندر مینشن چھوڑ آئی تھی۔ اسے کیا پتا تھا کہ ولی لالہ سے گیٹ پر ہی ملاقات ہو جائے گی۔

"میں ارمان اسکندر کو اتنا لا پرواہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تمہیں بغیر پروٹوکول کے آنے جانے دے گا۔ میں کرتا ہوں اس سے بات۔" ولی کی آواز میں ناراضگی تھی۔

زینہ کے ماتھے پر پسینہ کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔

"لالہ پلیز آپ ارمان سے مت کہیں۔ میں چھوڑ کر آئی تھی گارڈ گھر پر۔۔۔ وہ ناراض ہو جائے گا۔۔۔ پلیز لالہ۔۔۔" زینہ نے ولی کا بازو پکڑے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"تو ہونا ہی چاہیے اسے ناراض۔" ولی نے کہا تھا پھر زینہ کی روتی شکل دیکھ کر اسے ترس آ گیا تھا۔

خممار عشق نانر خان

"اچھا نہیں کہوں گا۔ لیکن آئندہ تم گارڈز کو ساتھ لیے بنا نہیں گھومو گی۔" ولی نے کہا تھا تو زینہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"اچھا جاؤ اب تم لوگ اندر جاؤ۔ میں شام میں سبکدوش کو لینے آؤں گا۔ جب تک میں شہر میں کچھ ضروری کام نمٹا لوں۔" ولی نے سبکدوش کو پیار کرتے کہا تھا۔

"خدا حافظ بابا۔" سبکتگین نے ولی کو ہاتھ ہلا کر الوداع کیا تھا۔

ایک ملازم ایک بیگ لے کر زینہ اور سبکدوشی کے ساتھ ہاسٹل کی ریسپشن تک آیا تھا۔ زینہ نے اسے بیگ رکھ کر جانے کو کہا تھا اور خود ماہانہ نوٹس کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

ماہِ نوش پانچ منٹ میں اپنی کتھی شال سنبھالتی وہاں پہنچ گئی تھی۔

سبکتگین تو اس کو دور سے دیکھ کر ہی اس کے پاس دوڑتا ہوا آیا تھا۔

"فوفو۔۔۔۔۔ نوشی فوفو۔۔۔۔۔" ماہ نوش نے بھی لیک کر اسے اپنی گود میں اٹھالیا تھا۔

"آگیا ہمارا شہزادہ! چلو اب مزے کریں گے۔" وہ سبکتگین کو لیے لیے زینہ سے گلے ملی تھی۔

وہ دونوں بیگ لیے ماہ نوش کے کمرے کی جانب بڑھی تھیں۔

خمار عشق نانر خان

سبکتگین مستقل کچھ نہ کچھ کہہ رہا تھا۔

"فوفو آپ ادھر کیا کرتی ہیں؟"

"ہم یہاں پڑھتے ہیں۔" ماہ نوش نے اس کے گال کھینچتے کہا تھا۔

"آپ کا اسکول ہے یہ؟" سبکتگین نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

"فوفو کی جان، اسکول سے بڑا ہے۔"

"اچھا! زینہ فوفو آپ بھی ادھر پڑھتی ہیں؟" اب سبکتگین کی توجہ زینہ پر گئی۔

"نہیں۔ اب یہاں میرا گھر ہے۔" زینہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

وہ لوگ کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ سبکتگین تو ماہ نوش کے بستر پر چڑھ کر بیٹھ چکا تھا۔

زینہ اور ماہ نوش آرام سے زمین پر بچھے قالین پر بیٹھ چکی تھیں۔

ماہ نوش نے اپنی چادر اتار کر دوپٹہ لے لیا تھا۔ زینہ نے بھی اس کا راف اتار کر دروازہ پر بنی کھونٹی پر لٹکا کر

صرف دوپٹہ پھیلا کر لے لیا تھا۔

وہ دونوں سکون سے بیٹھ چکیں تھیں۔

خمار عشق نادر خان

"آج تمہاری روم میٹ کہیں گئی ہوئی ہے؟" زینہ نے سوال کیا تھا۔

"ہاں وہ جمعہ کو اپنے امی ابا سے ملنے گھر چلی جاتی ہے۔ پھر اتوار کی رات کو آتی ہے۔" ماہ نوش نے بتایا تھا۔

"آپی آپ کا ساس سر کیسا ہے سب؟" ماہ نوش نے حال احوال پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔" زینہ اور ماہ نوش کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر ماہ نوش نے ارزش کا بھیجا ہوا بیگ کھولا۔

"یہ دیکھیں آپی، مجھے اس کپڑے پر تھوڑا سا گل دوزی کا کام کر کر دامن پر شیشے لگانے ہیں۔" وہ زینہ کو اپنا ڈیزائن دکھانے لگی۔

وہ دونوں اس کام میں ماہر تھیں۔ بچپن سے ہی کھیل کھیل میں ان کے گاؤں کی سب ہی لڑکیاں خامک دوزی اور گل دوزی سیکھ لیتی تھیں۔ زینہ اور ماہ نوش بھی کئی بار اپنے دوپٹے کاڑھ چکی تھیں۔

ماہ نوش نے ایک سفید رنگ کے کپڑے پر کام شروع کر رکھا تھا۔ وہ اور زینہ مل کر کام کرنے لگیں۔ ساتھ ساتھ سبکتگین سے باتیں بھی کرتی جاتیں۔

ماہ نوش نے ہاسٹل کی کینیٹین سے ہی کھانا آرڈر کر لیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

باتیں کرتے اور سبکتگین کے ساتھ کھلتے مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔

زینہ کا فون رنگ ہونے لگا تھا۔

اس نے اسکرین پر ارمغان کا نام دیکھا تو اس کے چہرے پر ایک الوہی مسکراہٹ آئی تھی۔

"ہیلو۔" زینہ نے فون کان سے لگایا تھا۔

"گزیلم گھر آ جاؤ۔" ارمغان کی آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔

سبکتگین اسی وقت زینہ کی گود میں آ بیٹھا تھا، اس نے زینہ کے گال پر محبت بھرے انداز میں کس کی تھی۔

زینہ کھلکلا کر ہنسی تھی اور فون کے دوسری طرف ارمغان اسکندر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"زینہ؟ میں وڈیو کال کر رہا ہوں۔"

ارمغان نے کہتے فوراً ہی وڈیو کال کا آپشن پریس کیا تھا۔

زینہ نے ماہ نوش کو سر ڈھکنے کا اشارہ کرتے کال پریس کی تھی۔

ارمغان اسکندر اس وقت اپنے کمرے سے ملحق آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔

خمار عشق نادر خان

سفید بے داغ قمیض کی آستینیں فولڈ کر رکھی تھیں اور بھورے بالوں کی ایک لٹ ماتھے پر آرہی تھی۔
اپنے اسکرین پر نظر آنے والا عکس دیکھ کر اس کی رگیں تنی تھیں۔
سبکتگین زینہ کے گلے میں بانہیں ڈال کر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
"کیا ہوا ار مغان؟" زینہ نے اس کے چہرے کے بگڑتے زاویے دیکھ کر پوچھا تھا۔
"فوفو یہ کون ہے؟" سبکتگین نے اسکرین کی طرف اشارہ کرتے پوچھا تھا۔
اس نے زینہ کی جانب رخ کیا تو وہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا کہ زینہ کا آنچل شانے پہ ڈھلکا ہوا تھا۔
اس کے سنہری بال اس وقت ایک لمبی چوٹی میں گندھے تھے جسے زینہ نے اپنے شانے پر ڈال رکھا تھا۔
سبکتگین نے جلدی سے زینہ کے سر پر اس کا پلو برابر کرنے کی کوشش کی تھی۔
وہ حساس بچہ تھا۔ حویلی کی خواتین کو ہوش سنبھالنے سے پردہ کرتے دیکھتا آیا تھا۔
اس کی اس معصوم حرکت پر جہاں زینہ اور ماہ نوش واری صدقہ ہوئی تھیں وہیں ار مغان اسکندر نے اپنے
لب سیٹی کے سے انداز میں سکیرے تھے۔
"فوفو کی جان! زینہ نے جھٹ سبکتگین کے گال چومے تھے۔"

خمار عشق نادر خان

جسے دیکھ کر ار مغان کا دل اور جلا تھا۔

"پہلے تم مجھے بتاؤ زینہ کہ یہ کون ہے؟" اب وہ زینہ سے سوال کر رہا تھا۔ اس کا انداز تھوڑا سخت تھا۔

سبکتگین نے گھوم کر اسکرین کی جانب دیکھا تھا۔

"تم ہماری فوفو کو ڈانٹ رہا ہے؟ ہم تم کو اس کی سزا دے گا۔" وہ سینہ ٹھوکتا فون زینہ کے ہاتھ سے لینے لگا۔

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔" زینہ سبکتگین کو روکنے کی کوشش کرتی رہ گئی۔

"زینہ میں تمہیں لینے آرہا ہوں۔" ار مغان نے اپنی نشست سے کھڑے ہوتے کہا تھا۔

"ار مغان میری بات تو سنو۔ میں سوچ رہی تھی کہ آج میں یہیں رک جاتی ہوں۔" زینہ نے فون سبکتگین کے ہاتھ سے لیتے اس کے سر کے بال بگاڑے تھے۔

"کیا؟" ار مغان کی نیلی آنکھوں میں غصہ ہلکورے لینے لگا تھا۔

"زینہ تم وہاں کیسے رک سکتی ہو؟" ار مغان نے اپنے غصہ پر قابو پاتے بہ مشکل کہا تھا۔

"اوہ ار مغان لالہ۔ رکنے دیں نہ آپنی کو۔" ماہ نوش نے زینہ کے عقب سے آواز لگائی تھی۔

خمار عشق نادر خان

ارمغان ماہ نوش کی آواز سن کر چونک گیا تھا۔ اس نے ایک ابرو اٹھائے زینہ کو دیکھا تھا۔

زینہ نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے اسکرین کو ترچھا کیا تھا۔

"ارمغان یہ ماہ نوش ہے میری پھوپھی کی بیٹی اور یہ سبکتگین ہے، ولی لالہ کا بیٹا۔" زینہ نے ان دونوں کا تعارف کروایا تھا۔

ماہ نوش اتنی دیر میں اپنا دوپٹہ سر پر اچھی طرح اوڑھ چکی تھی۔ سیاہ رنگ کا بڑے ارض کا دوپٹہ چادر نما ہی تھا۔

ارمغان ماہ نوش کو دیکھ کر ہولے سے مسکرایا تھا۔

"کیسی ہو ماہ نوش؟" وہ چھوٹی سی لڑکی نیشا جیسی ہی لگ رہی تھی۔ ارمغان کو اسے دیکھ کر منصور گلشیر خان یاد آیا تو اس کا دل لرزا اٹھا۔

اتنی معصوم سی لڑکی کو وہ انتہائی گھٹیا آدمی ڈیزروہی نہیں کرتا تھا۔ شکر ہے کہ اس کی جان چھوٹ گئی تھی اس بد کردار انسان سے۔

"لالہ آپ آپ کی کورکنے دیں گے نہ ادھر آج رات؟" ماہ نوش نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"میں۔۔۔ وہ۔۔۔" ار مغان کچھ جزبہ ہوا تھا۔

زینہ کو رکنے وہ دینا نہیں چاہتا تھا لیکن اب ماہ نوش کو منع کرتے ہوئے اسے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔
"سب اس سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ یہ بندہ ہماری فوفو کو کیوں روک رہا ہے؟" سبکتگین اچانک ہی
بپھرے ہوئے انداز میں کہتا زینہ کے برابر آکھڑا ہوا تھا۔
(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

خمار عشق نامر خان

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

خمار عشق نادر خان

اس سے پہلے کہ زینہ کچھ کہتی وہ ار مغان کو اپنی چھوٹی سی انگلی دکھاتا لکڑچکاتا تھا۔

"ہمارا فوفو ادھر ہی رکے گا!" وہ زینہ سے لپٹ کر کہہ رہا تھا۔

ار مغان نے ایک نظر اس کے زینہ کے سینے پر رکھے سر کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی لمحہ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

"میں تمہیں لینے آ رہا ہوں زینہ۔" اس نے کہتے ہی فون کاٹ دیا تھا۔

زینہ کو ار مغان کے منع کرنے پر غصہ آیا تھا لیکن وہ سبکتگین کے سر پر ہاتھ پھیرتی اسے سمجھانے لگی۔

"فوفو کی جان! بڑوں سے ایسے بات نہیں کرتے۔"

"ہم کو وہ بالکل اچھا نہیں لگا فوفو۔" سبکتگین نے منہ پھلایا تھا۔

"وہ آپ کے فوفو ہیں سبکتگین۔ اب فوفو ان کے ہی ساتھ رہتی ہیں۔" زینہ کے پیار سے سمجھانے پر بھی

اس کا موڈ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

READERS CHOICE

زینہ ماہ نوش کی جانب متوجہ ہوئی۔

"نوشی اب تم بتاؤ تمہیں اور مدد تو نہیں چاہیے؟"

خمار عشق نادر خان

"نہیں آپی، دامن اور گلا تو تیار ہو ہی گیا ہے۔ بس اب ہم کچھ شیشے ٹانک کر اسے مکمل کر لیں گے۔ ابھی کل کا دن بھی ہے۔"

ماہ نوش نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔ وہ سفید رنگ کا وہ کپڑا اب تہہ کر کر رکھ رہی تھی۔
زینہ نے چیزوں کو سمیٹنے میں اس کی مدد کی تھی۔ پھر وہ اپنا حجاب سیٹ کرنے لگی تھی۔
ماہ نوش نے بھی اپنی کتھی چادر اوڑھ لی تھی۔ وہ دونوں سبکتگین کا ہاتھ پکڑے ہاسٹل کے گارڈن کی جانب آئے تھے۔

شام کے اندھیرے پھیل چکے تھے۔ سردی کی شروعات ہونے لگی تھی اور شام میں ٹھنڈ محسوس ہونے لگتی تھی۔

وہ دونوں چہل قدمی کرنے لگیں۔ ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہیں تھی۔ ماہ نوش زینہ کو اپنے یونیورسٹی کے قصے سنارہی تھی۔

سبکتگین وہیں آس پاس ہی کھیل رہا تھا۔ کبھی وہ دوڑ کر ان کے پاس آ جاتا کبھی دوڑ کر دور چلا جاتا۔ ایک بار وہ دوڑ کر پیڑ کے پیچھے چھپ گیا، زینہ اور ماہ نوش نے فوراً ہی اس کی غیر موجودگی محسوس کی۔

خمار عشق ناز خان

"نوشی! سبکدوش مجھے نظر نہیں آ رہا۔" زینہ کی آواز میں فکر گھلی تھی۔

"آپ ابھی تو یہیں تھے۔ ہم دیکھتے ہیں۔" ماہ نوش نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

وہ دونوں پل میں پریشان ہوئی تھیں۔

"مین گیٹ تو بند ہے، کہیں باہر تو نہیں جاسکتا۔" ماہ نوش نے کچھ تسلی سے کہا۔

"ہاں لیکن ایسے جاکھاں سکتا ہے۔" زینہ کی جان حلق میں اٹک رہی تھی۔

وہ دونوں بدحواسی میں اب اسے آوازیں دینے لگیں۔

"سبکدوش۔۔۔۔۔"

"سبکدوش۔۔۔۔۔"

"آپ کہاں ہو؟"

زینہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ دل ڈوب رہا تھا۔

ماہ نوش کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔ اب اندھیرا پوری طرح سے پھیل چکا تھا ایسے میں ان کو

زیادہ دور کا نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

زینہ کی نظریں بھٹک کر ادھر ادھر جا رہی تھیں تب ہی اس نے گیٹ سے اس انسان کو اندر آتے دیکھا۔

وہ اپنی سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں فون کان سے لگائے ہوئے داخل ہوا تھا۔

زینہ کے ہاتھ میں پکڑا فون واٹس ایپٹ ہونے لگا تھا۔

اس ایک پل میں زینہ کو لگا کہ جیسے اچانک ہی تپتے صحرا میں بادل کا ٹکڑا آگیا ہو۔

وہ سرپٹ ار مغان کی جانب دوڑی تھی۔

ار مغان جو زینہ کے فون نہ اٹھانے پر ناراض ہو رہا تھا۔ اس نے سراٹھا کر اسے خود کی جانب یوں بھاگتا دیکھا تو وہ فوراً اس کی طرف بڑھا تھا۔

زینہ اس کے قریب پہنچتے ہی اس کے بازو مضبوطی سے تھام گئی تھی۔

"ار مغان!!" شہدرنگ آنکھوں میں پریشانی تھی۔

"کیا ہوا ہے زینہ؟ تم ٹھیک تو ہو؟" ار مغان نے اس کے کانپتے وجود کو تھاما تھا۔

زینہ کی آنکھیں ڈبڈب رہی۔ "ار مغان پتہ نہیں سبکدگین کہاں چلا گیا۔۔۔ ابھی یہیں تھا۔۔۔ ہم نے

دیکھا تو اب کہیں نہیں ہے۔۔۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

خمار عشق ناز خان

ارمغان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

"ریلیکس زینہ! میں دیکھتا ہوں۔ تم پریشان مت ہو۔" ارمغان کے لہجے کی مضبوطی سے زینہ کو ڈھارس ہوئی تھی۔

وہ ارمغان کا ہاتھ تھامے واپس اسی جگہ پر آئی تھی۔ ماہ نوش بھی ارمغان کو دیکھ کر اس کی جانب بڑھی تھی۔

"ارمغان لالہ۔"

ارمغان ان دونوں کی گھبرائی ہوئی شکل سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اپنے بھتیجے کے لیے کس قدر فکر مند ہیں۔

وہ اپنے گارڈز کو فون کر رہا تھا۔

درخت کے عقب میں چھپے سبکدوش کی ہنسی کو ارمغان کی موجودگی میں بریک لگا تھا۔

"اوائے یہ تو وہی ہے! یہ ہمارا فون کو پھر ڈانٹ رہا ہے کیا؟ ہم دیکھتا ہے اسے۔" وہ زینہ کی رونی صورت دیکھ کر سمجھا کہ اسے ارمغان نے کچھ کہا ہے۔

خمار عشق نادر خان

سبکتگین اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا چانک ہی پیڑ کے پیچھے سے نکلا تھا۔

ماہ نوش نے جیسے ہی اسے دیکھا تو وہ فوراً اس کو پکارتی اس کی جانب لپکی تھی۔

"سبکتگین۔۔۔۔"

زینہ نے بھی ار مغان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا اور وہ دیوانہ وار سبکتگین کی جانب بڑھی تھی۔

"فوفو۔۔۔" سبکتگین ان دونوں کے ایسے جھپٹنے سے کچھ بدحواس سا ہو گیا تھا۔

ماہ نوش نے اسے گود میں اٹھا رکھا تھا جبکہ زینہ اس کے پھولے ہوئے گالوں کو چوم رہی تھی۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ۔ فوفو کی جان نکال دی تھی۔"

ار مغان کو جہاں اس کے مل جانے پر اطمینان ہوا تھا وہیں زینہ کا اس پر والہانہ پیار لٹانا دیکھ کر وہ پھر سے پیچ و تاب کھا کر رہ گیا تھا۔

وہ چند قدم آگے آتا ان کے نزدیک آیا تھا۔

"تو یہ ہے وہ شرارتی بچہ!" ار مغان کی آواز پر سبکتگین نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

"ہم بچہ نہیں ہے۔" زینہ اور ماہ نوش کو اس کے انداز پہ ہنسی آئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

سبکتگین ماہ نوش کی گود سے اتر کر اب ار مغان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ وہ چھوٹا سا پانچ سال کا بچہ قد میں ار مغان کے گٹھنے تک بمشکل پہنچ رہا تھا۔ لیکن وہ اس وقت بڑے جارحانہ تیوروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ار مغان کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"اچھا تو کون ہو تم؟" ار مغان نے پوچھا تو سبکتگین نے فوراً سینہ ٹھونکتے جواب دیا تھا۔

"ہم سبکتگین ولی اکرم خان ہے۔ آپ ہمارا فوفو کو نہیں ڈانٹ سکتا۔ وہ ہمارا پیارا فوفو ہے۔"

اس بار ار مغان کو بھی اس کے پھولے پھولے گال اور سرمئی آنکھوں کو دیکھتے اس پر پیار آیا تھا۔ اس کے گال پر پڑتا ڈمپل نمودار ہوا تھا۔

"اچھا مگر ابھی تو آپ ہی اپنی فوفو کو رلا رہے تھے۔" ار مغان نے کہا تو سبکتگین نے فوراً زینہ اور ماہ نوش کی جانب دیکھا جو واقعی آنکھوں میں نمی لیے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کیوں رو رہا ہے فوفو؟"

"آپ مل جو نہیں رہے تھے فوفو کی جان۔" زینہ نے جواب دیا تو سبکتگین کے چہرے پر شرمگی کے آثار پیدا ہوئے تھے۔

خمار عشق ناز خان

"آپ ایسا دوبارہ مت کرنا ورنہ آپ کی فوفو بہت پریشان ہو جائیں گی۔" ماہ۔ نوش نے اسے پیار سے سمجھایا تھا وہ سر ہلاتا ماہ نوش کو دیکھنے لگا تھا۔

تب ہی عقب سے ولی کی آواز آئی تھی۔

"سب باہر کیوں کھڑے ہیں؟"

ارمغان نے ولی سے مصافحہ کیا تھا۔

ان دونوں کے انداز میں ایک دوسرے کے لیے احترام تھا۔

"لالہ وہ ارمغان مجھے لینے آئے تھے تو ہم سب باہر آگئے۔" زینہ نے جواب دیا تھا۔

"اچھا کیا۔ لیکن نوشی اب تم اندر جاؤ۔ ہم سب بھی نکل رہے ہیں۔ ورنہ رات زیادہ ہو جائے گی۔" ولی کے کہنے پر ان سب نے سر ہلایا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب اپنی اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نادر خان

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ تارکول کی سیاہ سڑک پر وہ سلور پجیر و تیزی سے سفر طے کر رہی تھی۔ عقب میں گارڈز کی گاڑی انہیں مستقل کور کیے ہوئے تھی۔

زینہ کچھ روٹھی روٹھی سی کھڑکی کی جانب رخ کیے بیٹھی تھی۔ ار مغان نے اس کا انداز دیکھا تو ایک ابرو اٹھائی۔

(ایک تو یہ محترمہ بغیر گارڈز کے نکل آئیں تھیں اور اب مجھے ہی ناراضگی دکھائی جا رہی ہے۔)

وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتا سوچ رہا تھا۔ ہوا میں ٹھنڈک بڑھ رہی تھی۔ زینہ نے اپنے بازو سینے پر لپیٹے سردی کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

ار مغان نے اس کا خود میں سمٹنا نوٹ کیا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے کی سیٹ پر رکھی اپنی جیکٹ اس کی جانب بڑھائی تھی۔

"یہ پہن لو۔" ار مغان نے ایک ہاتھ سے جیکٹ پکڑے کہا تھا۔

"مجھے نہیں چاہیے۔" زینہ نے منہ پھلا کر کہا تھا۔

گاڑی سگنل پر رک گئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

ارمغان نے اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا، لیکن زینہ اس کا ہاتھ جھٹک کر دروازے کے اور قریب ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

ارمغان کی نیلی آنکھوں میں ایک سخت تاثر ابھرا تھا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی تھی۔ زینہ نے محسوس کیا کہ گاڑی کی رفتار غیر معمولی تیز ہوئی ہے۔

اس نے سر ترچھا کرتے ارمغان کی جانب دیکھنے کی کوشش کی مگر عین اسی وقت ارمغان نے ایک گاڑی کو بہت نزدیک سے اوور ٹیک کیا تھا۔

زینہ نے گھبرا کر اپنی سیٹ کو مضبوطی سے تھاما تھا۔

وہ ایک ماہر ریس ڈرائیور کی طرح گاڑی کو باقی گاڑیوں کے درمیان سے نکالتا ہوا ایک رہائشی علاقے میں لے آیا تھا۔

ارمغان نے گاڑی اتنی ڈوج دے کر چلائی تھی کہ اس کے گارڈز بھی پیچھے رہ گئے تھے۔

گاڑی اچانک ہی ایک بنگلے کے سامنے رکی تھی۔ زینہ کا دل پسلیوں توڑ کر باہر آنے کے درپہ تھا۔

"اترو۔" ایک لفظی حکم جاری ہوا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"کیوں؟ یہاں کیوں؟" زینہ نے ارد گرد دیکھتے پوچھا تھا۔

ارمغان نے بنا کوئی جواب دیے اپنی جانب کا دروازہ کھولا تھا اور گھوم کر اس کی جانب آیا تھا۔

زینہ اس کے دروازہ کھولنے پر چار و ناچار گاڑی سے باہر نکلی تھی۔

ارمغان نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لے کر اندر کی جانب بڑھا تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"ارمغان؟"

وہ اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی۔ وہ گھر کے گارڈن سے گزرتے لاؤنج میں آئے تھے لیکن ارمغان رکا نہیں تھا وہ اسے لیے سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔

زینہ نے اپنے ہیر زمین پر جمائے تھے۔ اس نے خود کو روکنے کی کوشش میں ایک ستون کو مضبوطی سے تھاما تھا۔

READERS CHOICE

ارمغان نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔" زینہ نے صاف انداز میں کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ارمغان نے ایک لمحہ کے لیے اسے غور سے دیکھا تھا اور ایک قدم اس کی جانب بڑھا تھا۔

اس سے پہلے کہ زینہ کچھ سمجھ پاتی اس نے اچانک ہی زینہ کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا تھا۔ زینہ کے حلق سے ایک چیخ برآمد ہوئی تھی۔

وہ اس حرکت کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ اب ہر چیز کو سر کے بل دیکھنے سے بہتر یہی تھا کہ وہ آنکھیں بند کر لے اور اس نے یہی کیا تھا۔

ارمغان لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسے ایک کمرے میں لایا تھا۔

جیسے ہی اس نے زینہ کو نیچے اتارا تھا زینہ نے اس کے سینے پر ہاتھ جما کر اسے دھکا دیا تھا۔ ارمغان چند قدم دور ہوا تھا۔

وہ گہری نظروں سے اپنی بھری ہوئی شیرنی کا جائزہ لے رہا تھا۔

زینہ کا غصے سے برا حال تھا۔

READERS CHOICE

"یہ کیا طریقہ ہے ارمغان؟"

خمار عشق نادر خان

"ہر بار تم اپنی من مانی نہیں کر سکتے ہو۔" زینہ نے اپنی شہد رنگ آنکھیں اس کی نیلی آنکھوں میں گاڑی تھیں۔ غصے کی شدت سے اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"کیوں؟ تم بھی تو اپنی من مانی کرتی ہو۔" ار مغان نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

زینہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"گارڈز کو میں نے خاص تاکید کی تھی کہ تم ایسے اکیلے کہیں نہیں جاؤ گی۔ لیکن تم انہیں ڈاج کر کرہاسٹل گئیں۔" ار مغان نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔ زینہ کچھ ٹھنڈی ہوئی تھی۔ لیکن وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننے والی تھی۔

"تم نے بھی تو مجھے رکنے نہیں دیا۔ اتنے دن بعد میں اپنی بہن اور بھتیجے سے ملی تھی۔ کیا فرق پڑتا اگر میں ایک رات وہاں رک جاتی۔" زینہ نے شکوہ کیا تھا۔

"بھتیجے کی محبت میں تم اپنے شوہر کو نظر انداز کر دو گی مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔" ار مغان نے کہا تو زینہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم۔۔۔ تم ار مغان اسکندر ایک بچے سے جیسلس ہو رہے ہو؟" زینہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

خمار عشق ناز خان

ارمغان نے اچانک ہی اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ کم کیا تھا۔

وہ اس کی کمر کے گرد بازو جمائل کرتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

"تمہاری قربت میرے علاوہ جس کو بھی ملے گی میں اس سے جیس فیل کروں گا۔"

اس کے اس جزباتی اظہار پر زینہ سٹپٹ گئی تھی۔ سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔ اس کی قربت کی کشش باقی سب خیالات پر حاوی ہو رہی تھی۔

"تم پاگل ہو ارمغان... "زینہ کے لبوں نے سرگوشی کی تھی۔

"تمہاری محبت میں زینہ ارمغان اسکندر میں واقعی پاگل ہوں۔"

ارمغان نے کہتے ہوئے زینہ کے لب اپنے لبوں کی گرفت میں لیے تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو خود میں شدت سے سمونے لگے۔

زینہ نے اپنی بانہوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا، ارمغان ایک ہاتھ سے اس کے حجاب کی پنزنکالتا، دوسرے سے اس کی پشت پر دباؤ بڑھاتا اس کی سانسیں چرار ہاتھا۔

خمار عشق ناز خان

جزبات کی رو میں بہتے وہ دونوں سانس لینے کو رکے تھے، ار مغان نے اپنا ماتھا زینہ کے ماتھے سے ٹکایا تھا۔

"ایک رات تو بہت لمبا عرصہ ہے میں تمہیں چند گھنٹے نہیں دیکھتا ہوں تو میری سانسیں رکنے لگتی ہیں۔"
"اس نے جزبات سے بو جھل آواز میں کہا تھا۔

زینہ کی شہد رنگ آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"

وہ اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے دھیرے سے بولی تھی۔

ار مغان کے چہرے پر ڈمپل نمودار ہوا تھا۔ وہ اس کے سنہری بالوں میں انگلیاں چلاتا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

تب ہی زینہ کو کچھ یاد آیا تھا۔

"یہ گھر کس کا ہے ار مغان؟ غصے میں تم کس کے گھر لے آئے ہو یہ بتاؤ؟" زینہ اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتی پوچھ رہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"ہمارے گھر میں۔" ار مغان نے کہا تو زینہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"ہمارا گھر؟"

ار مغان نے ایک بار پھر سے اسے گود میں اٹھایا تھا پر اس بار وہ اسے لیے کمرے میں موجود بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔ جو چاروں طرف سے پردوں سے ڈھکا تھا۔

"اب گھر کا ٹور تمہیں صبح دوں گا گزلیم۔ ابھی میرا دھیان کہیں اور ہی ہے۔"

"اچھا! کہاں ہے؟" زینہ اس کے چہرے پر ایک انگلی پھیرتی شرارت سے پوچھ رہی تھی۔

"ایک منٹ دو۔ تفصیل سے بتاتا ہوں۔" ار مغان نے ذومعنی انداز میں کہتے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا پھر خود بھی پردے برابر کرتا غائب ہو گیا تھا۔

سورج کی نرم کرنیں پردے سے چھن چھن کر ار مغان کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ ار مغان نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں تھی۔

READERS CHOICE

اس کی نگاہیں اپنے پہلو میں لیٹی ہوئی اس حسین دلربا پر جا ٹھہریں تھیں۔ وہ اپنا ایک ہاتھ اپنے گالوں کے

خمار عشق نادر خان

نیچے ٹکائے اور دوسرے ہاتھ سے ار مغان کا بازو تھامے نیند کی وادی میں گم تھی۔
سنہرے بال اس کے گرد پھیل کر دھوپ کی کرنوں میں چمک رہے تھے۔ لانی پلکیں ان شہد رنگ
آنکھوں پہ سایہ فگن تھیں جوار مغان فرہاد اسکندر کے دل کا چین چرانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔
وہ اس کو دیکھ کر ہولے سے مسکرایا تھا تب ہی زینہ اس کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتی بیدار ہوئی تھی۔
اس نے ار مغان کو خود کو یوں دیکھتے پایا تو وہ ایک دلکش ادا سے مسکرائی تھی۔
"صبح سویرے تم کس سوچ میں گم ہو مسٹر ار مغان اسکندر؟" زینہ نے نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا
تھا۔

"شکر ادا کر رہا ہوں خدا کا کہ اس دن استنبول کے ساحل پر تم تک پہنچا دیا۔" ار مغان کے جملے پر زینہ خود
کو ایک نرم گرم حصار میں محسوس کرتی خود میں سمٹی تھی۔
ار مغان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کیا تھا۔
"تم شرماتی ہو تو اور بھی حسین لگتی ہو گزیلم۔"
وہ اس کی ہر ادا پر فدا تھا۔ اسے کیسے نہ سراہتا۔

خمار عشق نادر خان

زینہ کی آنکھوں میں دیے جلے تھے وہ اس سرشار سی اس خوبصورت مرد کی پناہوں میں چھپی تھی۔
"ارمغان" زینہ کو کچھ یاد آیا تھا۔

"ہیم۔۔"

"تمہیں یاد ہے۔۔۔ تم نے مجھے۔۔ ایک بار کچھ کہا تھا... "زینہ کچھ ہچکچار ہی تھی۔
"میں تو ہریل ہی تمہیں کچھ نہ کچھ کہتا ہوں گزیلم۔" ارمغان نے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے
کہا تھا۔

"نہیں وہ۔۔۔ ترکش میں کہا تھا تم نے۔۔۔" زینہ نے یاد دلانے کی کوشش کی۔
"کب؟" ارمغان نے انجان بنتے پوچھا تھا۔

"وہ جب تم نے مجھے پہلی بار۔۔۔" زینہ نے پھر جملہ ادھورا اچھوڑا تھا۔

"پہلی بار کیا؟" ارمغان کو اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔

"پہلی بار۔۔۔ کس کیا تھا۔" زینہ نے سرگوشی کی تھی۔

ارمغان نے بے اختیار ہی اس کے لبوں کو دوبارہ اپنے لبوں کی گرفت میں لیا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نے کیا کہا ہوگا؟" وہ سانس لینے کو رکا تھا۔

خمار عشق نامر خان

زینہ نے اپنے لب اس کی تھوڑی پرٹکائے تھے۔

"پتہ ہوتا تو کیوں پوچھتی؟"

"لگتا ہے تمہیں ترکش سکھانی پڑے گی۔" ار مغان نے کہتے ہوئے کروٹ لی تھی۔

زینہ کی پشت اب تکیہ پر تھی۔ ار مغان اس کی گردن پر اپنے لب ٹریس کرتا اس کی دھڑکنیں بے ترتیب کر رہا تھا۔

"Sen benim hayatimsin

تم میری زندگی ہو"

ار مغان نے اس کی بیوٹی بون پر اپنے لب رکھے تھے۔ زینہ کی سانس رکی تھی۔

"Sen benim askimsin

تم میرا عشق ہو"

ار مغان نے اب اس کی دھڑکنوں کے مقام پر اپنے لب رکھے تھے۔ زینہ نے اپنی انگلیاں ار مغان کے

بھورے بالوں میں الجھائیں تھیں۔

ار مغان کی پیش قدمیاں بڑھیں تھیں۔

خمار عشق ناز خان

"Sen varsan ben de varim

Ey arzunun ruhu

تم ہو تو میں ہوں، اے جانِ تمنا!"

ارمغان نے آخری جملہ اس کی شہرِ رنگ آنکھوں میں دیکھتے ادا کیا تھا۔

زینہ اس کی سمندروں سی نیلی آنکھوں کی تپش میں خود کو پگھلتا محسوس کر رہی تھی۔

اس نے دھیرے سے ارمغان کے لبوں سے اپنے لب چھوئے تھے، ارمغان نے فوراً ہی انہیں اپنی

گرفت میں لیا تھا۔ وہ دونوں پھر جزبات کے فسوں میں بہتے چلے گئے تھے۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

اسلام آباد کی اس پرائیوٹ یونیورسٹی میں آج طلبہ طالبات کا سیلاب اڑا رہا تھا۔ رات کو منعقد کی جانے

والی تقریب کا ایک جزوہ فیشن شو تھا جس میں شامل ہونے کے لیے ایک بڑی تعداد تیار تھی۔

اسکندر زایمپائر کے تعاون سے منعقد کیے جانے والے پروگرام میں یونیورسٹی کی طلبہ باڈی نے آرگنائز

کرتے ہوئے چند اور پروگرام بھی شامل کر لیے تھے۔

خمار عشق نادر خان

اس ایونٹ میں یونیورسٹی کے وسیع و عریض میدان میں کئی طرح کے اسٹالز لگائے گئے تھے۔ چونکہ یہ ایک اعلیٰ پائے کا پروگرام تھا مختلف کھانے پینے کی کمپنیوں اور ریسٹورانوں کو یہاں اپنا اسٹال لگانے کی اجازت دی گئی تھی۔

کچھ طلبہ و طالبات نے دستکاری اور گیمرز کے اسٹالز بھی لگا رکھے تھے۔ یہ ایک مکمل فن گالا تھا۔ فیشن شو کے لیے یونیورسٹی کا آڈیٹوریم منتخب کیا گیا تھا جہاں طلبہ اپنے ڈیزائن کیے ہوئے ملبوسات کی نمائش کرتے اور ججز کا پینل ان کو ان کی صلاحیتوں کے حساب سے جانچتا۔ یہ پینل عریشان کی جانب سے بھیجا گیا تھا۔ جن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہاں پر کس قسم کے ملبوسات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ عریشان کا کرائسٹیریا بہت سیدھا تھا لیکن عین ممکن تھا کہ اس کے معیار پر کوئی بھی پورا نہ اتر سکے۔

ان سب کے بعد بال روم میں رقص کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں پر جانے کے لیے نوجوان کچھ زیادہ ہی بے چین تھے۔

ماہ نوش اپنا ڈیزائن کیا ہوا لباس ایک گارمنٹ بیگ میں احتیاط سے سنبھالتی گرین روم کی جانب جارہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

فرحین اور ینیشا وہیں پر موجود تھیں۔

دفعاً گوئی لڑکی مخالف سمت سے بھاگتی ہوئی آئی تھی اور ماہ نوش سے ٹکرا گئی تھی۔

"آؤچ! ڈیم اٹ! اندھی ہو کیا؟" وہ دھاڑی تھی۔

ماہ نوش نے سراٹھا کر اس بد تمیز لڑکی کو دیکھا تھا۔ اس کی زمر دی آنکھوں میں اس کو دیکھ کر پہچان کی رمت ابھری تھی۔

وہ وہی تھی شہرین عرف شیر۔ انٹرنیشنل ریلیشنز کی مشہور لڑکی۔ وہ دو وجوہات کی وجہ سے مشہور تھی۔ پہلی تو تھی اس کی بے شرمی کی بد تک بے باکی جو اس وقت بھی اس کے چست لباس سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوسری تھی اس کی اکھڑ مزاج مغرور طبیعت۔

"اوہ۔۔۔ گاڈیہ تو تم ہو! وہ چادر والی ملانی!" شیر نے ناک سکیرے ماہ نوش کی سفید شال پر طنز کیا تھا۔

READERS CHOICE

"تمہارے جیسی اندھی کو والنٹیر کس نے بنا دیا ہے۔ میرا سارا موڈ اسپائل کر دیا۔" شیر نے نخوت سے

خمار عشق نادر خان

کہا تھا۔

"اب جب تم والنٹیر بن ہی گئی ہو تو کچھ کام کرو۔ مجھے جو سلا کرو۔ میں بوتھ نمبر فور میں جارہی ہوں۔
"وہ کہتی آگے بڑھی تھی تب ہی ماہ نوش کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

"ہم تمہیں جو سلا کر نہیں دے سکتے شیری۔ کیونکہ ہم والنٹیر نہیں کر رہے ہیں۔ ہم بھی فیشن شو میں
کمپیٹ کر رہے ہیں۔" ماہ نوش نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

شیری نے تیزی سے سر گھما کر ماہ نوش کو دیکھا تھا۔
"تم کیا کر رہی ہو؟" وہ ایک قدم ماہ نوش کے قریب آئی تھی۔

ماہ نوش نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے دیکھا تھا۔
"تم سن چکی ہو۔"

خمار عشق نادر خان

"اوہ مائی گاڈ! تمہیں فیشن کا ایف بھی پتہ ہے؟ انٹرنیشنل لیول کی کمپنی ہے اسکندر ایمپائر اور تمہارے جیسی بیک ورڈ لڑکی یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہے کہ وہ اس طرح کے کمپیٹیشن میں حصہ لے۔" شیریں کو ہنسی آگئی تھی۔

"مطلب تم یہ بیڈ شیٹ اوڑھا کر اپنی ماڈل کوریج پر واک کرواؤ گی؟ سیریسلی!!!" شیریں کی بات پر ماہ نوش نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔

"یہ تو اپنی اپنی سوچ کی بات ہے۔" ماہ نوش اسے ہنستا چھوڑ کر مڑی تھی۔

تب ہی شیریں نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔
"لسن مس ملانی! میں تمہیں ایک فری ایڈوائس دیتی ہوں۔ ابھی بھی وقت ہے اپنا نام واپس لے لو۔ بعد میں رونا مت۔" شیریں نے رحم دلی کے سارے ریکارڈ توڑے تھے۔

خمار عشق نادر خان

"ایک فری ایڈوائس ہم بھی تمہیں دیتے ہیں۔ نیور انڈر ایسٹیمٹ یور کمپٹیشن شیرے۔"

(Never under estimate your competition, Sherry!)

ماہ نوش نے اسی کے لہجے میں کہی ہوئی بات لوٹائی تھی۔

ماہ نوش تو اپنے بوتھ کی جانب چلی گئی تھی۔ لیکن شیرے اس کے انداز پر اندر تک سلگ گئی تھی۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی۔ تب ہی اس کی سہیلیاں اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں تک آئیں تھیں۔

"اوہ شیرے ڈیر تم یہاں کیوں کھڑی ہو۔ ہم سب تمہارا ہی ویٹ کر رہے تھے۔"

جیمی عرف جمیلہ ہاتھ میں اسمو تھی کا گلاس لیے بڑھی تھی۔

"یہ لو شیرے، تمہارا گرین اسمو تھی۔"

خمار عشق نامہ خان

شیری نے غصے سے وہ گلاس لے کر فرش پر پٹختا تھا۔

"آؤج! کیا ہو گیا شیری" جیہی اپنے لباس کو سبز رنگ کے دھبوں سے داغدار ہوئے دیکھ کر دل مسوس کر رہ گئی۔

شیری نے غور سے ان دھبوں کو دیکھا تھا۔
"ایک کام کرو مہنگی، مجھے ریڈ انک لا کر دو۔ بہت ساری ریڈ انک۔" شیری کے چہرے پر ایک خطرناک مسکراہٹ آئی تھی۔

مہنگی کندھے اچکاتی لال انک کا انتظام کرنے چل پڑی تھی۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش اپنے بوتھ میں داخل ہوئی تو غصے کی زیادتی سے اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

نینشا فوراً اس کی جانب بڑھی تھی۔
"کیا ہوا ہے نوشی؟"

"وہی بد تمیز شیریں! پتہ نہیں اس میں اتنا گھمنڈ کس بات کا ہے۔" ماہ نوش نے ڈریس لٹکاتے ہوئے کہا تھا۔

"چھوڑو اس کو۔ یہ دکھاؤ۔۔۔ ماشاء اللہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے یہ نوشی۔" نینشا اس سفید لباس پر کی گئی کشیدہ کاری کو دیکھ کر داد دیے بنا نہیں رہ سکی۔

READERS CHOICE

"شکریہ۔ ہم نے کل ہی پورا مکمل کر لیا تھا۔"

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔ اس لباس کو دیکھ کر اسے فخر محسوس ہو رہا تھا۔

"تم یہ بتاؤ کہ فرحین کیوں نظر نہیں آرہی۔" ماہ نوش کو تشویش ہوئی۔

"ہاں وہ تو یہاں کے لیے کافی دیر پہلے ہی نکل گئی تھی۔" نیشا نے بھی اس کا آخری پیغام اپنے فون پر دیکھتے کہا۔

"ہم کال کرتے ہیں۔" ماہ نوش نے اپنے فون پر کال کا آپشن پریس کیا تھا۔

"ہاں نوشی میں بس آرہی ہوں یار۔" فرحین نے فون اٹھاتے ہی کہا تھا۔

READERS CHOICE "ہو کہاں تم؟"

خمار عشق ناز خان

"یار قسم سے بہت بھوک لگ رہی تھی یہاں اتنے اچھے موموز مل رہے ہیں۔ تم لوگ بھی آجاؤ نہ جلدی سے کھا لیتے ہیں۔" فرحین نے انہیں دعوت دی تھی۔

"نیشا تم کیا کہتی ہو؟ ماہ نوش نے پوچھا تھا۔

"ہاں چلتے ہیں۔ پھر تو لیٹ نائٹ ہی کچھ کھانے کو ملے گا۔" نیشا نے بھی حامی بھری تھی۔

وہ دونوں بوتھ سے نکل کر فرحین کی بتائی ہوئی جگہ کی جانب چل پڑے تھے۔

ان کے جاتے ہی ایک لڑکی چپکے سے ان کے بوتھ میں داخل ہوئی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نادر خان

آئینہ کے سامنے وہ دلکش سراپے والی حسین دوشیزہ اپنے حسن کو دو آتشہ کرنے میں مصروف تھی۔

سیاہ رنگ کی میکسی آٹو اس کے پیروں تک رہی تھی۔ لیکن وہ اتنی چست تھی کہ اس کے بدن کے اتار چڑھاؤ کو نمایاں کر رہی تھی۔

حریم نے اپنے اسٹریک زدہ بالوں کو ٹاپ ناٹ جوڑے میں قید کیا تھا۔ اس سیاہ لباس میں اس کے بازوؤں کی دو دھیانگت چمک رہی تھی۔

اس نے مہارت سے اپنی پلکوں پر مسکارا پھیرا تھا۔ آج اس نے گلیٹری اسمو کی میک اپ کیا تھا۔ اپنے ہونٹوں پہ لال گلاس لگاتے ہوئے اس نے خود پر ایک طائرانہ نظر ڈالی تھی۔

"آج تو تمہاری خیر نہیں عرش ڈار لنگ۔ میرے حسن کے آگے تمہارا گریز کب تک قائم رہے گا۔"

خمار عشق ناز خان

وہ ایک ادا سے مسکراتی تصویر ہی تصور میں عریشان کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ اپنا پرس اور موبائل اٹھاتی باہر آئی تھی جہاں ڈرائیور پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"بس بھی کرو تم!" ماہ نوش نے فرحین کو ایک اور پلیٹ موموز آرڈر کرتے دیکھا تو ٹوکا تھا۔

"یار دیکھو۔ مجھے ابھی ریپ واک بھی کرنی ہے تو مجھ میں اتنی طاقت ہونی چاہیے کہ میں اسٹیج پر سہج سہج کر چل سکوں۔" فرحین نے دہائی دیتے موموز چٹنی میں ڈبوئے تھے۔

ینیشا کو اس کی مسکین شکل دیکھ کر ہنسی آئی تھی جبکہ ماہ نوش نے اسے کچا چبانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

خمار عشق نامر خان

وہ تینوں اس بات سے انجان تھی کہ جیہی ان کی باتوں کو بغور سن کر مستقل کسی کو میسج کے ذریعے بتا رہی تھی۔

"اچھا بس اب اٹھ جاؤ۔ تم تیار ہو جاؤ پھر ہم بھی لباس تبدیل کر لیں گے۔" ماہ نوش نے کہا تو فرحین چار و ناچار اٹھی تھی۔

"اتنی فکر نہ کرو میری پیاری دوست مجھے یقین ہے تم ہی جیتو گی۔" فرحین نے نیک نیتی سے کہا تو ماہ نوش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"یار ایک منٹ میں پانی کی بوتل لے لوں۔" نیشا نے پرس سے پیسے نکالتے ہوئے کہا تھا۔

READERS CHOICE

فرحین اور ماہ نوش اسٹال سے ایک قدم ہی اگے بڑھیں تھی جب ہی میگی نے فرحین کے پاؤں میں اپنی

خممار عشق نانر خان

ٹانگ اڑائی تھی۔

فرحین جو ماہ نوش سے باتیں کرتی ہوئی اپنے دھیان میں چل رہی تھی۔ اچانک ہی بہت زور سے گری تھی۔

"آہ۔۔۔" ماہ نوش لپک کر اسے اٹھانے لگی تھی۔

"تم ٹھیک تو ہو؟" ماہ نوش کے انداز میں فکر گھلی تھی۔

ینیشا بھی دوڑی آئی تھی۔ آس پاس چند اور لوگ بھی رک کر دیکھنے لگے تھے۔

"فرحین یہاں آؤ۔" ماہ نوش نے اسے سہارا دیتے ہوئے بچ کی جانب لے جانا چاہا۔

خمار عشق نادر خان

"آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔" فرحین کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

"لگتا ہے اس کا پیر مڑ گیا ہے۔ تم اتنی بری طرح سے گر کیسے گئیں؟" ینیشا نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا۔

وہ دونوں بہ مشکل اسے سہارا دیے بچختک لے آئیں تھیں۔

"ہم فرسٹ ایڈ سے اسپرے لے کر آتے ہیں۔" ماہ نوش نے اس کی تکلیف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں رکونوشی! اسپرے وہاں گرین روم کے فرسٹ ایڈ باکس سے لے لیتے ہیں۔"

ینیشا نے ماہ نوش کو روکا تھا۔ وہ دونوں فرحین کو سہارا دیے اپنے بوتھ تک لائیں۔

خمار عشق نانر خان

جیسے ہی ماہ نوش نے دروازہ کھولا اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

اس کا خوبصورت سفید لباس فرش پر پڑا تھا اور اب اس پر عین دامن پر سرخ رنگ کا دھبہ تھا!

"یہ کس نے کیا ہے؟" ماہ نوش کی آواز میں غم اور غصے کی آمیزش تھی۔

"یا اللہ! یہ کیسے؟" نیشا کو تو الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

فرحین بھی اپنی تکلیف بھول کر اس لباس کو صدمے سے تگ رہی تھی۔

"نوشی اب کیا ہوگا؟"

ماہ نوش فرش پر دوڑا نو بیٹھی اپنا لباس اٹھا رہی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

اس کے کندھے جھک گئے تھے۔ اس مقابلے کے لیے وہ بہت پر جوش تھی اور پتہ نہیں کس نے اس کی اتنے دن کی محنت برباد کر دی تھی۔ چند لمحوں کے لیے وہ صدمے سے گنگ ہو گئی تھی۔

"شائد ہمارا مقابلے میں شامل ہونا لکھا ہی نہیں ہے۔ چھوڑو ہم تمہیں دوائی لگاتے ہیں فرحین، جو ہو گیا سو ہو گیا۔" ماہ نوش یہ کہتی اٹھی تھی۔

"اوہ ہو!۔۔۔ پیچ پیچ۔۔۔" اس آواز پر وہ تینوں ہی چونکی تھیں۔

شیری اپنی دم چھلیوں کے ساتھ ان کے بوتھ کے دروازے پر کھڑی تھی۔

"اوہ نومس بیڈ شیٹ۔ تمہارے سو کالڈ ڈریس کاتو برا حال ہو گیا۔" شیری نے طنز کے تیر بر سائے

READERS CHOICE

تھے۔

خمار عشق نادر خان

ینیشا نے غصے سے شیر کی جانب دیکھا تھا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو مس میک اپ باکس!"

"ہا ہا ہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ سس۔۔۔ ہمیں تمہاری ہمدردی نہیں چاہیے۔۔۔ سس۔۔۔" فرحین نے بھی سامنے آتے کہا تھا۔

وہ چلی تھی تو پیر میں شدید تکلیف کے باعث اس کے لبوں سے سسکاری بلند ہوئی تھی۔
جیمی کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"لک شیر! مس بیڈ شیٹ کی آرمی! اس کا ڈریس تو پونچھا بن ہی چکا ہے، پر اس کی لنگڑی ماڈل تو چیک کرو۔ ایک الگ ہی swag ہیں ان کا۔" میگی نے مزاق اڑاتے کہا تھا۔

READERS CHOICE

ماہ نوش کی سبز آنکھوں میں غصہ ہلکورے لینے لگا تھا۔

خمار عشق نانر خان

"یہ سب تم نے کیا ہے شہرین؟" وہ گرجی تھی۔

"وہاٹ؟ ہاؤڈیو؟ تم شیر کا نام لینے والی ہوتی کون ہو؟" شیر سے ماہ نوش کا بے خوف انداز برداشت نہیں ہوا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہیں تھی۔

"رہنے دو شیر ڈیر، اس پر اپنی انرجی مت ویسٹ کرو۔ تم چلو تمہاری بیوٹیشن بھی آگئی ہے۔" جیمی نے شیر کو یاد دلایا تھا۔

"ہاں آف کورس! ویسے بھی اب یہاں دیکھنے کو کچھ رہ بھی نہیں گیا۔ بڑی آئی تھی مجھ سے کمپیٹ کرنے والی۔" شیر نے اپنے بال جھٹکتے نفرت سے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

وہ سب وہاں سے چلیں گئیں تھی۔

"کس قدر بد دماغ لڑکیاں ہیں۔ میں دوائی لگا لیتی ہوں چل لوں گی میں ریمپ پر۔۔۔ لیکن ڈریس۔۔۔"
"فرحین جوش سے بولتے بولتے ایک دم خاموش ہوئی تھی۔

"ہم ہار نہیں مانیں گے!" "ماہ نوش نے اچانک کہا تھا۔

"ہاں نوشی ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" "نیشا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

وہ اپنی براؤن کر سٹل آنکھوں سے نوشی کی زمر دی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

"تم ڈریس کا کچھ کرو۔ میں کروں گی فرحین کی جگہ ریمپ پر واک!" "نیشا نے اعتماد سے کہا تھا۔

یونیورسٹی کے میدان میں رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ طلبہ و طالبات جوش و خروش سے فن گالا میں شرکت کے لیے موجود تھے۔

چونکہ یہ ایک پرائیوٹ یونیورسٹی تھی زیادہ تر طلبہ کا تعلق بہت امیر کبیر گھرانوں سے تھا جہاں آزادی رائے کے ساتھ کسی بھی طرح کی چیز پر روک ٹوک مفقود تھی۔

لباس کے معاملے میں تقریباً سب ہی کافی آزاد خیال نظر آ رہے تھے۔ ٹولیوں کی شکل میں لوگ ادھر ادھر خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

فیشن شو شروع ہونے کے لیے اس وقت سب منتظر تھے اسکندر ایمپائر کے عرشان فرہاد اسکندر کے جنہوں نے اس ایونٹ کو اسپانسر بھی کیا تھا۔

اساتذہ یہاں تک کہ ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ بھی عرشان فرہاد اسکندر کے استقبال کے لیے یہاں موجود تھے۔ وہ وقت کا پابند تھا۔ ٹھیک آٹھ بجے یونیورسٹی کمپاؤنڈ میں سیاہ گاڑیوں کا قافلہ داخل ہوا تھا۔

پہلی اور آخری گاڑی میں گارڈز چاق و چوبند نظر آ رہے تھے۔ ایک گارڈ نے لپک کر درمیان میں موجود گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

خمار عشق نادر خان

گاڑی سے برآمد ہونے والے شخص کو دیکھ کر طلبہ بھی ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔ سب کا دھیان اس شخص پر تھا جو سیاہ ٹکسید پہنے متوازن چال چلتا ہوا ان کی جانب آ رہا تھا۔ اس کی شخصیت میں بلا کا سحر تھا، چھ فٹ لمبا قد، سیاہ آنسو سی بال جو اس وقت جیل لگا کر سیٹ کیے گئے تھے، اس پر اس کی چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں، چہرے پر ہلکی داڑھی۔۔۔ عریشان فرہاد اسکندر کو اتنے قریب سے دیکھ کر کوئی متاثر نہ ہو یہ ناممکن تھا۔

لڑکیاں تو لڑکیاں، لڑکے بھی اس کی شخصیت سے مرعوب ہوئے بنانہ رہ پائے تھے۔
ڈین تیزی سے اس کے استقبال کو آگے بڑھے تھے۔

"مسٹر عریشان اسکندر، ویلکم ویلکم۔"

"مائی پلیز۔" عریشان نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا تھا۔

ایک استاد نے اس کی جانب پھولوں کا گلہ دستہ پیش کیا تھا جسے عریشان نے مسکراتے ہوئے تھاما تھا۔
فوٹو گرافر دھڑادھڑ تصویریں بنا رہے تھے۔ کاروباری دنیا میں عریشان کا اسٹیٹس ایک سیلیبریٹی کا تھا۔
وہ محض ستائیس سال کا تھا لیکن اس کی کاروباری فہم و فراست نے اسے بے پناہ مقبولیت بخشی تھی۔
گاہے بگا ہے وہ پبلک ایونٹس میں بھی نظر آتا تھا۔

خمار عشق نادر خان

کبھی وہ کوئی چیریٹی بال اسپانسر کر دیتا تھا، کبھی کوئی سیمینار۔ نوجوان اس کی تقاریر سن کر خود میں ایک الگ ہی جوش محسوس کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا یونیورسٹی کے اس ایونٹ میں خود شامل ہونا سب کے لیے توجہ کا باعث تھا۔

ابھی عریشان اساتذہ کے وفد کے ہمراہ اندر جا ہی رہا تھا تب ہی سامنے سے ایک سیاہ گاؤں پہنی ہوئی لڑکی نے ان کا گروپ جوائن کیا تھا۔

"مس حریم۔" عریشان نے سر کے اشارے سے اسے جواب دیا تھا۔

"ہائے عریشان۔" حریم نے بھی مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ اس سے فاصلہ بنائے ہی چلتی رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ عریشان کبھی بھی اسے خود سے بلا وجہ نزدیک آنے نہیں دے گا اور اتنے بڑے مجمع میں اسے اپنی بے عزتی کروانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ وہ سب لوگ آڈیٹوریم پہنچ چکے تھے۔ عریشان اور حریم مہمانوں کے لیے مختص خصوصی نشستیں سنبھال چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ پہلے پہل چند طلبہ نے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا پھر آرٹ اینڈ ڈیزائن کے طلبہ نے سب کو مقابلے کے اصولوں کی یاد دہانی کروائی۔

خمار عشق نادر خان

ہال لی لائٹس ڈم کر دی گئیں تھیں۔ اسٹیج پر جلتی بجھتی روشنیاں ایک الگ ہی تاثر قائم کر رہیں تھیں۔ موسیقی کا شور بلند ہوا تھا، ایک ایک کر کر ماڈلز ریمپ پر نمودار ہونا شروع ہوئے۔ وہ سب بہت ہی مہارت سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ طلبہ زور زور سے ہونٹنگ کرتے ان ماڈلز کو سراہ رہے تھے۔ اس مقابلے کا تھیم جدت پسندی تھا۔ طلبہ نے جدت پسندی کے نام پر ملبوسات کی تراش خراش کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی۔

کوئی لڑکی آستین کے بنالباس میں تھی تو کوئی جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے ڈریس میں۔ ایک لڑکی کالباس گھنٹے کے پاس سے چیتھڑوں کی طرح پھٹا ہوا تھا۔ زرا سی دیر میں ہی عریشان کا موڈ خراب ہونے لگا تھا۔ اس نے برابر کی کرسی پر موجود حریم کی جانب دیکھا تھا۔

"مس حریم کیا آپ نے یہ بریف نہیں بھیجا تھا کہ ہمیں ہماری تہزیب کے مطابق لباس چاہیے؟"

"آف کورس میں نے پورا پوسٹر ڈرافٹ کروایا تھا عریشان۔ اس میں سارے قوانین و ضوابط موجود ہیں۔" حریم نے جلدی سے جواب دیا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"تو پھر یہ اس قسم کے لباس میں ریپ پر کیوں آرہے ہیں۔" عریشان اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اسٹیج پر پیش کیے جانے والے ملبوسات کئی طرح کے کپڑوں کو استعمال کر کر بنائے گئے تھے۔ کہیں ریشم کے تاروں کی چمک تھی، تو کہیں سیکیونس کی جھلملاہٹ لیکن جس چیز سے عریشان کو فت کا شکار ہو رہا تھا وہ تھا طالبات کا نیم عریاں لباس میں ملبوس ہونا۔

"مجھے دکھائیں آپ۔ کیا پوسٹ کیا گیا تھا ہماری جانب سے۔" عریشان نے حریم سے کہا۔

حریم نے فوراً ہی اپنے ٹیبلٹ پر ایک فائل کھول کر عریشان کے سامنے کی تھی۔

"یہ دیکھو عریشان، اس میں وہی سب لکھا ہے کہ لباس ہماری اقدار کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔"

حریم کی جان پر بن آئی تھی۔ اگر عریشان اس کے کام میں کوئی غلطی نکال لیتا تو اس کے لیے آگے بہت مسائل ہو سکتے تھے۔ اتنی مشکل سے تو وہ عریشان کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

عریشان نے اس پوسٹر کو بغور دیکھا تھا۔

"ہیم۔۔۔ آپ ہمارے ججز کو مطلع کر دیں کہ وہ ان سب کو ڈس کوالیفائی کرتے جائیں۔ جب اصولوں

میں صاف لکھا ہے تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں" عریشان نے حریم کو ٹیبلٹ دیتے ہوئے کہا تھا۔

خمار عشق ناز خان

حریم نے فوراً ہی اپنے موبائل سے کال ملائی تھی اور عریشان کا پیغام من و عن پہنچایا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ میرا یہاں رکنا بے کار ہے۔ میں اس قسم کی بیہودگیوں کو ٹیلنٹ نہیں سمجھتا۔"

عریشان نے کہا تو حریم نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

"عریشان پلیز۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔ لیکن اگر تم اس طرح ایونٹ چھوڑ کر جاؤ گے تو میڈیا پتہ نہیں کیا کیا

لکھے گا اور پھر تم اس یونیورسٹی کے اسپانسر ہو۔ خواہ مخواہ تمہارے کاروباری تعلقات خراب ہو جائیں

گے۔"

وہ عریشان کے غصے سے خائف تھی لیکن اس وقت وہ سچ بول رہی تھی۔

عریشان نے ایک پل کے لیے اسے دیکھا تھا۔

وہ بھی جانتا تھا کہ اس کا ایسے واک آؤٹ کر جانا بہت منفی رد عمل کا باعث بنتا۔

سر جھٹکتا وہ بد دلی سے پروگرام ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

بیک اسٹیج پر ایک الگ ہی افراتفری مچی ہوئی تھی۔ سب ڈیزائنر اپنے ماڈلز کو لاسٹ ٹیج دے رہے تھے۔

اس راؤنڈ کے بعد سب ہی ڈیزائنر نے اپنے ماڈل کے ساتھ اسٹیج کا ایک چکر لگانا تھا۔

خمار عشق نامر خان

ینیشا آئینہ کے سامنے کھڑی تھی اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"نوشی، ینیشا میں نے کو آرڈینیٹر سے بات کر لی ہے۔ ہم سب سے آخر میں جائیں گے۔"

فرحین نے پیر پر بینڈج باندھ رکھی تھی۔ وہ پھر بھی ماہ نوش کے لئے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر رہی تھی۔

"شکریہ فرحین۔ ینیشا ادھر آؤ ہم نے قمیض کو سکھا لیا ہے۔" ماہ نوش نے وہ قمیض ان کے سامنے لہرائی۔

"کمال ہے!"

"یہ کیسے کیا تم نے؟"

ینیشا اور فرحین حیرت سے اس لباس کو دیکھ رہیں تھیں۔

ماہ نوش نے بڑی مہارت سے اس دھبے کو چھپایا تھا۔

کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی لباس ہے جس پر چند گھنٹے قبل کسی نے سرخ سیاہی سے دھبے ڈال دیے تھے۔

"جاؤ جلدی سے پہن کر آؤ ینیشا۔" ماہ نوش نے ینیشا کو شرٹ اور ٹراؤزر پکڑایا تھا۔

وہ لوگ اب بھی گرین روم میں تھے۔ باقی تقریباً سب ہی لوگ باہر بیک اسٹیج پر اپنی باری کے حساب

سے قطار میں کھڑے تھے۔ موسیقی اور طلبہ کی ہوٹنگ کا شور یہاں تک سنائی دے رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ینیشا پانچ منٹ بعد لباس تبدیل کر کر باہر آئی تھی۔

"واؤ۔" فرحین نے اسے دیکھ کر سیٹی بجائی تھی۔

"شرم کرو یہ کیا لو فرانہ حرکت ہے۔" ینیشا نے برامان کر کہا تھا۔

"ارے بھی اب لگ رہی ہو حسین تو کیا کریں۔ ویسے ایک بات ہے ماہ نوش۔ لگ تو تم بھی کم نہیں رہی

ہو۔" فرحین نے ماہ نوش کے لباس کو توصیفی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔

"فرحین ہمارا دل اچھل اچھل کر حلق میں آرہا ہے اور تمہیں شوخیاں سوچ رہیں ہیں۔" ماہ نوش نے

ینیشا کو اس لباس کے ساتھ کا دوپٹہ پکڑاتے کہا تھا۔

"سچ مچ نوشی۔ مجھے اب بہت ڈر لگ رہا ہے۔ کہیں میں اسٹیج پر بے ہوش ہی ہوگی تو۔" ینیشا کی آواز میں

گھبراہٹ تھی۔

ماہ نوش نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا۔

ینیشا بہت زور لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے گھبراہٹ بہت واضح تھی۔

فرحین بھی پریشانی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"یار کاش میں گری نہ ہوتی۔ آئی ایم سو سوری۔" فرحین نے اداسی سے کہا تھا۔

خممار عشق نانر خان

"نہیں فرحین تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہ سب شیریں نے کیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے تمہیں گرایا بھی شاید اس نے ہی ہو گا کیونکہ اس وقت جیمی وہیں کھڑی تھی۔" ماہ نوش نے یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔

"نیشا تم پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اگر نہیں کفر ٹیبل تو ہم نہیں جاتے اسٹیج پر۔" ماہ نوش نے اس کی پریشانی دیکھتے کہا تھا۔

یہ نیشا کی بھوری آنکھوں میں ایک دم چمک آئی تھی۔

"مجھے پتا ہے مجھے کون پریپ ٹاک دے سکتا ہے۔"

"کون؟" فرحین نے پوچھا تھا۔

"نوشی جانتی ہے انہیں۔" نیشا نے کچھ شرمائے سے انداز میں کہا تھا۔

"ہاں! میں سمجھ گئی۔ اوئے باہر چلو ذرا فرحین تم۔ ہماری نیشاپینے "ان" سے بات کر لے ذرا۔" ماہ

نوش نے شرارت سے کہتے فرحین کا بازو پکڑا تھا۔

"ہیں۔۔۔۔۔ نیشا کا کوئی سین ہے؟" فرحین کو تو یقین ہی نہیں آیا تھا۔ ماہ نوش اس کو اپنے ساتھ باہر لے

آئی تھی۔ READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"یار مطلب۔۔۔ نوشی؟؟ کہاں جا رہی ہو تم؟؟" فرحین ماہ نوش سے نیشا کے بارے میں سوال کرنے والی تھی لیکن وہ اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک طرف تیزی سے چلی گئی تھی۔ کمرے میں نیشا نے التان کو کال ملائی تھی۔

"التان۔" پہلی بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئی تھی۔

"جی التان کی جان۔" التان کی آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔

"التان آپ مجھے بیسٹ آف لک بول دیں پلیز۔" نیشا نے فوراً کہا تھا۔

"ارے واہ! کیا کر رہی ہے ایسا التان کی جان۔" التان کو تجسس ہوا۔

"میں۔۔۔ میں پہلی بار اسٹیج پرواک کرنے والی ہوں۔۔۔ میری دوست ہے نہ اسے میری مدد

چاہیے۔۔۔ آپ کو بتایا تھا نہ میں نے وہ آرٹ کمپینیشن کا۔۔۔ میں نے کہہ تو دیا کہ میں کر لوں گی پر

اب مجھے ڈر لگ رہا ہے التان۔۔۔" نیشا نے اپنے دل کی بات اسے بتائی تھی۔

"ہیم۔۔۔ میری نیشا کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے یہ بتاؤ کہ کب تک آؤ گی تم اسٹیج پر؟"

التان اپنی نشست سے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

وہ اس وقت اسکندر مینشن میں اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا لیکن نیشا کی بات سن کر اس

خمار عشق نادر خان

نے فائل بند کر دی تھی۔

"تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد۔ ابھی تو میں تیار ہو رہی ہوں اور ہماری آخری باری ہے۔" نیشا نے اسے بتایا تھا۔

"اچھا۔۔ تو میری بیوٹی فل وائف تم سب سے اچھی لگو گی۔۔ ڈونٹ وری۔۔ تم یاد رکھنا کہ تم مسز نیشا التان ہو۔۔ اوکے؟ التان کی نیشا کسی سے نہیں ڈرتی۔۔ میں ہمیشہ سب سنبھالنے کے لیے ہوں۔" التان کی بات سن کر ہی نیشا کا اعتماد بحال ہو گیا تھا۔

ان کا رشتہ ایسا ہی تھا۔ وہ صرف اس سے بات کرتی تھی اور اس کی ساری پریشانیاں دور ہو جاتی تھیں۔
"اوکے التان۔۔"

"ویری گڈ، اب تم ریڈی ہو جاؤ اور اپنی دوست کو بتادو کہ تم جیتنے کے لیے تیار ہو۔" التان نے فون بند کرنے سے پہلے کہا تھا۔

نیشا کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ تب ہی ماہ نوش دروازے پر دستک دیتی اندر آئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں گلاب کے پھول تھے۔

"ہیم اس مسکراہٹ سے تو لگ رہا ہے۔ ہو گئی ہے ہماری نیشا کی بات اپنے ان سے۔" ماہ نوش نے اسے

خمار عشق نامہ خان

چھیڑا تھا۔

"ہاں۔۔ اب میں تیار ہوں۔ یہ تم پھول کیوں لائی ہو؟" نیشا نے دلچسپی سے پوچھا۔
"ہم نے سوچا کہ ہم انہیں ہاتھوں میں پہن لیں گے۔ لاؤ تمہارا میک اپ سیٹ کریں۔" ماہ نوش نیشا کی آنکھوں میں کاجل کی لکیر لگانے لگی۔

وہ اسے پٹھانی ٹچ کا میک اپ کر رہی تھی تاکہ وہ لباس کی مناسبت سے بالکل تیار ہو جائے۔
فرحین ہال میں چلی گئی تھی اور اب یہ دونوں بھی اپنی باری کے حساب سے قطار میں کھڑی ہو گئیں تھیں۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشمان کے چہرے پر سپاٹ تاثرات رقم تھے۔ وہ ایک آدھ نظر ریمپ پر ڈال کر پھر اپنے فون پر نظر جما لیتا تھا۔

میڈیا کو ابھی تک اس کی بے زاری کا علم نہیں ہو سکا تھی کیونکہ ان سب کی توجہ اسٹیج پر آنے والے ماڈلز پر تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"مس حریم اور کتنی دیر رہ گئی ہے؟" عریشان نے دوبارہ حریم کو مخاطب کیا تھا۔

"عریشان بس دو اور رہ گئے ہیں۔" حریم نے چیک کر کے بتایا تھا۔

اسٹیج پر اچانک موسیقی تبدیل ہوئی تھی، ہال میں غیر معمولی شور ہوا تھا۔

عریشان نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا تھا اور فوراً ہی نظر جھکائی تھی۔

اسٹیج پر جیمی ایک کبھی کے طرز کا لباس پہنے چل رہی تھی۔ اس کے بدن پر ایک انتہائی مہین کپڑے سے

بنا کورا پ تھا۔ اس پہ مستزاد اس نے لائن یو کلر کاٹاپ اور شورٹس پہنے ہوئے تھے۔

شیری کی ڈیزائن کردہ لباس بلاشبہ سب سے بولڈ تھی۔ اس کے چاہنے والے سیٹیاں بجاتے ہوٹنگ کر رہے تھے۔

عریشان کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا اور وہ ایک جھٹکے سے اپنی نشست چھوڑ کر ہال سے نکلتا چلا گیا تھا۔

"عریشان؟" حریم کی آواز طلبہ کے شور میں دب گئی تھی۔

وہ اپنی نشست سے اٹھتی اس سے پہلے ہی ایک رپورٹر اس کے پاس پہنچ گئی تھی۔

"مس حریم، مسٹر اسکندر اچانک کہاں چلے گئے؟"

"وہ ایک انٹرنیشنل کلائنٹ کی کال اٹینڈ کرنے گئے ہیں۔ آپ تو جانتی ہیں اسکندر زکا بنس صرف یہاں

خمار عشق نانر خان

نہیں ہے۔ "حریم نے جلدی سے بہانہ تراشہ تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ینیشا نے گہری سانس لیتے اسٹیج کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ ایک پل کے لیے ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔

ججز بینل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ حریم نے بے یقینی سے اسٹیج پر واک کرتی لڑکی کو دیکھا تھا۔ ماہ نوش کا ڈیزائن کیا ہوا لباس پٹھانی کلچر کو پروموٹ کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ جدت لیے ہوئے تھا۔ سفید رنگ کی گھٹنوں تک آتی گھیردار فراک کے گلے پر بہت مہارت سے خماک دوزی کا کام کیا گیا تھا۔ سرخ رنگ کے دھاگوں کے استعمال سے گلے، آستینوں اور دامن پر بہت نفاست سے کشیدہ کاری کی گئی تھی۔ بیلون سلیوس پر شیشہ بھی لگائے گئے تھے۔ یہی شیشہ فراک کے گھیرے پر بھی جھلملا رہے تھے۔

ینیشا نے نظر اٹھا کر اتنے سارے لوگوں کو دیکھا تھا اور ایک لمحے کو اس کے قدم وہیں جم گئے تھے۔ اس نے گھبرا کر اپنے سر پر پڑا سرخ آنچل تھاما تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی تھی۔ آنکھوں کے بھورے کانچ کی سطح پر نمی تیرنے لگی تھی۔ ینیشا کو لگا تھا وہ بے ہوش ہی ہو جائے گی تب ہی اس کی نظر

خمار عشق نادر خان

ہال کی آخری صف پر پڑی تھی۔

التان وہاں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس نے نیشا کو تھمس اپ کا نشان دکھاتے آگے آنے کا اشارہ کیا تھا۔ نیشا کے چہرے پر فوراً ہی رنگ بکھرے تھے۔ وہ دھیرے سے چلتی اسٹیج کے وسط کی جانب آئی تھی۔ اسپاٹ لائٹ اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

نیشا کے لباس میں ایک انوکھا سا پیٹرن تھا۔ جگہ جگہ سرخ رنگ سے کچھ چھینٹے اور قطرے سے بنائے گئے تھے اور جہاں جہاں یہ سرخ نشان تھے وہاں پر چاندی کے تارسی کوئی چیز انہیں آؤٹ لائن کر رہی تھی۔ سرخ رنگ کے آنچل اور سرخ ٹراؤزر کے ساتھ یہ ایک بہت دلفریب تاثر پیش کر رہا تھا۔ اس پر نیشا کے معصوم چہرہ پر کیا گیا مناسب میک اپ۔ اس کی بھوری آنکھوں میں کاجل کی ہلکی سی لکیر تھی اور اسی کاجل سے اس کی تھوڑی پر تل بنائے گئے تھے۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ ہال میں تالیوں کا شور مچا تھا۔

حریم نے عجلت میں عرشان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

"عرشان پلیز ایک منٹ رک جاؤ۔ یہ آخری انٹروی بالکل ویسی ہی ہے جیسا کہ تم چاہتے ہو۔ پلیز واپس آ

خمار عشق نادر خان

جاؤ۔ "حریم نے منت بھرے انداز میں کہا تھا۔

عرشان استہزائیہ ہنسا تھا۔

"مس حریم میں اس بات پر بالکل یقین نہیں کر پارہا ہوں۔"

وہ اس وقت پارکنگ لاٹ کی جانب جا رہا تھا۔ اس کے گارڈز اسے کور کیے ہوئے تھے۔

"عرشان پلیز ٹرسٹ می۔ یہ ماڈل تو سرپر دوپٹہ بھی اوڑھے ہوئے ہے۔ تم خود دیکھ لو آکر۔ پلیز ایسے

ایونٹ چھوڑ کر مت جاؤ۔ میڈیا بہت اچھالے گا اس بات کو۔" حریم نے عرشان کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔

"میں اب گاڑی میں بیٹھ چکا ہوں۔ آپ کوئی بھی بہانہ کر دیں۔ میں گھر جا رہا ہوں۔" عرشان نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے فون کاٹا تھا۔

"مائی گاڈ! کیا کروں میں۔" حریم نے اپنے ناخن دانتوں تلے دبائے تھے۔

اسٹیج پر اب سارے ڈیزائرن اپنے ماڈل کے ہمراہ واک کر رہے تھے۔ ینیشا کے ساتھ اس بار ماہ نوش بھی اسٹیج پر آئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش کا اپنا لباس بھی قابل ستائش تھا۔ اس کا لباس سیاہ تھا۔ گھٹنوں سے تھوڑا نیچے آتی گھیر دار فراک تھی جس کے دامن اور آستین پر شیشے لگے ہوئے تھے۔ ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے گجرے تھے۔

ماہ نوش نے سر پر جو دوپٹہ لیا تھا وہ تھا تو سیاہ لیکن اس پر سلور تار سے آرہے تھے۔ مون لائٹ میٹرل کا بنا ہوا یہ دوپٹہ بہت سلیقے سے اس کے سر پر جماتا تھا۔

اتنے عجیب و غریب لباس پہنے لڑکے لڑکیوں کے درمیان کھڑی وہ دونوں الف لیلا کی داستان سے نکلی کوئی شہزادیاں لگ رہی تھیں۔

ہال میں تالیوں، سیٹیوں اور ہوٹنگ کا بے تحاشا شور تھا۔ کچھ دیر بعد وہ سب لوگ بھی اسٹیج سے اتر کر آڈینس میں شامل ہو گئے تھے۔

ہال کی لائٹس جلادی گئیں تھی۔

READERS CHOICE

اسٹیج پر اب جیتنے والے ڈیزائزر کا نام پکارا جانا تھا۔ ججز کی جانب سے ایک بند لفافہ حریم کو دیا جا چکا تھا۔ وہ

خمار عشق نادر خان

اسٹیج کے وسط میں کھڑی اپنا نچلا لب کاٹ رہی تھی۔

سب کی نظریں اب عرشان فرہاد اسکندر کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ میڈیا کے نمائندے بھی اب کچھ بے چین نظر آ رہے تھے۔

"پلیز عرشان۔۔" حریم نے دل ہی دل میں دعا کی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ مایوس ہو کر خود ہی نام اناؤنس کر دیتی اچانک ہال کا دروازہ کھلا تھا اور عرشان اندر داخل ہوا تھا۔

میڈیا نے فوراً ہی اسے گھیر لیا تھا۔ پچھلی نشست پر بیٹھے التان نے اپنا چہرہ جھکایا تھا۔ جب تک ہال میں اندھیرا تھا کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اب تمام لائٹس جل چکیں تھیں۔

خمار عشق ناز خان

"یہ بھائی بھی نہ! گھر پر بتا نہیں سکتے تھے اتنا بڑا یونٹ رکھا ہے نیشا کی یونی میں۔" التان سوچ کر رہ گیا تھا۔

یہ اور بات ہے کہ عرثمان کو پتہ ہی نہیں تھا کہ نیشا اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔

عرثمان اسٹیج پر پہنچ چکا تھا۔ فرحین نے حیرت سے نیشا اور ماہ نوش کی جانب دیکھا تھا جو دونوں مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آنکھیں بند کیے کھڑی تھیں۔

"اف میری معصوم سہیلیاں! "فرحین ان کی اس حرکت پر مسکراتی اسٹیج کی جانب دیکھنے لگی۔

سب لوگ دم سادھے حریم کی جانب دیکھ رہے تھے جو عرثمان کے اسٹیج پر آتے ہی اپنے ازلی اعتماد کے ساتھ مسکراتی ہوئی لفافہ چاک کر رہی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

شیری کے چہرے پر ایک مغرور مسکراہٹ تھی وہ اپنا سکرٹ سیٹ کرتی اسٹیج پر جانے کے لئے بالکل تیار کھڑی تھی۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

خمار عشق نادر خان

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں [/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com)

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

"اسکندر ایمپائر کی جانب سے منعقد کردہ فیشن ٹیلنٹ ہنٹ کی ونر ہیں۔۔۔ ماہ نوش محسن۔۔۔" حریم
نے ماہ نوش کا نام پکارا تھا۔

خمار عشق نادر خان

فرحین گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتی ماہ نوش اور نیشا کے گلے لگ گئی تھی۔ ہال تالیوں کے شور سے گونج رہا تھا۔ ماہ نوش نے خوشی سے سرشار ہوتے نیشا اور فرحین کو دیکھا تھا اور اسٹیج کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

عرشان کی نگاہ نیشا پر پڑی تھی اور وہ چونک گیا تھا۔

"نیشا یہاں کیسے۔۔۔؟" عرشان ابھی اس شک سے باہر نہیں نکلا تھا کہ اس کی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔

اس بار اس کی سیاہ آنسو سی پتلیاں ان سبز زمر دپتلیوں کو دیکھتی وہیں ٹھہر گئیں تھیں۔

ہال کا شور، تالیوں کی آوازیں، سب کہیں پس پشت چلا گیا تھا، عرشان کے دل کی دھڑکن کی آواز اسے اپنے کانوں میں محسوس ہو رہی تھی۔

READERS CHOICE

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس سیاہ لباس میں وہ کوئی اور نہیں اس کی سبز آنکھوں والی پری تھی۔

خمار عشق نادر خان

عرشان کو لگا اس وقت اس جگہ اور کوئی نہیں بس وہ دونوں ہیں۔

اس کے معصوم چہرے پر آج خوف نہیں تھا مسکراہٹ تھی، ویسی ہی مسکراہٹ جیسی عرشان اس چہرے پر دیکھنے کا کب سے متمنی تھی۔

ماہ نوش اسٹیج کے وسط میں پہنچی تھی تب ہی اس نے غور سے اس سیاہ ٹکسیدو میں ملبوس شخص کو دیکھا تھا۔

لمحہ لگا تھا اور ماہ نوش کی آنکھوں میں پہچان کی رمت ابھری تھی۔ اس کا ذہن تیزی سے اسے جرگے کی صبح لے گیا تھا۔

عرشان سے پہلی ملاقات کا منظر نگاہ میں گھوما تھا اور وہ اچانک ہی لڑکھرائی تھی۔ وہ یقیناً گر جاتی اگر عرشان تیزی سے اس کی کلائی نہ تھامتا۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش نے گہرا کران سیاہ آنکھوں میں جھانکا تھا۔ عرشان نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اس کی کلائی چھوڑی تھی۔

"عرشان۔۔۔ یہ ایوارڈ۔۔۔" حریم کے پکارنے پر عرشان جیسے ٹرانس سے نکلا تھا۔

ماہ نوش بھی خود پر قابو پا چکی تھی۔

کیمرے کا فلیش بلب دھڑادھڑ چلا تھا۔ ماہ نوش نے اپنا ایوارڈ وصول کیا تھا۔ اور وہ خاموشی سے اسٹیج سے اتر گئی تھی۔

"شکر ہے خدا کا کہ تم واپس آ گئے عرشان۔" حریم نے اسے دیکھتے کہا تھا۔

READERS CHOICE

عرشان نے محض اس کو دیکھا تھا۔ جواب دینے کے لیے فی الحال اس کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

خمار عشق نادر خان

اس کی نظریں اب ماہ نوش کو ڈھونڈ رہی تھیں لیکن وہ بھیڑ میں گم ہو گئی تھی۔

"اچھا عریشان سنو۔ میں ان بچوں کے ڈانس ایونٹ کے لیے تو نہیں رکنے والی۔ آئی نو تم بھی ان سب چیزوں میں انٹرسٹڈ نہیں ہو تو ساتھ ہی نکلتے ہیں۔" حریم نے اسٹیج سے اترتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں میں کچھ دیر رکوں گا۔" عریشان کی آواز پر حریم نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

اس کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا پھر اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے۔

"ہاں اچھا آئیڈیا ہے، ہم بھی کچھ دیر انجوائے کر لیتے ہیں۔ ویسے بھی وہاں میڈیا پرسن کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔" حریم نے اپنی اداؤں میں عریشان کو کھوتے دیکھ کر کہا۔

خمار عشق ناز خان

"یہی تو میں چاہتی تھی کہ تم میرے ساتھ ڈانس کرو۔ آج لگتا ہے تمہاری بھی عقل ٹھکانے آہی گئی ہے۔"

وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی عرشان کو مخمور نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی۔ اسے لگا تھا کہ عرشان کا یہ کھویا کھویا سا انداز اس کی وجہ سے ہے۔ آخر کو عرشان اس کی بات مان کر ہی تو لوٹ کر آیا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"نوشہہ سیسی!!!!!!" فرحین تو ماہ نوش کے گلے لگتی اسے پوری طرح سے گھما چکی تھی۔

"ارے ارے۔۔۔" ماہ نوش چکر کھاتی مسکراتی تھی۔

READERS CHOICE

"یاہو! ہم جیت گئے!!! ماہ نوش تمہیں خود عرشان فرہاد اسکندر نے ایوارڈ دیا!!! مجھے یقین نہیں ہو

خمار عشق نادر خان

رہا۔۔۔ دی گریٹ اسکندر نے میری دوست کو خود ایوارڈ دیا ہے۔ "فرحین چلا چلا کر بول رہی تھی۔

وہ تینوں آگے پیچھے ہی آڈیٹوریم سے نکلیں تھیں۔ یہاں کافی ہجوم تھا۔ طلبہ تیزی سے اب ڈانس کے لیے بال روم کی جانب جا رہے تھے۔

"دیکھا تھا تم نے نیشا؟ اس دن تم پوچھ رہی تھی نہ اسکندر کے بارے میں۔۔۔ ارے یہ نیشا کہاں گئی؟" فرحین نے چاروں طرف دیکھا پھر اچانک اس نے نیشا کو کسی مرد کی بانہوں میں سماتے دیکھا۔

"ہیں۔۔۔ نوشی یہ نیشا کس کے ساتھ ہے؟" فرحین نے گھبرا کر ماہ نوش کا ہاتھ دبایا تھا۔

"اوہ۔۔۔ وہ اس کے شوہر ہونگے۔" ماہ نوش نے لاپرواہی سے کہا تھا اور فرحین نے ایک چیخ ماری تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش بھی کچھ کنفیوز ہو گئی تھی۔

فرحین کے منہ سے اسکندر برادران کا تذکرہ سن سن کر وہ اتنا توجان گئی تھی کہ التان اسکندر اور عرثمان اسکندر بھائی ہیں اب ان میں سے ایک اس کی سہیلی کا شوہر ہے یہ بات اس کے لیے بھی شاکنگ تھی۔

التان اور نیشاب ان کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"التان، یہ میری سہیلیاں ہیں، ماہ نوش اور فرحین۔" نیشاب نے شرمیلی سی مسکراہٹ سے ان کا تعارف کروایا تھا۔

"السلام علیکم۔" التان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

خمار عشق نانر خان

فرحین نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"نوشی یار پلیز مجھے چٹکی کاٹ لو۔ میں التان اسکندر کے سامنے کھڑی ہوں!!!!" فرحین کی بات پر ماہ نوشی نے اس کا ہاتھ زور سے دبایا تھا۔ وہ شرمندہ سی التان کے سلام کا جواب دے رہی تھی۔

"وعلیکم السلام التان لالہ۔ یہ فرحین تھوڑی پاگل ہے۔" ماہ نوش نے جلدی سے کہا تھا۔

التان کو بھی فرحین کی شکل دیکھ کر ہنسی آگئی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔ ماہ نوش آپ نے بہت کمال ڈریس ڈیزائن کیا ہے۔ مجھے تو نیشا کو اس ڈریس میں دیکھ کر اس سے پھر سے پیار ہو گیا ہے۔" التان نے نیشا کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔

جہاں نیشا التان کی بات پر سرخ ہوئی تھی وہیں ماہ نوش جھینپ گئی تھی۔ فرحین کی تو باچھیں ہی کھل گئیں تھیں۔

خمار عشق نامر خان

"التان۔۔۔ بھائی" فرحین نے جلدی سے بھائی کا اضافہ کیا تھا۔

"پھر تو آپ میرا تھینکس کہیں۔ میں گر گئی تب ہی آپ کو انہیں ریمپ پر دیکھنے کا موقع ملا۔" اس نے شوخی سے کہا تھا۔

ینیشا کو ہنسی آگئی تھی۔

جبکہ ماہ نوش اس کی فضول گوئی پر اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔

التان البتہ کچھ کنفیوز سا ہوا تھا۔

تب ہی اس نے عقب سے عریشان کو آتے دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا۔

READERS CHOICE

"بھائی۔۔۔" عریشان بھی التان اور ینیشا کو دیکھ کر ان ہی کی جانب آ رہا تھا، وہ ماہ نوش کو دیکھ کر ایک پل

خمار عشق نادر خان

کے لیے ٹھٹکا تھا۔

"التان، نیشا، مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ نیشا بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔" عرشان ان کے قریب آتا کہہ رہا تھا۔

"بھائی ویسے آپ مانتے ہیں نہ میری دوست نے کتنی کمال کی ڈیزائننگ کی ہے!" نیشا نے خوشی سے عرشان سے داد وصول کرنا چاہی تھی۔

عرشان نے ایک نظر ماہ نوش پر ڈالی تھی۔

"ہاں میں ان کے کمالات کا معترف ہوں۔" عرشان نے کہا تھا جس پر ماہ نوش نے فوراً اپنی زمرہ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

ان دونوں کی نگاہیں ملی تھیں اور پھر ان دونوں نے فوراً ہی نظریں چرائی تھیں۔

"ہے التان! تم یہاں کیسے اور یہ تو۔۔۔" حریم بے تکلفی سے عرشان کے برابر آکھڑی ہوئی تھی۔

اب اس نے نیشا کو التان کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اس نے اسے پہچانا۔

"وہاٹ! یہ تو تمہاری وائف ہے! کم آن یہ تو ایوارڈ گھر میں ہی آگیا۔" حریم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

ماہ نوش اور نیشا نے حریم کے چست لباس سے نظریں پھیریں تھیں۔ نیشا نے غیر محسوس انداز سے التان کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا۔

"التان چلیں ہم بال روم میں چلتے ہیں۔" وہ التان کو اپنے ساتھ کھینچتی حریم سے دور لے گئی تھی۔

خمار عشق نانر خان

ماہ نوش تو ہاسٹل جانے کے لیے پرتول رہی تھی۔ تب ہی ایک والنٹیر بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"مس ماہ نوش! آپ پلیز گروپ فوٹو کے لیے آجائیں۔ وہاں بال روم میں سب آپ کو بلارہے ہیں۔"

"اچھا۔ چلیں پھر ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ چلو فرحین۔" ماہ نوش فرحین کو لیے بال روم کی جانب بڑھ گئی۔

فرحین تو عرشان کو اتنے قریب سے دیکھ کر گنگ رہ گئی تھی۔

"یار نوشی، سنو نہ نیشا سے کہتے ہیں کہ ہمیں عرشان اسکندر اور التان اسکندر کے ساتھ ایک تصویر لینے دیں۔ قسم سے میں جب یہ اسنیپ لگاؤں گی تو میرے سارے فرینڈز پاگل ہو جائیں گے۔" اس کا جوش ساتویں آسمان پر تھا۔

READERS CHOICE

"دماغ خراب ہے کیا۔ خبردار جو اس طرح کی کوئی چھپھوری حرکت کی ہے تو۔" ماہ نوش نے اس کو

خمار عشق نامر خان

ٹھیک سے لتاڑا تھا۔

"اچھا بابا تم مت لینا پچھر۔ میں تولوں گی۔" وہ فرحین کی کیا جس پر کوئی اثر ہو جائے۔ ماہ نوش نے اس بار صرف اسے گھورنے پر اکتفا کیا۔

بال روم میں سب ایک گروپ میں کھڑے ہو رہے تھے۔ ماہ نوش بھی اپنی پوزیشن پر کھڑی ہو گئی۔

اساتذہ کے ساتھ دو چار مزید فوٹو گرافس لی گئیں تھیں۔ ان سب کے دوران کوئی تھا جس کے سینے پر ماہ نوش کو دیکھ کر سانپ لوٹ رہے تھے۔

"شیری ڈیر دفعہ کرو اس مس بیڈ شیٹ کو۔" جیمی نے شیری کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔ اس کی وجہ سے میری شیری کی کتنی انسلٹ ہوئی ہے۔" شیری دانت پیستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ بھی بال روم میں اپنی دم چھلیوں کے ہمراہ موجود تھی۔ اس وقت ایونٹ میں موجود تقریباً سب ہی مہمان بال روم میں پہنچ چکے تھے۔

"یار شیری لیوہر۔ وہ انٹرنشپ بھلا تمہارے لیے کیا معنی رکھتی ہے وہ تو اس جیسی چیریٹی کیس کے لیے ہی ٹھیک ہے۔" میگی نے بھی اس کا دھیان بٹانا چاہا۔

"ہاں صحیح کہا تم نے! شی از جسٹ اچیریٹی کیس اور اب اس کا اس پورے بال روم میں ایسا تماشا بنے گا کہ اسے کوئی چیریٹی دے یہ اس لائق بھی نہیں رہے گی۔ منہ چھپاتی پھرے گی سب سے!" شیری نفرت سے پھنکاری تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

"شیری تم کیا کرنے والی ہو؟" جیمی اور مہنگی کو بھی اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"ابھی دیکھتی جاؤ تم دونوں۔ شیری سے ٹکر لینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔" وہ ایک زہریلے انداز میں ہنسی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ماہ نوش ڈانس فلور سے تھوڑا الگ کھڑی تھی۔ دھیمی دھیمی موسیقی پر طلبہ جوڑیوں کی شکل میں رقص کر رہے تھے۔

التان اور نیشا بھی رقص کرنے والوں میں شامل ہو گئے تھے۔ فرحین کو اس کی دوسری سہیلیاں اپنے ساتھ کھینچ کر لے گئیں تھیں۔ ماہ نوش کا ارادہ تھا کہ وہ ہاسٹل واپس چلی جائے۔ ابھی وہ جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ایک لڑکا اس کی سمت بڑھا۔

خمار عشق نادر خان

"ہے ماہ نوش، کیسی ہیں آپ؟" وہ بے تکلفی سے ماہ نوش کے برابر کھڑا ہوتا پوچھ رہا تھا۔

"معاف کیجئے گا ہم آپ کو نہیں جانتے۔" ماہ نوش یہ کہتی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"ارے۔ ہم ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں کوئی اجنبی تو نہیں۔" وہ لڑکا مسکرایا تھا۔

ماہ نوش کو اس کی بے تکلفی کھٹک رہی تھی۔

وہ لڑکا پاس سے گزرتے ویٹر کی ٹرے سے دو گلاس اٹھا چکا تھا۔

ایک لمحے کے لیے اس کی نظر ڈانس فلور پر موجود شیری سے ٹکرائی تھیں جس کے چہرے پر اس وقت خباثت چھائی ہوئی تھی۔ شیری نے اسے دیکھتے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی۔

خمار عشق ناز خان

"سنیے تو مس ماہ نوش!" وہ لڑکا ماہ نوش کو پکارتا اس کے پیچھے آیا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"عرشان آؤ نہ ہم بھی تھوڑا سا رقص کرتے ہیں۔" حریم اٹھلاتی عرشان کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوئی تیسری بار کوشش کر رہی تھی۔

"مس حریم آپ پلیز کسی اور کے ساتھ ڈانس کر لیں میں اس طرح کی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوتا۔" عرشان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کم آن عرشان، بچپن کے دوست ہونے کے ناطے کیا تم میرے ساتھ فلور پر چل بھی نہیں سکتے۔" حریم ایک قدم آگے آتی رازداری سے پوچھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

عرشمان کے وجیہہ چہرے پر ناگواری چھائی تھی۔

"میں آپ کو کس طرح منع کروں۔" اس کی سیاہ آنکھیں بہت دیر سے ان ذمرد آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں اور اسے وہ اچانک ہی نظر آئی تھی۔ سب سے الگ تھلگ کھڑی اور کوئی لڑکا اسے بار بار کوئی ڈرنک آفر کر رہا تھا۔

عرشمان کے ماتھے کی رگیں تنی تھی۔ وہ حریم کو چھوڑتا لمبے لمبے ڈگ لیتا، منٹ میں وہاں پہنچا تھا۔

"ایکس کیوز می؟" عرشمان کی بارعب آواز پر اس لڑکے کے چہرے پر ایک سایہ سالہرایا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ینیشاالتان کی آنکھوں میں دیکھتی مسکرا رہی تھی۔ وہ دونوں موسیقی کے ساتھ ہلکا ہلکا تھرک رہے تھے

خمار عشق ناز خان

"التان آپ کو یاد ہے یہ گانا ہمارے ریسیشن پر بھی چلا تھا۔"

"جی التان کی جان مجھے یاد ہے۔" وہ اس کے ہاتھ تھامتا کہہ رہا تھا۔

"ارے یہ بھائی ماہ نوش سے کیا کہہ رہے ہیں؟" نیشا کی نظر عرشان پر پڑی تھی جو ماہ نوش کے ساتھ کھڑا تھا۔

التان نے بھی گردن گھما کر دیکھا تھا۔

"ہیم انٹر سٹنگ! بھائی خود کسی لڑکی سے بات کر رہے ہیں یہ واقعی تعجب کی بات ہے۔" التان نے شرارت سے کہا تھا۔

وہ لوگ ان سے کچھ فاصلے پر تھے، لیکن اب نیشا اور التان کی توجہ ان کی جانب ہی تھی۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نادر خان

"مس ماہ نوش آپ یہ جو س تو پی ہی سکتی ہیں۔" وہ لڑکا ایک مشروب کا گلاس ماہ نوش کی جانب بڑھاتا کہہ رہا تھا۔

"آپ کو سمجھ نہیں آرہا ہے! ہمیں نہ ہی کوئی جو س چاہیے اور نہ ہی آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔" ماہ نوش کی سبز آنکھوں میں غصہ ہلکورے لے رہا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہی شربت کا گلاس اس نمونے کے سر پر مار دے جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا۔

وہ مڑ کر جانے لگی تھی اور اس لڑکے نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے وہ جو س کا گلاس ترچھا کر کے ماہ نوش کا ڈریس خراب کرنے کی کوشش کی تھی تب ہی عرشان کی آواز پر اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ایکسیوزمی؟" عرثمان کی بارعب آواز پر وہ لڑکا چونکا تھا۔

"مس ماہ نوش کیا میں آپ سے دو منٹ بات کر سکتا ہوں۔"

عرثمان نے جملہ تو ماہ نوش کو مخاطب کر کر کہا تھا لیکن اس نے ایسی سرد نگاہوں سے اس لڑکے کو گھورا تھا کہ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

عرثمان کی سیاہ آنکھیں اسے اپنی روح میں جھانکتی محسوس ہوئیں تھیں۔

ماہ نوش بھی عرثمان کو دیکھ کر کچھ ریلیکس ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

"جی مسٹر اسکندر۔" وہ فوراً عرثمان کے ساتھ چل پڑی تھی۔

خمار عشق نادر خان

عرشمان اور ماہ نوش بے دھیانی میں چلتے ڈانس فلور تک آ گئے تھے۔

عرشمان اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا اور ماہ نوش اس لڑکے کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار تھی۔

موسیقی کی آواز تیز ہوئی تھی تو وہ دونوں اچانک ہی چونکے تھے۔

ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے وہ چند لمحوں تک ایک دوسرے کو تنکے لگے۔

سیاہ آنسو سی پتلیاں سبز زمردی پتلیوں میں جھانک رہی تھیں۔

READERS CHOICE

ماہ نوش کی دھڑکنوں کا ارتعاش بڑھا تھا۔ عرشمان کے ساتھ کھڑے نہ جانے کیوں وہ خود کو محفوظ سمجھنے

خمار عشق نادر خان

لگی تھی۔

عرشان کے دل میں یہ خواہش بے دار ہوئی تھی کہ وہ بس ہمیشہ اسے یوں ہی تکتا رہے۔

دھیمی دھیمی موسیقی اور ہال کی مدھم روشنی ماحول میں ایک عجیب سا فسوس پیدا کر رہی تھی۔

"میں آپ سے یہ کہنا چاہتا تھا مس ماہ نوش۔۔۔"

عرشان نے اپنی منتشر سوچوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی تھی جو بار بار اس کے حسین چہرے پر بھٹک رہی تھی، سیاہ دکتے ہوئے دوپٹے میں اس کا روشن چہرہ چمک رہا تھا۔ ماہ نوش کے سرمئی بالوں کی ایک جھلک بھی نظر نہیں آرہی تھی اس نے ایسے ہی سلیقے سے سر پر دوپٹہ جمار کھا تھا۔

READERS CHOICE

اس کے پاس سے اٹھتی بھینی بھینی گلابوں کی مہک عرشان کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"جی کہیے مسٹر اسکندر۔۔" ماہ نوش نے اسے خاموش دیکھ کر کہا۔

"پیر سے آپ اسکندر ایمپائر کے ہیڈ کوارٹر میں انٹرنشپ کریں گی تو امید ہے کہ آپ اس دن کی طرح کا کوئی قدم نہیں اٹھائیں گی۔ وہاں کام کرنا آسان نہیں ہوگا۔" عریشان کے جو ذہن میں آیا اس نے کہہ دیا۔

ماہ نوش کے چہرے کی رنگت فوراً متغیر ہوئی تھی۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ہم ایسے ہی کسی چھوٹی سی بات پر اس طرح کا کوئی سنگین قدم اٹھالیتے ہیں۔" ماہ نوش کے انداز میں خفگی دیکھ کر عریشان کو احساس ہوا کہ وہ ایک غلط بات کہہ گیا ہے۔

READERS CHOICE

"آپ نے اس دن ہماری مدد کی تھی اس کے لیے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس لیے بھی کہ آپ

خمار عشق نادر خان

نے ہمیں ایک گناہ کرنے سے روکا اور اس لیے بھی کہ آپ نے ہمیں بحفاظت گھر پہنچایا۔ "ماہ نوش سانس لینے کو رکی تھی۔

اس کی آواز میں غم و غصے کی آمیزش تھی۔ زمر دی آنکھوں میں پانی تیر رہا تھا۔

عرشمان کو لگا کہ اس کے دل کو کچھ ہوا ہے۔ وہ خود کو کوسنے لگا کہ اس نے بنا سوچے سمجھے ایسا جملہ کہا ہی کیوں تھا۔

"لیکن اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ آپ کا جب دل چاہے ہمیں طعنہ دے دیں۔"

"مس ماہ نوش میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ سنئے تو۔۔۔"

READERS CHOICE

عرشمان بے چارہ پکار تارہ گیا اور ماہ نوش تقریباً بھاگتے ہوئے ہال سے باہر چلی گئی تھی۔

خمار عشق ناز خان

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ینیشا اور التان نے حیرت سے یہ پورا منظر دیکھا تھا۔

موسیقی کے باعث وہ سن تو نہیں پائے تھے لیکن عرشان کی بے قراری اور اب چہرے پر عکس بے بسی تو وہ دیکھ ہی سکتے تھے۔ ماہ نوش جس طرح سے وہاں سے گئی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے عرشان کو کچھ سنا کر گئی ہے۔

"یہ چل کیا رہا ہے؟" التان نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا۔

"پتہ نہیں۔ ماہ نوش تو بہت ٹھنڈے مزاج کی لڑکی ہے۔ بھائی نے ایسا کیا کہہ دیا جو وہ ایسے اپ سیٹ ہو گئی۔" ینیشا نے بھی پریشانی سے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ایک منٹ! تمہیں کیسے پتہ کہ بھائی نے ہی کچھ کہا ہے؟ غلطی تمہاری سہیلی کی بھی تو ہو سکتی ہے؟"
التان نے نیشا سے پوچھا تھا۔

"کیا التان، میری زمر د آنکھوں والی سہیلی بہت نرم خو ہے وہ کیا کرے گی۔" نیشا ناراض ہوئی تھی۔
"کیا کہا تم نے؟ زمر د آنکھیں؟ اس لڑکی کی آنکھیں ایمرلڈ گرین ہیں؟" التان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"کمال کرتے ہیں آپ بھی التان۔ ابھی کچھ دیر پہلے ملوایا تو تھا آپ کو۔ اس کی آنکھوں کا رنگ نہیں دیکھا تھا آپ نے؟" نیشا کو واقعی حیرت ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

"التان اپنی جان کے سامنے کسی اور لڑکی کو نہیں دیکھتا۔"

خمار عشق نانر خان

التان نے جھک کر اس کے کان میں کہا تھا۔ اس کے لب ینشا کے کان کی لو سے ٹکرائے تھے اور ینشا گھبرا کر چند قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"التان! اتنے سارے لوگ ہیں یہاں۔" وہ سرخ ہوتی کہہ رہی تھی۔

"تو چلو پھر جہاں بس تم اور میں ہوں۔" التان اس کا ہاتھ تھامتا ہال سے نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ دونوں اس بات سے انجان تھے کہ ان کے علاوہ بھی دو لوگوں نے عریشان اور ماہ نوش کو بات چیت کرتے بغور دیکھا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©❤❤

READERS CHOICE

حریم کے سینے پر عریشان کا انداز دیکھ کر سانپ لوٹے تھے۔

خمار عشق ناز خان

"یہ کن نظروں سے دیکھ رہا تھا عریشان اس لڑکی کو؟"

"یہ کیسی بے قراری تھی اس کے انداز میں؟"

حریم تن فن کرتی ہال سے باہر نکلی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

دوسری طرف شیریں نے ماہ نوش کو باہر نکلتے دیکھ کر کسی کو اشارہ کیا تھا۔

"تیار ہو جاؤ مس بیڈ شیٹ! اب تم سچ میں ایک چیری کیس بن جاؤ گی۔"

شیریں نے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

خمار عشق ناز خان

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ماہ نوش تیزی سے آڈیٹوریم سے نکلتی چلی گئی تھی۔ عریشان کی بات نے اس کے زخم ادھیڑ کر رکھ دیے تھے۔

اس رات جو قیامت ماہ نوش پر گزری تھی وہ اچانک ہی ایک فلم کی طرح ذہن میں چلنے لگی تھی۔

سبز زرد آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلملاہٹ بڑھی تھی۔

ماہ نوش اپنے سیاہ چمکتے دوپٹے کو سر پر جماتی اپنے ہاسٹل کی عمارت کی جانب جا رہی تھی۔

زیادہ تر طلبہ اور تقریب میں آئے ہوئے مہمان اب واپسی کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ ماہ نوش باغ کی جانب سے گھوم کر جانے لگی جہاں چہل پہل نہ ہونے کے برابر تھی۔

خمار عشق نادر خان

وہ ابھی چند قدم ہی دور گئی تھی کہ سامنے سے دو ہیولے اسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے۔

ماہ نوش کے قدم تھمے تھے۔

"ارے ارے! رک کیوں گئیں؟" جیمی ایک لڑکے کے ساتھ اس کا راستہ روکے کھڑی تھی۔
جیمی کے ساتھ کھڑے لڑکے کی آنکھوں میں عجیب سی ہوس تھی۔

ماہ نوش نے دو قدم پیچھے لیے تھے۔ تب ہی عقب سے آتی آواز پر وہ پلٹی تھی۔

"مس بیڈ شیٹ، تم تو بہت لکی نکلیں۔" شیر کی طنز میں ڈوبی ہوئی آواز پر ماہ نوش نے اس کی جانب

دیکھا۔
READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟" ماہ نوش نے سرد آواز میں پوچھا تھا۔ اسے ان کا خود کایوں راستہ روکنا کچھ ٹھیک نہیں لگا تھا۔

عام طور پر بھی شیر، مہنگی اور جیمی کافی عجیب غریب برتاؤ کرتیں تھیں لیکن اس وقت ان کے ساتھ لڑکے بھی تھے جو ماہ نوش کو ہوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"ڈیم اٹ گرل! یہ ہماری یونیورسٹی ہے۔ ہمارے باپ دادا کے پیسے سے چلتی ہے اور تم ہم سے سوال کر رہی ہو کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" شیر نے رعونت سے کہا تھا۔

"تو ٹھیک ہے رہو یہاں مگر ہمارا راستہ چھوڑو۔" ماہ نوش شیر کے برابر سے ہو کر آگے بڑھنے لگی۔

تب ہی شیر نے اس کے دوپٹے کا کونہ کھینچا تھا۔
ماہ نوش کی سبز آنکھوں میں غصہ ہلکورے لینے لگا تھا۔

خمار عشق نانر خان

اسے نے مڑ کر شیرى كو گهور كر ديكا تھا۔

"كيا مسئلہ ہے تمہیں شہرين؟"

"هاؤڈير يو ٹيك مائى نيم يونچ۔" شيرى نے اچانك ہى ماہ نوش كے كندھے پر ہاتھ مارتے اسے زوردار دھكا ديا تھا۔

ماہ نوش اس حركت كى توقع نہيں كر رہى تھی وہ پكے فرش پر پیچھے كى جانب زور سے گرى تھی۔
اس نے خود كو بچانے كے ليے ہتھيلياں زمين پر ٹكائى تھی جو كہ برى طرح چھل گئى تھیں۔

وہ سب لوگ ماہ نوش كے گرتے ہى بے ڈھنگے پن سے ہنسنے لگے تھے۔

READERS CHOICE

"چچ۔۔۔چچ۔۔۔ شيرى يہ بے چارى تو گر گئى ہے۔" مڱى نے مصنوعى افسوس سے كہتے قہقہہ لگايا

خمار عشق نادر خان

تھا۔

"ہاں یار! میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ ہارون کیا تم ہیلپ کر دو گے بے چاری کی؟" شیریں نے اسی لڑکے کو مخاطب کیا تھا جو کچھ دیر پہلے بال روم میں ماہ نوش کو نشہ آور جو س پلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ دانت نکالتا ماہ نوش کی جانب بڑھا تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں اور جھومتا انداز دیکھ کر صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ نشے میں ہے۔

ماہ نوش اس کو خود کی جانب بڑھتا دیکھ کر زمین پر بیٹھے بیٹھے پیچھے ہٹی تھی۔

"خبردار جو ہمارے قریب آئے۔" اس بار نہ چاہتے ہوئے بھی ماہ نوش کی آواز میں لرزش آگئی تھی۔

"ٹیک اٹ ایزی مس بیڈ شیٹ۔۔۔ ہم تو تمہاری مدد ہی کر رہے ہیں۔" میگی نے دانت نکالتے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش تیزی سے پیچھے ہٹتے فرش سے اٹھی تھی اس کا دوپٹہ سر سے ڈھلک گیا تھا۔ اس نے تیزی سے اسے دوبارہ سر پر جمایا تھا۔

وہ بھاگ کر وہاں سے جانا چاہتی تھی پر اس بار کسی نے اس کی کلائی جکڑی تھی۔ ماہ نوش اپنا ہاتھ جیمی کے ساتھ آئے لڑکے کے ہاتھ میں دیکھ کر سلگ گئی تھی۔

"بے حیا انسان! ہاتھ چھوڑو ہمارا۔" ماہ نوش نے پوری جان سے اپنی کلائی اس خبیث کے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کی تھی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا تھا۔

ماہ نوش کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔

"ہے۔۔۔ آرام سے بیوٹیفل۔۔۔ تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو۔" وہ لڑکا ماہ نوش کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کے چہرے پر اپنی نگاہیں گاڑتا پوچھ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ارے ایڈی یار یہ ایسے ہی ہے۔ خود کو چھپا چھپا کر رکھتی ہے جیسے ہم کھا جائیں گے اسے۔" جیمی ہنسی تھی۔

"اچھا ایسا کیا چھپا رکھا ہے تم نے اس بیڈ شیٹ کے نیچے ہم بھی تو دیکھیں۔۔۔" ایڈی کا ہاتھ ماہ نوش کے دوپٹے کی طرف بڑھا تھا۔

"نہیں۔۔۔" ماہ نوش کا پورا بدن خوف کی شدت سے کانپا تھا۔

"اوہو!!! واٹ اہسٹوریکل مومنٹ! (کیا تاریخی لمحہ ہے)۔"

اس کو تو مجھے کیسیچر کرنا ہوگا۔"

شیری نے اپنا فون نکالتے مہگی کی جانب اچھالا تھا۔

"وڈیو بناؤ ذرا مس بیڈ شیٹ کی۔ ویسے بھی اس کو مشہور ہونے کا بہت شوق ہے۔ آج میرے لاکھوں

خمار عشق ناز خان

فلورز بھی دیکھ لیں کہ کیا چھپایا ہوا ہے مس بیڈ شیٹ نے۔۔۔ "شیری نفرت سے پھنکاری تھی۔

ماہ نوش کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔

وہ ایک ہاتھ سے اپنا دوپٹہ پکڑتی اور اپنے دوسرے ہاتھ کو ایڈی کے ہاتھوں سے چھڑانے کے لیے جھٹکا دے رہی تھی۔

مبگی موبائل کیمرہ اس کی جانب کیے وڈیو بنا رہی تھی۔ جبکہ شیری کے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشمان ڈانس فلور پر کھڑا رہ گیا تھا۔ ماہ نوش کی آنکھوں میں آئے آنسو اسے بے چین کر گئے تھے۔

خمار عشق نادر خان

"کیا ضرورت تھی مجھے یہ کہنے کی۔" اس نے دل ہی دل میں خود کو کوہ سا تھا۔

اب یہاں اس ایونٹ میں رکنا بے کار تھا۔ وہ یہاں صرف اس کی وجہ سے رکا تھا۔

عرشمان لمبے لمبے ڈگ بھرتے بال روم سے باہر نکل آیا تھا۔
اس کے گارڈ تیزی سے آگے آئے تھے۔

"عرشمان سر۔"

"ڈرائیور سے کہیں گاڑی نکالے۔ میں اب گھر جاؤں گا۔" عرشمان نے پرسنل گارڈ کو کہا تھا۔

وہ لوگ عمارت سے باہر آئے تو عرشمان کی گاڑی باہر ہی کھڑی تھی۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

خمار عشق نامر خان

سر میں ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا۔ وہ سیٹ کی پشت سے سرٹکاتا آنکھیں موند گیا تھا۔

"سریونیورسٹی کے اس گیٹ پر کافی رش ہو رہا ہے۔ ہم سیکیورٹی کی وجہ سے دوسرے گیٹ سے نکلیں گے۔" عریشان کے ڈرائیور نے اسے بتایا تھا۔

"ٹھیک ہے رحیم آپ پروٹوکول کے حساب سے چلیں۔" عریشان نے جواب دیا تھا۔

رحیم گاڑی گھماتا بیک گیٹ کی طرف لا رہا تھا۔ جہاں سے ہاسٹل کی عمارت قریب تھی۔

عریشان اب آنکھیں کھولے ماہ نوش کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔

وہ لوگ ایک باغ کے پاس سے گزرے تھے جہاں چند لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر کھڑے تھے۔ ان کے ہنسنے کی آوازیں کار کے اندر تک آئیں تھیں۔

خمار عشق نادر خان

گاڑی اب ان سے کچھ فاصلے پر جا چکی تھی۔ جب ہی عرشان کی آنکھوں میں کسی چیز کا عکس پڑا تھا۔ اس نے چونک کر شیشے کے پار دیکھا تھا۔ کوئی چیز چمک رہی تھی جیسے اس میں ستارے یا شیشے سے لگے ہوں۔

دور سے عرشان کو لگا کوئی لڑکی کسی لڑکے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی۔ اس کے لباس میں کچھ لگا تھا جو اندھیرے میں روشنی پڑنے پر چمکا تھا۔

عرشان کو یاد آیا سٹیج پر اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں ماہ نوش کی فراک بھی ایسے ہی چمک رہی تھی۔ جب وہ اپنا ایوارڈ وصول کرنے آئی تھی اور تب بھی جب وہ اس سے دور جاتی بال روم سے باہر نکلی تھی۔

عرشان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

READERS CHOICE

گاڑی اب گیٹ عبور کرنے ہی لگی تھی تب ہی عرشان نے اچانک کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"گاڑی روکو رحیم" !

"سریہاں؟" رحیم نے جلدی سے رفتار کم کی تھی۔

"فوراً۔" عریشان دھاڑا تھا۔

رحیم نے پیر سے بریک پر عجلت میں دباؤ بڑھایا تھا لیکن عریشان گاڑی رکنے کا انتظار کیے بغیر ہی دروازہ کھول چکا تھا۔

وہ دیوانہ وار پیچھے کی جانب بھاگا تھا۔

READERS CHOICE

جہاں اس نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

خمار عشق ناز خان

عرشان کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلارہی تھی۔

"کیا وہ ماہ نوش ہے؟"

"کیا وہ مصیبت میں ہے؟"

وہ تیزی سے اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ کم کرتا بھاگ رہا تھا۔
پیچھے اس کے گارڈز بھی گزنکالتے بھاگے تھے۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

READERS CHOICE

"ارے ارے۔۔ دکھاؤ تو کیا چھپایا ہوا ہے تم نے اس بیڈ شیٹ سے۔۔" جیمی بے ڈھنگے پن سے ہنستے

خمار عشق نادر خان

کہہ رہی تھی۔

ماہ نوش اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"ہمارا ہاتھ چھوڑو۔۔۔"

آنسو اب اس کے رخسار بھگورے تھے۔

شیری چند قدم آگے آئی تھی اور اس نے ماہ نوش کا چہرہ زور سے دبوچا تھا۔

تکلیف کی شدت سے ماہ نوش نے سسکاری لی تھی۔

"تمہارے جیسی لڑکی کو کبھی بھی مجھ سے ٹکرانے کی ہمت نہ ہو سکے اسی لئے آج تم اپنا انجام وائرل ہوتے دیکھو گی۔" شیری ماہ نوش کی سبز آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے دھاڑی تھی۔

خمار عشق نانر خان

ماہ نوش نے شیرى كو پیچھے دھكلنے كى كوشش كى تھی۔

تب ہی شیرى نے ماہ نوش كا دوپٹہ اپنى گرفت میں لیا تھا۔
مىگى فون لے كر تھوڑا اور قریب آئی تھی۔

ماہ نوش نے بے بسى سے اپنے دوپٹے پر اپنى پكر مضبوط كى تھی۔

ایڈى نے اچانك ہی اس كا ہاتھ چھوڑا تھا۔

تب ہی ہارون نے شیرى كى جانب كچھ اچھالا تھا۔

شیرى نے مٹھی میں اسے كیچ كیا تھا اور اگلے ہی پل اس كے ہاتھ میں شعلہ لپكا تھا۔

خمار عشق نامر خان

ماہ نوش کی آنکھیں خوف سے پھیلیں تھیں۔ اس نے شیری کو لائٹر سے اپنے دوپٹے کو آگ لگاتے دیکھا تھا۔

ریشمی دوپٹے نے لمحے میں آگ پکڑی تھی۔

ماہ نوش نے گھبرا کر دوپٹے اپنے وجود سے علیحدہ کیا تھا۔

"ارے تالیاں بجاؤ بھئی۔۔۔ باہر آگیا ان دو ٹکے کی پرسنز کا حسن۔" شیری کی آواز سے ماہ نوش کو اپنے بدن پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں۔

اس کے بھورے بال جوڑے سے پھسل کر چہرے پر آرہے تھے۔

READERS CHOICE

یوں بنا دوپٹے کے ایسے کھڑے ہونے پر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش نے اپنے ہاتھ سینے پر لیٹے تھے۔

"ارے یہ کیا۔۔ دکھاؤ بھی۔۔"

"یار ہارون ایڈی پکڑو اسے۔۔" شیریں کے اشارے پر وہ دونوں ماہ نوش کی جانب بڑھے تھے اور ماہ نوش پیچھے قدم لیتی بھاگی تھی۔

وہ بار بار پیچھے دیکھتی بھاگ رہی تھی۔

وہ دونوں اس کا پیچھا کر رہے تھے۔

ماہ نوش کی سناٹے میں سسکیاں گونج رہیں تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

وہ پیچھے مڑ کر انہیں دیکھ رہی تھی تب ہی وہ کسی سے زوردار انداز میں ٹکرائی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشان کسی انہونی کے احساس سے اسی جانب بھاگتا ہوا پہنچا تھا جہاں اس نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

اندھیرے میں اسے کسی کے قہقہوں اور سسکیوں کی ملی جلی سی آوازیں آرہی تھیں۔

عرشان کے اندر بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

یونیورسٹی کے اس حصے میں کچھ فاصلے سے کھمبے لگائے گئے تھے جہاں پر موجود اسٹریٹ لائٹس چند حصوں کو روشن کر رہے تھے۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

عرشمان بھاگتا ہوا ایک موڑ پر ایک اور بھاگتے ہوئے وجود سے ٹکرایا تھا۔

عرشمان کے مضبوط بازوؤں نے اس کے کانپتے وجود کو سنبھالا تھا۔

لیمپ کی پیلی روشنی میں اس کی سیاہ پتلیوں نے ان زمردی پتلیوں میں جھانکا تھا۔ ان آنکھوں میں پھر سے ویسا ہی خوف رقم تھا جیسا ایک ماہ قبل اس پہاڑی پر تھا۔
عرشمان کے دل پر کسی نے آری چلائی تھی۔

"عر...ش...مان...۔۔۔" ماہ نوش نے ٹوٹے پھوٹے انداز میں اس کا نام لیا تھا۔

عرشمان کی نظر اس کے چہرے پر پھسلتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اس کے بکھرے بالوں پر پڑی تھی اور اس کے جسم کی ساری رگیں تن گئیں تھیں۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

اس نے فوراً ہی اپنی جیکٹ اتار کر ماہ نوش کے گرد پھیلائی تھی۔ ماہ نوش نے لرزتی انگلیوں سے اس کی جیکٹ کو خود کے گرد مضبوطی سے تھاماتھا۔

تب ہی دوڑتے قدموں کی آوازیں آئی تھیں۔

"ارے کہاں گئی مس بیڈ شیٹ؟؟؟" جیمی کی آواز عقب سے ابھری تھی۔

"کم آن ڈارلنگ شوپور سیلف۔" میگی نے آواز لگائی تھی۔

"حد ہے ایڈی، ہارون!! ایک لڑکی کو پکڑ نہیں سکے تم دونوں۔ کتنے مزے کر سکتے تھے تم۔۔۔" شیریں کی آواز آئی تھی۔

READERS CHOICE

ان کی آوازوں پر ماہ نوش کی سسکیوں میں اضافہ ہوا تھا، عرشان نے ماہ نوش کی کلائی تھامتے اسے اپنے

خمار عشق نانر خان

پیچھے کیا تھا۔

وہ اس کے چٹان جیسے وجود کے پیچھے بالکل چھپ گئی تھی۔

شیری اور باقی سب اچانک ہی اپنے سامنے ایک آدمی کو دیکھ کر ٹھٹکے تھے۔ ان کے مکروہ چہروں سے ہنسی غائب ہوئی تھی۔

"یہ تو عرثمان اسکندر ہے۔" مسبکی نے کہا تھا۔

"یہ یہاں کہاں سے آگیا۔" جیمی نے بھی تبصرہ کیا تھا۔

عرثمان کے عقب سے ماہ نوش کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ جھانکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ایڈی عریشان کے قریب آیا تھا۔

"ہے ڈیوڈ، سامنے سے ہٹو، ہماری فرینڈ ہم سے کچھ بات کر رہی تھی۔۔۔"

اس نے اپنا ہاتھ ماہ نوش کی جانب بڑھایا تھا۔ تب ہی اس کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ برآمد ہوئی تھی۔

ایڈی کا بڑھتا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا تھا۔ عریشان کی مٹھی ایڈی کے ہاتھ کی انگلیوں کو مضبوطی سے جکڑ چکی تھی۔

ابھی وہ اس افتاد سے خود کو سنبھال نہیں پایا تھا کہ عریشان نے ایک کراچی اس کے جڑے پر رسید کیا تھا۔

READERS CHOICE

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

خمار عشق نانر خان

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

خمار عشق نادر خان

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

ایڈی اپنا جبراً پکڑتا چند قدم پیچھے ہٹتا لڑکھڑایا تھا۔

ہارون ایڈی کو پٹتے دیکھ کر بپھرا ہوا آگے آیا تھا۔

وہ نشے میں چور تو تھا ہی، عرشان نے اس کی ناک پر مکار سید کرتے اس کے سینے پر لات رسید کی تھی۔

اس کی پسلیاں کڑکڑانے کی آواز آئی تھی اور وہ دہرا ہوتا زمین بوس ہوا تھا۔

خمار عشق نامر خان

اسی پل عرثان کے گارڈز وہاں پہنچے تھے، انہوں نے فوراً ہی سب کو گھیرے میں لیتے اپنی گزرتانی تھیں۔

ماہ نوش اچانک اتنے سارے آدمیوں کو دیکھ کر سہمی تھی۔ اس نے گھبرا کر عرثان کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟" شیری پھنکاری تھی۔

عرثان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

اس کی نگاہ اتنی سرد تھی کہ شیری بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹی تھی، مہنگی کے ہاتھ میں پکڑا فون بھی لرزا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"ان سب کو لاک اپ میں لے کر جاؤ۔ اور ان کے فونز اور برقی ڈیوائس قبضہ میں کر لو۔" عریشان کی گرجدار آواز پر اس کے گارڈز حرکت میں آئے تھے۔

"پیچھے ہٹو!! تمہیں پتا بھی ہے کہ میں کون ہوں۔۔۔۔۔ کون سے لوک اپ کی پولیس روک سکتی ہے مجھے۔۔" شیریں مزاحمت کرتی دھاڑی تھی۔

"تم صرف اور صرف ایک گھٹیا انسان ہو جو اگر لڑکی نہ ہوتی تو اب تک میں تمہاری کھال ادھیڑ کر رکھ دیتا۔۔۔" عریشان کی سلگتی ہوئی آواز پر شیریں کی آنکھوں میں پہلی بار خوف کی جھلک آئی تھی۔

"اور پولیس کی بات کس نے کی ہے؟ میں تمہیں ایسے لوک اپ میں پہنچاؤں گا جہاں میرے ذاتی محافظ تمہاری خاص خدمت کریں گے۔۔۔" عریشان کی سرد آواز سناٹے میں گونجی تھی۔

READERS CHOICE

"تت۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" شیریں نے مری مری آواز میں کہا تھا۔

خمار عشق نامر خان

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ اس کا اندازہ تمہیں بخوبی ہو جائے گا۔۔۔" عریشان نے اشارہ کیا تھا اور اس کے گارڈز ان پانچوں کو جکڑ کر لے گئے تھے۔

شیری شور مچاتی مچل رہی تھی تب ہی عریشان کے گارڈ نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا تھا۔
شیری سناٹے میں آئی تھی۔

"جی محترمہ۔۔۔ میں عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا لیکن میرے محافظ مجھے اور مجھ سے جڑے لوگوں کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے ایسی باتوں کو خاطر میں نہیں لایا کرتے۔۔۔" عریشان نے چباچبا کر الفاظ ادا کیے تھے۔

READERS CHOICE

وہ لوگ ان پانچوں کو گاڑی میں ڈال کر لے گئے تھے۔

خمار عشق نانر خان

ماہ نوش کی پکڑ اس سارے عرصے میں عرثان کی قمیض پر سے ڈھیلی نہیں ہوئی تھی۔

وہ اب بھی اس کی پشت پر چھپی ہوئی کھڑی تھی۔

عرثان نے نرمی سے اسے پکارا تھا۔

"ماہ نوش۔ آپ ٹھیک ہیں؟" وہ لہجے میں دنیا جہاں کی فکر سموئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

جواب میں اس کی سسکیاں بلند ہوئی تھیں۔

اس کی سسکیوں کی آواز سن کر عرثان کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے تھے۔

ماہ نوش اپنا ماتھا اس کی پشت سے ٹکا کر زار و قطار رونے لگی تھی۔

خمار عشق نامر خان

اس کے آنسو بھگو تو عرشان کی کمر رہے تھے لیکن تڑپ اس کا دل رہا تھا۔

پتہ نہیں کیوں اس کی سبز آنکھوں والی پری ہمیشہ اتنی تکلیف میں ہوتی تھی۔

وہ سرخ چہرے کے ساتھ اس کا رونا برداشت کر رہا تھا۔

وہ دونوں کتنے ہی منٹ ایسے ہی کھڑے رہے۔

اسٹریٹ لیمپ کی زرد روشنی میں عرشان کی جیکٹ میں خود کو چھپائے وہ اس کی پشت پر اپنی پیشانی ٹکائے
زار زار رو رہی تھی۔

مٹھیوں میں پکڑی اس کی شرٹ پر اس کی گرفت ایسی ہی تھی جیسے وہ خود کو طوفان سے بچانے کے لیے
ایک مضبوط سائبان کو پکڑے کھڑی ہو۔

خمار عشق نامر خان

عرشمان ضبط سے اس کی سسکیاں سنتا رہا۔

دل تو چاہ رہا تھا کہ ان ہاتھوں کو توڑ دے جو اس کی سبز آنکھوں والی پری کی جانب بڑھے تھے، وہ آنکھیں نکال کر پھینک دے جنہوں نے اسے بے آبرو دیکھنے کی خواہش کی تھی۔ لیکن اس وقت ماہ نوش کو اس حال میں اکیلا چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جاسکتا تھا۔

دل پر پتھر رکھے وہ اس کی سسکیاں سنتا رہا۔

"ہم۔۔۔ واپس چلے۔۔۔ جائیں گے۔۔۔" ماہ نوش نے ہچکیوں کے درمیان کہا تھا۔

عرشمان نے اس کی جانب رخ کرنا چاہا تھا تب ہی ماہ نوش کی آواز پر وہ رکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"نہیں۔۔۔ آپ ہمیں مت دیکھیں۔۔۔ ہم۔۔۔ ہمارا۔۔۔ دوپٹہ اس۔۔۔ شہرین نے۔۔۔ جلا۔۔۔۔۔
دیا۔۔۔۔۔"

ماہ نوش کی آواز میں دکھ تھا۔

"وہ کہہ رہی تھی۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔ ہماری وڈیو اپ لوڈ۔۔۔" اس سے آگے ماہ نوش سے بولا
نہیں گیا وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

عرشان کاروم روم سلگا تھا۔ اس نے اپنے غصہ پر قابو پاتے ماہ نوش کو مخاطب کیا تھا۔

"وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔ میں نے اس کا فون لے لیا ہے۔ میرے آئی ٹی ایکسپرٹس سب دیکھ لیں گے ماہ
نوش۔ آپ پلیز اس طرح مت روئیں۔" عرشان کے انداز میں التجا تھی۔

READERS CHOICE

"اگر آپ ایسے روتی رہیں تو میرا دل بند ہو جائے گا۔" عرشان نے بے بسی سے کہا تھا اور ماہ نوش کی

خمار عشق نادر خان

ہچکیوں کو بریک لگا تھا۔

"کیوں؟" اس نے بھاری ہوتی آواز میں پوچھتے سراٹھایا تھا۔

"میرادل کمزور ہے نہ، کسی معصوم کے آنسو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔" عرثمان نے مسکین لہجے میں کہا تھا۔

ماہ نوش کے چہرے پر حیرت در آئی تھی۔

"آپ کا دل؟ سچ میں کمزور ہے؟" وہ اپنا رونا بھول کر اس کی فکر میں پریشان ہوئی تھی۔

عرثمان کا دل اس کا چہرہ دیکھنے کے لیے مچل رہا تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا جب ماہ نوش اسے خود کو دیکھنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"ام۔۔۔ ہاں یہی سمجھ لیں۔ اس وقت دھڑک بھی بہت زور سے رہا ہے۔" عرثمان نے دنیا جہاں کی معصومیت لہجے میں سموئی تھی۔

ماہ نوش تیزی سے اس کے سامنے آئی تھی۔

"یا اللہ! آپ کو ہارٹ اٹیک تو نہیں آرہا؟ ہماری آپنی ڈاکٹر ہے۔ ہم اس کے پاس چلیں؟ لیکن وہ تو پتہ نہیں کہاں رہتی ہے۔۔۔ آپ اپنے گارڈ کو بلائیں۔۔۔ آپ کو ہاسپٹل لے کر جائیں گے وہ۔" وہ اس کی فکر میں پریشان ہو گئی تھی۔

عرثمان اس کا رویا چہرہ دیکھ کر جہاں اندر تک سلگا تھا وہیں اس کی معصومیت پر اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک نرم تاثر ابھرا تھا۔

READERS CHOICE

"شش۔۔۔ شش۔۔۔ ماہ نوش مجھے کچھ نہیں ہو رہا ہے۔" وہ اس کے برف پڑتے ہاتھوں کو اپنے

خمار عشق نادر خان

ہاتھوں میں تھام گیا تھا۔

ایک لمحہ تک وہ دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے تھے۔ پھر عریشان نے اپنے ہاتھ کھولے تھے اور ماہ نوش نے تیزی سے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچے تھے۔

"آپ ابھی کہاں ٹھہری ہوئی ہیں؟" عریشان نے پوچھا تھا۔

"ہم ہاسٹل میں۔۔۔" ماہ نوش نے جواب دیا تھا۔

"چلیں میں آپ کو وہاں تک چھوڑ دیتا ہوں۔" عریشان نے کہتے قدم آگے بڑھائے تھے۔ وہ جان بوجھ کر اس سے چند قدم آگے چل رہا تھا کہ ماہ نوش سکون سے اس کے ساتھ چل پائے۔

READERS CHOICE

"ایک بات بتائیں، آپ کو یہ آئیڈیا کیسے آیا تھا؟" عریشان کے سوال پر ماہ نوش نے نہ سمجھی سے اس کی

خمار عشق نادر خان

پشت کو گھورا تھا۔

"کون سا آئیڈیا؟"

"اس ڈیزائن کا۔ پورے کمپنیشن میں صرف آپ کا لباس تمام قواعد و ضوابط کی پیروی کرتے ہوئے بناتھا۔ اس میں جدت بھی تھی اور ہماری تہذیب کی جھلک بھی۔" عرثمان کی تعریف پر ایک مسکراہٹ دھیرے سے ماہ نوش کے چہرے پر نمودار ہوئی تھی۔

"اگر آپ ایسے اصول نہ بھی بناتے تب بھی ہم کچھ ایسا ہی لباس ڈیزائن کرتے جو ہماری ثقافت کے عین مطابق ہوتا۔" ماہ نوش نے فخر سے کہا تھا۔

عرثمان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی وہ اس کی آواز سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اس کا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

خمار عشق نامر خان

"ہیم۔۔۔ اور یہ ستارے اور شیشے لگانے کا فیصلہ آپ نے کیوں کیا؟" اس نے بات کو آگے بڑھایا تھا۔

"کیونکہ ان کی جھلماہٹ میں تاروں بھرے آسمان کا گماں ہوتا ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ لڑکیاں جو مکمل طور پر ثقافتی لباس نہیں پہننا چاہتیں جیسے یونیورسٹی کی لڑکیاں یا ملازمت کی غرض سے نکلنے والی لڑکیاں وہ خود کو اوور ڈریس محسوس نہ کرتے ہوئے اس طرح کے لباس کو جینز اور ٹراؤزرز کے ساتھ بھی استعمال کر سکیں۔" ماہ نوش نے تفصیل بتائی تھی۔

"آپ کے خیالات کافی خوبصورت ہیں۔ مجھے اپنے نئے پروجیکٹ کے لیے ایک ایسے ہی ٹیلنٹ کی تلاش تھی۔" عرشان چلتے چلتے رکا تھا۔

"مجھے فخر ہے کہ ججز نے انٹرنشپ کے لیے آپ کو منتخب کیا ہے ماہ نوش۔" عرشان کے کہے ہوئے اس جملے سے ماہ نوش کا سیر وں خون بڑھ گیا تھا۔ اس کی زمر د آنکھوں میں پھر سے چمک آئی تھی۔

خمار عشق نانر خان

نج سے وعدہ کریں کہ آپ سب کچھ چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔ کچھ دن رک کر میری کمپنی کو اپنی صلاحیتوں سے واقف کروائیں گی۔ "عرشان نے اپنی نگاہیں جھکائے ہوئے ہی اپنا چہرہ اس کی جانب گھمایا تھا۔

ماہ نوش نے یک ٹک اسے دیکھا تھا۔ پھر اس کے لب پلے تھے۔
"ٹھیک ہے۔ ہم واپس نہیں جائیں گے۔"

"چلیے آپ کا ہاسٹل آگیا ہے۔ اب آپ آرام کریں۔ ہم پیر کو ملیں گے۔" عرشان نے کہا تو ماہ نوش چونکی تھی واقعی وہ لوگ عمارت تک پہنچ گئے تھے۔

ماہ نوش نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔ چونکہ وہ لوگ اندرونی جانب سے آئے تھے تو انہیں چوکیدار نے نہیں روکا تھا لیکن اب وہ پریشان ہو رہی تھی کہ یہاں سے ریسپشن کے سامنے سے گزر کر جائے گی

خمار عشق نامر خان

کیسے۔

عرشان اس کی خاموشی پڑھ چکا تھا۔

"آپ رکیں۔ میں ریسپشن پر بیٹھے بندے کو باتوں میں لگاتا ہوں۔ جیسے ہی اس کی توجہ بٹے آپ اپنے کمرے میں چلی جائیے گا۔ آپ کا کمرہ کون سی منزل پر ہے؟"

"وہ سیکنڈ فلور کی جو دائیں کھڑکی ہے وہ ہے۔" ماہ نوش نے جلدی سے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ جب آپ وہاں پہنچ جائیں تو پلیز مجھے کھڑکی سے ایک بار دیکھ لیجیے گا تا کہ مجھے تسلی ہو جائے کہ آپ خیریت سے پہنچ گئیں ہیں۔" عرشان نے کہا تو ماہ نوش نے سر ہلایا تھا۔

"خدا حافظ۔" عرشان اسے چھوڑ کر ریسپشن پر گیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

اس نے وہاں موجود لڑکے کو باتوں میں الجھا کر اپنا ہاتھ ایسے رخ پر دیوار پر رکھا تھا کہ وہ ماہ نوش کو نہ دیکھ پائے جو بجلی کی تیزی سے وہاں سے گزر کر سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔

آدھی رات کے بعد کوئی بھی ہاسٹل میں کمرے سے باہر نہیں نکلتا تھا اسی لئے اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

ماہ نوش اپنے کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتی کرسی کے ہتھے پر ٹنگی اپنی گلابی چادر اپنے گرد لپیٹ گئی تھی۔ وہ کھڑکی کے نزدیک آئی تھی پردہ سرکا کر اس نے باہر جھانکا تھا۔

عرشمان واقعی اس کی کھڑکی کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان پھیلا تھا اور وہ اسے ہاتھ ہلاتا واپسی کے لیے مڑ گیا تھا۔

خمار عشق ناز خان

ماہ نوش نے کھڑکی کے شیشے پر ہاتھ ٹکائے جب تک اسے دیکھا تھا جب تک کہ وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

اس کمرے میں نیم تاریکی تھی۔ اس کے ہاتھ کرسی سے بندھے ہوئے تھے۔ وہ مزاحمت کر کر تھک چکی تھی۔

بایاں گال سو جا ہوا تھا جہاں عرشان اسکندر کے گارڈ نے زوردار طمانچہ رسید کیا تھا۔ دفعتاً کمرہ روشن ہوا تھا اور اس کی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں۔

اس نے بہ مشکل آنکھیں کھولتے نووارد کو دیکھا تھا اور اس کی سانس رکی تھی۔

وہ ایک لمبی تڑنگی عورت تھی۔ چہرے پر بلا کی سختی تھی۔ شیریں اسے خود کی جانب بڑھتا دیکھ کر چیخی تھی۔

"مجھے جانے دو۔۔۔ تم جانتی نہیں ہو کہ میں کون ہوں۔۔۔ آہسہ۔۔۔" شیریں کے حلق سے ایک چیخ برآمد ہوئی تھی۔

خمار عشق نامر خان

اس عورت نے اس کے بال پکڑ کر زوردار طریقے سے کھینچے تھے۔

"او میڈم اپنا رونا گانا بند کرو۔ تمہارے خلاف ثبوت ملے ہیں کہ تم لوگوں میں نشہ تقسیم کرتی ہو۔" اس نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

شیری کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
"یہ۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ کیا ثبوت ہے۔۔۔؟" اس نے تھوک نگلتے کہا تھا۔

"ثبوت بھی ہیں اور گواہ بھی۔ وہ جو دوپر کٹی لڑکیاں تمہارے ساتھ تھیں انہوں نے سب قبول کر لیا ہے۔"

READERS CHOICE

"کیا؟؟ جیسی، مسگی!!! یہ دونوں اتنی کمینی اور بیچ نکلیں گی میں نے سوچا نہیں تھا۔ ٹھیک ہے! ان کے

خمار عشق نادر خان

کالے کرتوت بھی سن لو پھر۔۔۔۔۔ یہ جیمی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ جمیلہ۔۔۔۔۔ پیسے لے کر امیر لڑکوں کے ساتھ
وقت گزارتی ہے۔۔۔۔۔ اور یہ میگی تو آن لائن سیکس وڈیوز بناتی ہے۔۔۔۔۔ "شیری ہزیانی انداز میں ان
کے سارے پول کھولتی چلی گئی۔

وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ انٹروکیشن روم کے باہر موجود وہ ٹیم اسے نہ صرف سن سکتی تھی بلکہ
ریکارڈ بھی کر رہی تھی۔

اسکرین کے سامنے کھڑے شخص نے سراٹھایا تھا۔
"ایجنٹ ایکس یہ تو کافی رازا گل رہی ہے۔"

"ایجنٹ اسنوپی، یہ شکار ایجنٹ کے کے خاص دوست کی طرف سے تحفہ ہے۔ اس کا قصہ اس طرح تمام
کرنا ہے کہ یہ دوبارہ کسی شریف لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ بھی نہ سکے۔" ایجنٹ ایکس نے سرد
آواز میں کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

وہ وہاں سے لمبے لمبے قدم اٹھاتا اپنے ذاتی کمرے میں آیا تھا اور اس نے ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔

تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

"ایجنٹ کے تھوڑا جلدی فون اٹھالیا کریں۔" اس نے دانت پیستے کہا تھا۔

"ذیرک یار میں بہت برا پھنسا ہوا ہوں۔" شمشیر نے ہانپتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"کیوں کیا ہوا؟" اس کی آواز میں تشویش در آئی تھی۔

"تمہاری بہن کو پتہ چل گیا کہ میں نے کام کے سلسلے میں تم سے بات کی تھی۔ اب وہ ناراض ہے کہ میں نے ہنی مون پر آتے ہوئے جو وعدہ کیا ہے وہ توڑ دیا ہے۔" شمشیر نے دکھ سے بتایا۔

خممار عشق نانر خان

"اوہ۔۔۔ پیچ۔۔۔ پیچ۔۔۔ تو ابھی کہاں ہو تم؟" ذیرک نے کرسی پر گرتے دریافت کیا تھا۔

"یار میں یہاں۔۔۔" کچھ گرنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ "اپنا بچاؤ کر رہا ہوں۔۔۔ دھڑام۔۔۔۔۔" وہ مجھ پر اب تک پتہ نہیں کیا کچھ برسا چکی ہے۔۔۔۔۔ پلیز اس کو سمجھاؤ نہ تم۔۔۔"

شمشیر کی آواز میں دنیا جہاں کی بے چارگی تھی۔

"میں تمہاری مدد ضرور کرتا میرے یار۔۔۔ لیکن میں میاں بیوی کے معاملے میں نہیں بولتا۔" وہ اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے کہہ رہا تھا۔

"بڑے ہی موقع پرست اور دغا باز نکلے تم۔۔۔ دفع ہو جاؤ"۔۔۔ دھڑام۔۔۔ "بیہ۔۔۔ پلیز سنو جان۔۔۔" شمشیر کی کال ڈسکنکٹ ہو گئی تھی۔

ذیرک کے چہرے پر ایک مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ اس کی بی بی اس وقت جنگلی بی بی بنی ہوئی اس کے

خمار عشق ناز خان

دوست کی طبیعت درست کر رہی تھی۔

وہ اب عرثمان اسکندر کا نمبر ڈائل کرنے لگتا کہ اسے اس کے بھیجے گئے تحفے کا انجام بتا سکے۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرثمان اسکندر مینشن پہنچا تو ذہن ابھی بھی اسی سبز آنکھوں والی پری میں الجھا ہوا تھا۔ وہ اپنا کوٹ ایک طرف پھینکتا اپنی ٹائی کی گرہ ڈھیلی کرتا مسکرایا تھا۔

کمرے میں ایک جانب اس کے پینٹ کیے گئے کئی کینوس رکھے تھے۔ ایک کینوس پر سفید کپڑا ڈالا گیا تھا۔ عرثمان نے آگے بڑھ کر اس پر سے وہ کپڑا ہٹایا تھا، انہی سبز زرد آنکھوں نے کینوس پر سے جھانکا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نامر خان

کچھ دن پہلے ہی عرثان نے ماہ نوش کے چہرے کا وہ تاثر پینٹ کیا تھا جب وہ حیرت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

آج اس کے چہرے پر عرثان نے ایسی ہی حیرت دیکھی تھی جب وہ اسٹیج پر آئی تھی۔

"آپ کا نام بھی آپ کی طرح منفرد ہے۔۔۔ ماہ نوش۔۔۔" عرثان اسٹول پر بیٹھتا اس کی تصویر کو تکتا پھر سے اس سے باتیں کرنے لگا تھا۔

"اب جب قسمت نے مجھے آپ سے دوبارہ ملوا ہی دیا ہے تو میں خدا سے دعا کروں گا کہ آپ کو ہمیشہ کے لیے میرا بنادے۔" عرثان کے لبوں سے نکلے ہوئے الفاظ نے خود اسے بھی چونکا یا تھا۔

ماہ نوش اس کی میوز تو ہمیشہ سے تھی لیکن آج اسے پھر سے پریشان دیکھ کر عرثان کا دل چاہا تھا کہ وہ بس اس کے پاس رہے تاکہ وہ اسے ہر مصیبت سے بچا کر رکھے۔

خمار عشق ناز خان

اس کے چہرے پر چھائی خوف کی پرچھائیاں عرشان کے لیے بہت تکلیف دہ تھیں۔ اس نے اس گینگ کا تو پکا انتظام کروا دیا تھا۔ شمشیر خاندان اس کا کلاس میٹ رہ چکا تھا اور اس کی ٹیم کے لیے ایسے لوگوں سے نمٹنا بہت ہی آسان تھا۔

وہ ایک نیا کینوس ایزل پر سیٹ کرتا اس کا مسکراتا چہرہ بنانے لگا تھا۔

آج جو مسکراہٹ اس کے چہرہ پر دیکھی تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ اس کینوس پر محفوظ کر لے۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"ارمغان، اٹھ جاؤ پلیز۔" زینہ نے کوئی چو تھی مرتبہ اس کو جگایا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ہیم۔۔۔ گزیرم ایک تو تم رات بھر مجھے سونے نہیں دیتی ہو اور اب صبح صبح پریشان کر رہی ہو۔"
ارمغان نے کروٹ لیتے آنکھ و نک کی تھی۔

زینہ فوراً ہی اس کے قریب آئی تھی۔

"کیا؟؟ میں؟ میں سونے نہیں دیتی؟ کس قدر جھوٹے ہو تم ارمغان۔" وہ منہ پھلائے کمر پر ہاتھ رکھ کر
کھڑی تھی۔

ارمغان نے اپنی مسکراہٹ چھپائے اسے کھینچ کر بستر پر گرانا چاہا تھا لیکن زینہ تیزی سے اس کی پہنچ سے
دور بھاگ گئی تھی۔

"خبردار جو ایسا سوچا بھی تو۔ میں تیار ہو چکی ہوں اور مجھے انٹرویو کے لیے نکلنا ہے۔ تم جلدی اٹھو
ورنہ۔۔۔" زینہ نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

ارمغان جو پہلے ہی اس کے دور جانے پر اسے گھور رہا تھا، بستر سے کودتا اس کی جانب بڑھا تھا۔

"ورنہ کیا مسز ارمغان اسکندر؟" وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اس کی شہر رنگ آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔

زینہ نے ایک قدم پیچھے لیا تھا لیکن وہ دیوار سے جا لگی تھی۔

ارمغان اس کی جانب پیش قدمی کرتا اب اس کے بالکل نزدیک کھڑا تھا۔
ان کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔

"ورنہ میں رات کو دادی کے پاس سو جاؤں گی۔" زینہ نے اپنی بات مکمل کرتے اپنے لب اس کے لبوں سے ٹچ کئے تھے۔

"سوچ سمجھ کر چیلنج کرنا گزیلم۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم مستقل اپنے گھر میں ہی شفٹ ہو جائیں۔۔۔۔"

"ارمغان نے اس کے کان کی لوپر بانٹ کرتے سرگوشی کی تھی۔

خمار عشق ناز خان

"پھر وہاں تو کیا بیڈروم، کیا کچن اور کیا۔۔" ار مغان کے جملے پر زینہ کا چہرہ گلنار ہوا تھا۔

وہ اس کے سینے پر مکا مارتی مصنوعی خفگی سے بولی تھی۔

"شرم کرو کچھ۔ اس لیے الگ گھر لیا ہے تم نے؟"

"نہیں لیا تو اپنی خوبصورت بیوی کو تحفہ میں دینے کے لیے ہے۔ لیکن ایسے سرپرائز بھی وہاں اسے ملتے رہیں گے۔" ار مغان اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اس کے لبوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

READERS CHOICE

"جی اماں ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ ہمارا آج کام پر پہلا دن ہے تو آپ کی اور بابا کی دعائیں لینے کے لیے فون

خمار عشق نادر خان

کیا تھا۔ "ماہ نوش نے گاڑی سے اترتے فون بند کیا تھا۔

وہ اسکندر ایمپائر کی عالیشان بلڈنگ کے سامنے کھڑی تھی۔ صبح ہی ایک گاڑی اسے ہاسٹل سے پک کرنے کے لیے موجود تھی۔ اسے حیرت تو ہوئی تھی لیکن ڈرائیور نے اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ اسٹاف کو کمپنی کی جانب سے پک اینڈ ڈراپ دی جاتی ہے۔

ماہ نوش آج لالیک کلر کی پٹھانی فراک اور ہم رنگ چادر نمادوپٹے اوڑھے ہوئے تھی۔ اس نے آنکھوں میں کاجل کی ہلکی سی لکیر لگا رکھی تھی جس سے اس کی زمردی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں۔

وہ اطمینان سے چلتی ریسپشن تک آئی تھی۔ ریسپشن پر موجود لڑکی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

READERS CHOICE

"ہم ماہ نوش محسن ہیں۔ ہمارا آج انٹرنشپ کا پہلا دن ہے۔" ماہ نوش نے اپنا تعارف کروایا تھا۔

خمار عشق نانر خان

"اوکے۔ آپ پلیز ٹاپ فلور پر چلی جائیں۔ ایگزیکٹو آفس میں آپ کو آپ کا ڈیپارٹمنٹ اسائن کر دیا جائے گا۔" اس لڑکی نے خوشدلی سے کہا تھا۔

ماہ نوش بھی جواباً مسکراتے لفٹ کی جانب بڑھی تھی۔
لفٹ اوپر جانے لگی تھی۔ ماہ نوش نے گہری سانس لیتے خود کو اس نئی شروعات کے لیے تیار کیا تھا۔

وہ ایگزیکٹو فلور پر پہنچ کر عرشان کی پی اے کے ٹیبل کی جانب بڑھی تھی۔

حریم اسی وقت آفس میں آئی تھی۔ آج اس نے پیرٹ گرین کلر کا بزنس کوٹ اور پینسل اسکرٹ پہنا تھا، اخروٹی شیڈ میں رنگے ہوئے بال اونچی پونی میں قید کیے ہوئے تھے۔ وہ عرشان کی پی اے کے پاس ماہ نوش کو دیکھ کر رکی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"مدیحہ، اس لڑکی کو میرے کین میں لے کر آؤ فوراً۔" حریم نے اپنی پی اے کو حکم دیا تھا اور خود ہیل کی ٹک ٹک کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"ایس میم۔" مدیحہ تیزی سے اس کو حکم بجالانے دوڑی تھی۔

"ایکسیوزمی۔ آپ کو میم اپنے کین میں بلارہی ہیں۔" ماہ نوش اس کی آواز پر پلٹی تھی۔

"جی چلیں۔" وہ اس کی تقلید میں حریم کے کین تک آئی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے وہ اندر آئی تھی۔

READERS CHOICE

حریم ایک فائل پر جھکی تھی، اس پر ایک نظر ڈالتے اس نے کہا تھا۔

خمار عشق نامہ خان

"ہیم، مدیحہ یہ انٹرن ہیں۔ ان کو تم جاب اسائن کر دو تاکہ یہ سیٹ ہو جائیں۔" حریم نے لہجہ میں نرمی لاتے کہا تھا۔

ماہ نوش اس کے انداز پر پرسکون ہوئی تھی۔

"کتنی اچھی ہے یہ۔" ماہ نوش نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔
وہ مدیحہ کی تقلید میں چلتی باہر آئی تھی۔

مدیحہ کے فون پر حریم کا میسج آچکا تھا۔ مدیحہ نے میسج پڑھتے ہوئے سکیرٹے تھے۔
(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

READERS CHOICE

For more novel kindly Google this link

خمار عشق نانر خان

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

خمار عشق نانر خان

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

"مس انٹرن، تم صبح ساڑھے نو بجے بلیک کافی کا کپ مس حریم کے آفس میں پہنچاؤ گی۔ دس بجے وہ ڈیٹوکس واٹر لیں گی۔ بارہ بجے تم چکن سیزر سیلیڈ لا کر انہیں لنچ کے لیے دو گی اور۔۔۔" وہ ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پائی تھی کہ ماہ نوش نے ہاتھ اٹھاتے اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا تھا۔

"ایک منٹ! یہ سب ہم کیوں کریں گے؟ ہم ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ کے انٹرن ہیں نہ کہ کچن ڈیپارٹمنٹ کے!" ماہ نوش نے اپنی زمرہ آنکھوں کو بڑا کرتے اس سے استفسار کیا تھا۔

مدیحہ کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"اوہو! مس تم جسٹ ایک انٹرن ہو۔ ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ میں ہو یا فائننس میں۔ جو بھی کام تمہیں دیا جا رہا ہے پہلے وہ کر کر خود کو ثابت کرو۔" مدیحہ کی بات سن کر ماہ نوش کو کافی عجیب لگا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ایک اور بات! اسکندر ایمپائر ایک بہت ہی کمپیٹیٹو ادارہ ہے تو یہاں پر کوئی بھی بات دہرائی نہیں جاتی۔ امید ہے کہ تم نے سب نوٹ کر لیا ہو گا۔" مدیحہ نے ابرو اٹھاتے اسے دیکھا تھا۔

ماہ نوش نے گھبرا کر اپنا نوٹ پیڈ نکالا تھا۔

حالانکہ وہ خود کو سوچنے جانے والوں کاموں کی تفصیل سن کر کافی حیران ہوئی تھی لیکن پہلے ہی دن وہ کسی قسم کا مسئلہ نہیں چاہتی تھی۔ وہ جلدی جلدی وہ باتیں لکھنے لگی جو کچھ دیر پہلے مدیحہ نے کہیں تھی۔

ابھی اس نے پین رکھ کر سر اٹھایا ہی تھا کہ مدیحہ نے اپنی دستی گھڑی کا شیشہ بجایا تھا۔

"مس انٹرن۔۔۔ بلیک کافی۔۔۔"

ماہ نوش نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا سو انونج چکے تھے۔
وہ جلدی سے پینٹری کی تلاش میں دوڑی تھی۔

خمار عشق نامہ خان

تھوڑی سی تگ و دو کے بعد اسے پیٹری مل گئی۔ عجلت میں بلیک کافی بناتے اس نے مگ ٹرے میں رکھا اور حریم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے کانچ کے بنے دروازے پر دستک دی اور اندر چلی گئی۔
حریم فون کان سے لگائے کسی سے محو گفتگو تھی۔

ماہ نوش نے کافی کی ٹرے اس کی ٹیبل پر رکھی تھی۔ حریم نے ماہ نوش کو دیکھ کر ان دیکھا کیا اور بات کرتے کرتے ایک فائل سے مگ ٹکرا کر گرا دیا۔

"آؤچ!!!! دماغ خراب ہے تمہارا!!!!!" حریم اپنی نشست سے کھڑے ہوتے دھاڑی تھی۔

READERS CHOICE

ماہ نوش کی سبز زمرہ آنکھوں میں حیرت در آئی۔

خمار عشق نادر خان

"ہم نے تو نہیں گرایا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ تم آج کی آئی ہوئی انٹرن مجھ سے بحث کر رہی ہو!!" حریم پھنکاری تھی۔

ماہ نوش کو اس کا انداز اور طرزِ مخاطب بہت برا لگا۔ وہ اس کی کوئی میڈ نہیں تھی۔ لیکن یہ لڑکی جاہلوں کی طرح اس پر چلا رہی تھی۔

"اب کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔ جاؤ ہاؤس کیپنگ اسٹاف کو بلا کر لاؤ۔"

ماہ نوش اس کے چلانے پر چند قدم پیچھے ہٹی آفس سے باہر نکلی۔

وہ اب اس بات پر حیران اور پریشان تھی کہ اس وقت ہاؤس کیپنگ اسٹاف کو کہاں ڈھونڈے۔

READERS CHOICE

آفس آئے ہوئے اسے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا اور اس کے سر پر یہ مصیبت پڑ گئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

اور یہ لڑکی کتنی بد تمیز تھی!!

ماہ نوش غصے میں تیز تیز چلتی اچانک ہی سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر رکی تھی۔ عرشان بھی اپنے اسسٹنٹ سے بات کرتا ہوا آ رہا تھا، اس نے بھی ماہ نوش کے اچانک سامنے آ جانے پر قدم روکے تھے۔

اس کی چمکتی سیاہ آنکھوں نے ان سبز زمرہ پتلیوں میں جھانکا تھا۔

ایک پل کے لیے وہ دونوں ساکت ہوئے تھے۔ عرشان آج اسٹون گرے تھری پیس کے ساتھ سفید شرٹ پہنے ہوا تھا اتفاق سے اس کی ٹائی بھی لالیک کلر کی ہی تھی جو بالکل ماہ نوش کے جوڑے کے ہم رنگ تھی۔

ماہ نوش نے دھیرے سے اسے سلام کیا تھا۔
"السلام علیکم"

خمار عشق نادر خان

"وعلیکم السلام۔ کیسی ہیں آپ ماہ نوش۔" عرثمان نے اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے لیے ہی جواب دیا تھا۔

"اسکندر ایمپائر میں خوش آمدید ماہ نوش۔ آپ کو کیسا لگا اپنا ڈیسک۔" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ام۔۔۔ دراصل ابھی تو ہم نے اپنا ڈیسک دیکھا ہی نہیں ہے۔" وہ کچھ افسردگی سے بولی۔

"ارے۔۔۔ چلیں میں دکھاتا ہوں آپ کو۔ میرے ساتھ آئیے۔" عرثمان چند قدم آگے بڑھا اور ماہ نوش اس کی تقلید میں مناسب فاصلہ رکھتی ہوئی واپس مڑ گئی۔

عرثمان کے اسسٹنٹ اور آفس میں موجود سب لوگوں نے حیران نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

خممار عشق نانر خان

عرشمان اسکندر ایک انٹرن سے بات کر رہا تھا!

بات کرنا تو الگ وہ اسے خود اس کا ڈیسک دکھانے لے کر جا رہا تھا!

"یہ۔۔۔ سرہاشم۔۔۔ باس کو کیا ہوا ہے؟" عریشان کی سیکرٹری نے رازدارانہ انداز میں اس کے اسٹنٹ ہاشم پرویز سے پوچھا تھا۔

"میں تو خود بھی حیران و پریشان ہوں جویریہ۔" ہاشم نے جواب دیتے اپنی ٹھوڑی پر انگلیاں بجائیں
تھیں۔

یہ دونوں پچھلے پانچ سال سے عریشان کے خاص ماتحت تھے۔ وہ اس کی ورک ایٹھکس اور بزنس پالیسی سے اچھی طرح واقف تھے۔

خمار عشق نادر خان

عرشمان كسى بهى لڑكى سے غير ضرورى بات نهى كرتا تھا۔ وه مكمل طور پر كام پر فوكس كرنے والا انسان تھا۔ تب هى تو محض چھ سالوں ميں اس نے كاروبارى دنيا ميں اپنا نام اپنے والد اور بڑے بھائى كے برابر جماليا تھا۔

وه دونوں تو خاموشى سے عرشمان كے پيچھے چلنے لگے جبكه عرشمان كى پورى توجه ماه نوش كى جانب تھى۔

"ميں آپ كو تھوڑى دير ميں بريف كرتا هوں كه هم نے كس پر وجيكت كے لئے آپ كو هائر كيا هے۔ پهله آپ ايچ آر سے جا كر اپنا آئى ڈى كارڈ وغيره ليں۔ آج تو ويسه بهى پهلا دن هے تو اچانك سے كام كرنے مت لك جايئے گا۔" عرشمان نے مسكراتے هوئے كهيا تھا۔

ماه نوش كى نظريں اس سے مليں تھيں پر اس بار وه اپنى زمره آنكهوں پر پلكوں كى جھالر گرائى تھى۔

خمار عشق نامر خان

عرشمان اسے لے کر ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ میں آیا تھا۔ وہاں پر پانچ لوگ الگ الگ میزوں پر کام کر رہے تھے جو عرشمان کو دیکھتے ہی فوراً کھڑے ہوئے تھے۔

"باس۔۔۔"

"گڈ مارنگ باس۔"

"گڈ مارنگ ٹویوٹو۔ ان سے ملیے، یہ ماہ نوش محسن ہیں۔ ہمارے ٹیلنٹ ہنٹ کی ونر۔" عرشمان نے اس کا تعارف کروایا۔

"ہیلو"

READERS CHOICE

"ہائے۔"

خمار عشق ناز خان

پھر عریشان ایک درمیانی عمر کی خاتون کی جانب متوجہ ہوا۔

انہوں نے اپنے بال چاندی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، کندھوں تک آتے بال جدید انداز میں تراشے گئے تھے۔ وہ دیکھنے سے ہی کوئی جدت پسند خاتون لگ رہیں تھیں۔

"اور ماہ نوش یہ ہے اس ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ مس مہرین کلیم۔ یہ نہ صرف ایک بہت کریٹوپرسن ہیں بلکہ میری والدہ کی سہیلی بھی ہیں۔" عریشان کے انداز میں ان کے لیے احترام تھا۔

"السلام علیکم" ماہ نوش نے فوراً انہیں سلام کیا تھا۔

جواباً وہ مسکرائیں تھیں۔
READERS CHOICE

"وعلیکم السلام مس ماہ نوش، میری ٹیم میں خوش آمدید۔" انہوں نے سر کو جنبش دیتے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"چلیں اب آپ اپنے کو لیگز سے ملیں اور پھر ایچ آر جا کر اپنا کارڈ وغیرہ لیں۔ لنچ کے بعد میٹنگ میں ملتے ہیں۔" یہ کہہ کر عریشان وہاں سے اپنے آفس کے لیے نکل گیا۔

"اوکے ایوری ون۔ بیک ٹو ورک۔۔۔ مس مہرین نے تالی بجاتے سب کو اشارہ کیا تھا۔

سب لوگ اپنی اپنی میز کی جانب بڑھ گئے تھے۔ ماہ نوش نے اس ہال کا جائزہ لیا تھا۔

وہاں پر ہر انسان کے لیے ایک وہائٹ بورڈ اور سوفٹ بورڈ موجود تھا۔ ہر کسی نے وہاں پر اپنے اپنے آئیڈیاز لگا کر موڈ بورڈ بنائے ہوئے تھے۔ ماہ نوش کی میز پر بھی ایک لیپ ٹاپ، اسکیچ پیڈ اور ضرورت کی دوسری چیزیں موجود تھیں۔

READERS CHOICE

"ماہ نوش آپ ابھی اپنا امپلائی کارڈ لے کر آجائیں پھر میٹنگ کے بعد میم آپ کو ٹاسک دیں گی۔" ماہ

خمار عشق نامہ خان

نوش کی قریبی ڈیسک پر کام کرتی لڑکی نے اسے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔

"اوہ شکریہ۔ ہم چلے جاتے ہیں۔ کہاں پر ہے ایچ آر ڈیپارٹمنٹ؟" ماہ نوش نے بھی آواز دھیمی رکھتے پوچھا تھا۔

"فرسٹ فلور۔" اس نے اپنے کام میں دوبارہ مگن ہوتے جواب دیا تھا۔

"شکریہ۔ آپ کا کیا نام ہے؟" ماہ نوش نے سیٹ سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نیلیم۔ اور ایک بات۔۔۔ میٹنگز منٹ اپنے پاس ضرور نوٹ کرنا۔ ضرورت پڑے گی۔" نیلیم نے ایک اور کام کی بات بتائی تھی۔

ماہ نوش نے سر ہلایا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

وہ اب اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکل کر لفٹ کی جانب جانے لگی۔

"چلو شکر ہے ہمیں ہمارے کام کی جگہ کا تو پتہ چلا۔ ورنہ یہ حریم میڈم نے تو ہمیں کچن میں ہی پہنچا دیا تھا۔" ماہ نوش دل ہی دل میں سوچتی لفٹ کی جانب جا رہی تھی کہ اسے مدیحہ نے آواز دی تھی۔

"مس انٹرن!! تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ میم تمہیں کب سے بلا رہی ہیں۔۔۔ تم تو ہاؤس کیپنگ کو بلانے گئیں تھی نہ؟ کہاں غائب ہو گئیں تھیں۔" وہ آنکھیں نکالتی کہہ رہی تھی۔

"ہم عریشان سر کے ساتھ تھے اور انہوں نے ہی ہمیں ہماری اصلی جگہ بھیج دیا ہے۔ آپ پلیز ہاؤس کیپنگ اسٹاف کو خود بلا لیں۔" ماہ نوش نے سپاٹ لہجے میں کہتے لفٹ کا رخ کیا تھا۔

مدیحہ کامنہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ اس کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ کوئی انٹرن حریم کی بات کو رد کر سکتی ہے۔

خمار عشق نادر خان

جب تک وہ اس شاک سے باہر آئی لفٹ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

وہ لٹے قدموں حریم کے آفس میں داخل ہوئی اور ڈرتے ڈرتے اس کو ماہ نوش کا جواب بتایا۔

"وہاٹ!!! "حریم نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل زور سے میز پر پٹنی تھی۔

"اس دو ٹکے کی انٹرن کی اتنی ہمت؟ عرشان کے پاس پہنچ گئی؟؟ اس کے تو بہت پر نکل رہے ہیں۔"

حریم کے چہرے کے تاثرات خطرناک ہو گئے تھے۔

"فائن! میں دیکھتی ہوں اب اس کو۔ ابھی جاؤ تم اور میرا ڈیوٹو کس واٹر لے کر آؤ۔" حریم نے مدیحہ کو گھورتے ہوئے کہا تھا جو سر ہلاتی تیزی سے باہر نکلی تھی۔

"اس لڑکی کا تو میں ایسا انتظام کرتی ہوں کہ دماغ درست ہو جائے۔" حریم نے دانت کچکچاتے کہا تھا۔

ماہ نوش اپنا کارڈ لے کر اوپر واپس آئی تو سب ہی لوگ میٹنگ کے لیے جا رہے تھے۔ ماہ نوش بھی تیزی سے اپنا نوٹ پیڈ لے کر باہر آئی۔ اس کے ڈیپارٹمنٹ کے سب ہی لوگ جا چکے تھے۔ حریم نے اس بار مدیحہ کو ایک فائل دے کر بھیجا تھا۔

"مس ماہ نوش۔۔۔" مدیحہ نے اسے پکارا تو ماہ نوش بادل نحواستہ پلٹی۔
"جی۔"

"آپ اس فائل کی دس کاپیاں کر کر جلدی سے لے آئیں۔ باس آئی مین۔۔۔ سر عریشان نے کہا ہے۔"
مدیحہ نے جلدی کہتے فائل ماہ نوش کو پکڑائی تھی۔

عریشان کا نام سن کر ماہ نوش نے بھی فائل لے کر کوئی بحث نہیں کی۔
"اور ان کو ایسے ہی فائل میں لگا کر لائیے گا۔" مدیحہ نے مزید کہا۔

خمار عشق نادر خان

"او کے۔ لیکن ہمیں یہ فائلز کہاں سے ملیں گی؟" ماہ نوش نے پوچھا۔

"اسٹور روم سے لے لیں آپ۔ اور فوٹو کاپیئر تو وہ سامنے رکھا ہے۔ بلکہ آپ ادھر آئیں، میں آپ کو

ایک بار استعمال کرنا بتا دوں۔" مدیحہ نے ماہ نوش کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

وہ اسے مشین سے کاپی کرنے کا طریقہ سمجھا کر چلی گئی۔

ماہ نوش نے پہلے فائل میں موجود صفحات کو دس کاپیاں نکالنے کے لئے سیٹ کیا۔ مشین آٹومیٹک تھی۔

جلد ہی کاپیاں ہو گئیں۔

اب وہ صفحات سنبھالتی اسٹور روم کی طرف گئی۔

"اچھا ہوا مدیحہ نے ہمیں بتا دیا کہ اسٹور ہے کہاں ورنہ ہم ڈھونڈتے رہ جاتے۔"

اسٹور روم میں بڑے بڑے ریک اور الماریاں تھیں جس میں آفس میں استعمال ہونے والا سب ہی سامان

موجود تھا۔ ماہ نوش ہاتھ میں پکڑی فائل جیسی فائلیں تلاش کرتی آگے بڑھتی گئی۔

ایک جگہ اسے فائلیں نظر آ گئیں لیکن وہ کافی اونچائی پر تھیں۔ ماہ نوش نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ اسے

ایک اسٹول نظر آیا۔

خمار عشق نادر خان

"شکر! چلو کام بن جائے گا۔" ماہ نوش اسٹول کو کھینچ کر لائی اور اس پر پیر رکھتی چڑھ گئی۔ اسٹول پر

کھڑے ہونے کے باوجود بھی ماہ نوش کا ہاتھ نہیں پہنچ پارہا تھا۔

"اف۔۔۔ یہ اتنے آسمان پر رکھنے کی کیا ضرورت تھی آخر؟" ماہ نوش پنچوں کے بل اچک کر فائلیں اٹھا
نے کی کوشش کر رہی تھی۔

آخر کار اس کے ہاتھ میں فائلیں آہی گئیں لیکن اسی وقت کچھ

چٹخنے کی آواز آئی اور اسٹول دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا۔

ماہ نوش کے منہ سے ایک چیخ برآمد ہوئی تھی اور وہ زمین پر بری طرح سے گری تھی۔

فائلیں بھی لہرا کر اس پر برس گئیں تھیں۔

"ہائے اللہ جی... " ماہ نوش کی کہنیوں میں بہت زور سے خراش لگی تھی۔ وہ اپنی چوٹ سہلاتی کھڑی

ہوئی تھی۔ "حد ہی ہو گئی ہے! ہم اتنے نکلے کب سے ہو گئے۔ س۔۔۔" ماہ نوش اپنی چوٹ بھول کر

دس فائلیں اٹھا کر باہر آئی۔ اس نے احتیاط سے سارے صفحات فائلوں میں لگائے ہی تھے کہ مدیحہ

میٹنگ روم سے باہر آئی۔

خمار عشق نادر خان

"لائیں مس ماہ نوش یہ سب مجھے دے دیں۔ آپ جلدی سے اندر چلی جائیں۔" وہ ماہ نوش کے ہاتھوں سے فائل لے کر کہہ رہی تھی۔ ماہ نوش نے کچھ مشکور نگاہوں سے اسے دیکھا اور خود میٹنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔

وہ اعتماد سے چلتی اندر داخل ہوئی تھی۔ لیکن مس مہرین کی غصیلی نگاہوں نے اس کا سارا اعتماد ہوا میں گم کر دیا تھا۔ اندر سب لوگ ایک طویل میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ عریشان صدر کرسی پر تھا جس کے چہرہ اس وقت سپاٹ تھا۔ حریم نے اپنے چہرے پر آئی طنزیہ مسکراہٹ چھپائی تھی سب اسے ہی عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ کچھ کنفیوز سی ہوتی ایک کرسی کھینچ کر بیٹھنے لگی لیکن تب ہی سب لوگ اپنی نشست چھوڑ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"اوکے۔ اب آپ سب لوگ کام شروع کریں۔ میں امید کرتا ہوں ہم سب بہت اچھے ڈیزائن تیار کریں گے۔" عریشان نے میٹنگ ختم کرتے ہوئے کہا تھا۔ سب لوگ ہال سے باہر جانے لگے۔ ماہ نوش بھی دروازے سے باہر جانے کے لیے مڑی تھی۔

"ایک منٹ مس ماہ نوش!" عریشان کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔

خمار عشق ناز خان

"آپ ذرا میرا کبین میں آئیں۔" عریشان کی آواز میں ہلکی سی سختی تھی جو ماہ نوش نے فوراً محسوس کی تھی۔

وہ اسے کہتا آگے بڑھتا چلا گیا تھا۔ "جی سر۔"

وہ دل ہی دل میں پریشان ہوتی عریشان کے آفس کے باہر کھڑی تھی۔

پتہ نہیں کیوں اسے لگ رہا تھا کہ اس سے کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ وہ دروازہ پر دستک دیتی اندر داخل ہوئی تھی۔

NazKhanWrites/NazKhanNovelist©© 

زینہ انٹرویو روم سے باہر نکلی تو اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ پینل نے اس سے جو بھی سوال پوچھے تھے وہ ان کے سب کے جواب دیتی انہیں مطمئن کر چکی تھی۔

اب اسے جلد از جلد اسکندر مینشن واپس پہنچنا تھا۔

وہ ہاسپٹل کی راہداری سے گزر رہی تھی جب اسے کسی نے پکارا تھا۔ "ڈاکٹر زینہ؟" وہ پلٹ کر دیکھنے لگی تو ایک جانا پہچانا چہرہ نظر آیا۔

خمار عشق نادر خان

"اوہ مائی گاڈ! یہ تو سچ میں آپ ہی ہیں!" وہ کہتا زینہ کے مقابل آکھڑا ہوا تھا۔

زینہ نے اس کو نظر اٹھا کر دیکھا۔

سیاہ چمکتے ہوئے بال اور کلین شیو چہرہ، کھڑی ناک اور بھوری آنکھیں، ہونٹوں پر ہمیشہ کی طرح مسکان۔ یہ جاذب نظر شخص دراب خانزادہ تھا۔ زینہ کا سینئر۔

"السلام علیکم، کیسے ہیں ڈاکٹر دراب؟" زینہ نے کہا تو اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"شکر ہے خدا کا کہ آپ نے یہ نہیں کہہ دیا کہ آپ مجھے پہچانتی نہیں ہیں۔ جب سے میں جرمنی گیا ہوں سب نے مجھ سے رابطہ رکھا سوائے آپ کے۔ میں تو سمجھا کہ آپ کو ایلینز اٹھا کر لے گئے۔" دراب خانزادہ نے ہمیشہ کی طرح اپنی بات میں مضحکہ خیز پہلو نکالا تھا۔
جواب میں زینہ صرف مسکرائی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس میں ایبٹ آباد واپس چلی گئی تھی پھر مصروفیت کی وجہ سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔"

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے سوات اور ایبٹ آباد بہت دور ہوں۔ میں نے تو سب کو انوائٹ بھی کیا تھا مگر بس ایک آپ ہی نہیں آئیں تھی۔" وہ کچھ دکھ سے کہہ رہا تھا۔

"خیر چھوڑیں، آپ یہاں کیسے؟" اس نے مزید پوچھا۔

"میں نے یہاں اپلائی کیا تھا تو آج انٹرویو دینے آئی تھی۔" زینہ نے جواب دیا۔

اس نے سرسری سی ایک نگاہ اپنی دستی گھڑی پہ ڈالی تھی۔ دراب خانزادہ کی نظروں نے اس کی نظر کا تعاقب کیا تھا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ پھر تو آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔ میں چلتا ہوں آپ کو بھی شاید دیر ہو رہی ہو گی۔" دراب نے سر کو جنبش دیتے کہا۔

زینہ نے فوراً باہر کی راہ لی۔ اسے ارمان کے گھر پہنچنے تک گھر پہنچنا تھا۔

وہ گیٹ سے باہر آئی تو ڈرائیور فوراً ہی گاڑی پارکنگ میں لے آیا تھا۔

فرنٹ سیٹ پر زینہ کا گارڈ بھی چوکس بیٹھا تھا

وہ جب تک نظروں سے اوجھل نہ ہو گی دو بھوری آنکھیں اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے رہیں۔

خمار عشق ناز خان

"اب جب تم ملی ہو تو اس بار تمہارا گریز برداشت نہیں کروں گا۔ زینہ اکرم خان بہت جلد دراب خانزادہ کی پناہوں میں ہوگی۔" دراب خانزادہ کے خود کلامی کرتے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

♥ NazKhanWrites/NazKhanNovelist©© ♥

"عرشمان سر؟" ماہ نوش نے دروازے پر دستک دیتے اندر جھانکا تھا۔

"آئیے مس ماہ نوش۔" عرشمان اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ ماہ نوش اپنے تلوے قدم اٹھاتی اس کے سامنے پہنچی تھی۔

"کیا آپ کو اندازہ ہے کہ یہ موقع جو آپ کو ملا ہے کتنے ہی اسٹوڈنٹس ایسے موقعوں کے لیے ترستے ہیں؟" عرشمان کی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا۔

ماہ نوش نے اس کے ماتھے پر پڑتے بل اور ان سیاہ آنکھوں میں اپنے لیے ناپسندیدگی دیکھی تو نہ جانے کیوں اس کا دل کٹ سا گیا۔

"ہم جانتے ہیں۔..." اس نے بولنے کے لیے لب کھولے تھے۔

"جانتی ہوتی تو آپ پہلے ہی دن لنچ پر نہ چلی جاتیں!" عرشمان کی آواز بلند ہوئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"ہم لنچ۔۔۔" ماہ نوش نے کچھ کہنا چاہا لیکن عریشان نے اسے ٹوک دیا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ اسکندر ایمپائر میں کام کرنے کے لیے مضبوط اعصاب اور سخت محنت درکار ہوگی۔ آپ نے شاید میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔" عریشان نے کہتے ہوئے میز پر ہتھیلیاں ٹکائیں تھیں۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ اسکندر ایمپائر میں کام کرنے کے لیے مضبوط اعصاب اور سخت محنت درکار ہوگی۔ آپ نے شاید میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔" عریشان نے کہتے ہوئے میز پر ہتھیلیاں ٹکائیں تھیں۔

ماہ نوش نے عریشان کی بات پر اسے نظر اٹھا کر دیکھا تھا۔ "اور ہم نے بھی آپ سے کہا تھا مسٹر اسکندر کہ ہم ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہیں!"

"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پہلے ہی دن غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں گی مس ماہ نوش؟" عریشان کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی لیکن اس کے انداز میں واضح ناپسندیدگی جھلک رہی تھی۔

خمار عشق نامر خان

وہ اصول پسند آدمی تھا اسے ایسے لوگوں سے سخت نفرت تھی جو ذاتی تعلقات کی وجہ سے کوئی اصول توڑنے کی کوشش کریں۔

"ہم لچر نہیں گئے تھے۔ ہمیں آپ کی ہی دی ہوئی فائل کی کاپی کر رہے تھے۔" ماہ نوش نے اسے پھر سے اصل بات بتانے کی کوشش کی۔ عرثمان نے ابرو اٹھائے اسے دیکھا۔ "میں آپ کو کوئی فائل کاپی کرنے کے لیے کیوں کہوں گا؟ نہ تو آپ میری اسسٹنٹ ہیں اور نہ ہی سیکرٹری۔" عرثمان نے اکتا کر کہا تھا۔

ماہ نوش کی زمر دی آنکھوں میں اب غصہ ہلکورے لے رہا تھا۔ "آپ کیا کہنا چاہتے ہیں مسٹر اسکندر کہ ہم آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں؟" وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی زمر دپتلیاں گاڑے پوچھ رہی تھی۔

"میں نہیں جانتا۔ اگر آپ کے پاس کوئی فائل تھی تو وہ فائل مجھے میٹنگ میں کیوں نظر نہیں آئی؟" عرثمان کو بھی اب غصہ آنے لگا تھا۔

بلاوجہ بحث کر رہی تھی یہ لڑکی۔ اسے لگا تھا کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کرے گی اور معاملہ ختم ہو جائے گا لیکن یہ تو۔۔۔

خمار عشق نادر خان

"ہم سے مدیحہ نے لے لی تھی وہ فائل۔۔۔۔" ماہ نوش نے کہا تو عرشان اپنی کرسی دھکیلتا کھڑا ہوا تھا۔

"اف مس ماہ نوش! ایک کے بعد ایک بہانہ! کیا اس قسم کی لڑکی ہیں آپ؟"

ماہ نوش اور عرشان ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے غصہ صاف نظر آ رہا تھا۔

ماہ نوش کا دل چاہا کہ وہ عرشان کو سخت سنا دیں جو اس کی بات ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔ لیکن وہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہمارا تو پتہ نہیں مسٹر اسکندر لیکن آپ بہت ہی شکی مزاج کے انسان ہیں!" ماہ نوش نے آواز دھیمی رکھتے کہا تھا۔

عرشان کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔ "کیا کہا ہے آپ نے؟"

"ہم جارہے ہیں۔ ہمیں آپ کے جیسے انسان کی کمپنی میں کوئی انٹرنشپ نہیں کرنی

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

جو ہمیں جھوٹا کہہ رہا ہے۔ "ماہ نوش نے آنکھوں میں آتی نمی کو پیتے کہا تھا۔ عریشان کے ہونٹ غصہ کی شدت سے آپس میں پیوست ہوئے تھے۔ اس کے ماتھے پر ابھرتی رگ اس کے اشتعال کا پتہ دے رہی تھی۔

وہ ابھی ماہ نوش کو گھور ہی رہا تھا کہ وہ تیزی سے اپنی ایڑی پر گھومی اور دروازے کی جانب بڑھی تاکہ آفس سے باہر نکل جائے

۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھول پاتی عریشان نے اس کے عقب سے آتے دروازے پر سرعت سے ہاتھ رکھا تھا۔ عریشان نے ماہ نوش کی کہنی پکڑ کر اسے اپنی جانب گھمایا تھا اور ماہ نوش کے منہ سے تکلیف کی شدت سے کراہ نکلی تھی۔ گرنے کے باعث اس کی کہنی بری طرح چھلی ہوئی تھی لیکن اسے دوا لگانے کا وقت ہی کہاں ملا تھا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور عریشان کی گرفت اس کی کہنی پر ہلکی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے ماہ نوش؟" وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگا۔

خمار عشق نادر خان

تب ہی اسے محسوس ہوا کہ ماہ نوش کی آستین پہ کچھ نمی سی ہے، عرشان نے چونک کر دیکھا تو کاسنی رنگ کی آستین پر سرخ نشان نظر آئے۔

"آپ کو چوٹ لگی ہے ماہ نوش؟" وہ بے تاب سا اسے لے کر صوفہ کی جانب مڑا لیکن ماہ نوش نے اس کا ہاتھ سختی سے جھٹکا تھا۔

"ہمیں ہاتھ مت لگائیں۔ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے کہ ہمیں چوٹ لگی ہے یا ہم مر رہے ہیں؟ آپ کو تو ہم جھوٹے لگ رہے ہیں۔" ماہ نوش کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش تھی۔

عرشان کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔

"آئی ایم سوری۔ ماہ نوش پلیز آپ بیٹھیں تو میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتا ہوں۔" عرشان نے نرمی سے کہا تھا۔

ماہ نوش کو غصہ تو بہت آرہا تھا لیکن وہ تکلیف کے باعث اس کی بات مانتے صوفے پر ٹک گئی۔ آنکھوں سے اب بھی آنسو بہہ رہے تھے۔

عرشان ایک منٹ میں فرسٹ باکس لے کر اس کے سامنے کھڑا تھا۔

خمار عشق نانر خان

وہ بچوں کے بل اس کے سامنے فرش پر بیٹھا تھا۔

"کیا میں دیکھ سکتا ہوں؟" وہ ہاتھ بڑھاتا پوچھ رہا تھا۔

ماہ نوش نے دھیرے سے سر ہلاتے اپنی آستین سرکائی تھی۔ کہنی بری طرح چھل گئی تھی اور خون کی ایک لکیر رس رہی تھی۔

عرشان نے روئی جوائنٹی سیپٹک میں بھگوتے نرمی سے اس کی چوٹ صاف کی تھی۔ "س۔۔۔
س۔۔۔" ماہ نوش تکلیف برداشت کرنے کی کوشش کرتی اپنے آنسو روک رہی تھی۔

عرشان نے آئٹمنٹ لگاتے وہاں بینڈج لگائی تھی۔ "کیسے لگی اتنی بری طرح سے آپ کو؟"
"ہم اسٹور میں گر گئے تھے۔" ماہ نوش نے سوں سوں کرتے کہا تھا۔

"اسٹور میں؟ آپ وہاں کیوں گئیں تھی؟" عرشان کی آواز میں حیرت تھی۔ "ہم نے بتایا تو ہے آپ
کو۔۔۔ مدیحہ آئی تھی۔۔۔ سوں۔۔۔ اس نے ہمیں ایک فائل دی۔۔۔ سوں۔۔۔ اور کہا کہ آپ کو
اس کی دس کاپیاں فائل میں لگا کر دینی ہیں۔ تو ہم اسٹور سے فائل لینے گئے تھے۔۔۔ پر وہ"

خمار عشق نادر خان

وہ اسٹول ٹوٹ گیا۔۔۔ اور ہم گر گئے۔۔۔ اور آپ ہمیں ہی ڈانٹ رہے ہیں۔ "ماہ نوش نے اتنی معصومیت سے کہا تھا کہ عریشان اس کے کانپتے وجود کو بانہوں میں بھرنے کی چاہت پر مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔

وہ اس کے دل کی دنیا میں طوفان لاتی خود اب اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔ اس کی زمر د آنکھوں والی پری پھر رو رہی تھی۔

"ماہ نوش آئی ایم سوری۔ میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ میں ہمیشہ پہلے آپ کی بات سنوں گا۔" عریشان نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔

وہ دونوں چند لمحے ایک دوسرے کو تکتے رہے تھے۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں اور پھر دونوں نے ہی نظریں چرائی تھیں۔ عریشان سیدھا کھڑا ہوا تھا، اور ماہ نوش سے چند قدم دور جاتا پلٹا تھا۔

"آپ اگر ہاسٹل واپس جانا چاہتی ہیں تو چلی جائیں اب ویسے بھی دو گھنٹے ہی رہ گئے ہیں پانچ بجنے میں۔" عریشان نے پیشکش کی لیکن ماہ نوش نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ "نہیں ہم ٹھیک ہیں۔ ہم ٹائم پر ہی جائیں گے۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ "اچھا ٹھیک ہے۔ پھر آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ جائیں۔" عریشان نے اسے جانے کی اجازت دی۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش بھی آنسو صاف کرتی اس کے آفس سے باہر آئی تھی۔

حریم اپنے آفس کی کھڑکی سے عریشان کے کمرے کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

ماہ نوش کا آنسوؤں سے دھلا چہرہ دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک کمینگی بھری مسکراہٹ آئی تھی۔

"آیا نہ مزہ اب! عریشان نے طبیعت صاف کی ہوگی ٹھیک سے۔" وہ زیر لب کہتی خوش ہوئی تھی۔

تب ہی اس کے فون کی بیل بجی تھی۔

"ہاں عریشان بولو۔" وہ فون کان سے لگاتی بیٹھے لہجے میں کہہ رہی تھی۔ "اوکے میں آتی ہوں۔" وہ فون رکھتی اپنے بیگ کی طرف بڑھی تھی۔

بیگ میں سے اپنی سرخ لپ اسٹک نکال کر اس نے دوبارہ سے اپنے ہونٹ رنگے تھے، پرفیوم کی بوتل سے خود پر ایک بار مزید پرفیوم چھڑکتی وہ اک ادا سے اپنے بال جھٹکتی عریشان کے آفس کی جانب بڑھی تھی۔

READERS CHOICE

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

خمار عشق نادر خان

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

خمار عشق نانر خان

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

ماہ نوش اپنے ڈیپارٹمنٹ پہنچی تو مس مہرین نے اسے آواز دی۔ "مس ماہ نوش آپ ادھر آئیں۔"
ماہ نوش اپنے آنسو صاف کر چکی تھی لیکن اس کی سرخ آنکھیں اور متورم چہرہ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ
کچھ دیر پہلے روتی رہی ہو۔

"آپ کو معلوم تھا کہ یہ میٹنگ خاص طور پر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لیے ہے پھر بھی آپ پورے
پینتالیس منٹ لیٹ آئیں!" انہوں نے ناپسندیدگی سے کہا تھا۔
"میم ہم سچ میں وقت پر ہی آرہے تھے لیکن مدیحہ نے ہمیں ایک فائل کی کاپی کرنے کے لیے کہہ دیا۔
ہم وہی کر رہے تھے۔ اسی لئے دیر ہو گئی۔"

خمار عشق نانر خان

ماہ نوش نے جلدی سے انہیں پوری بات بتائی کہ کہیں وہ بھی عریشان کی طرح اسے ڈانٹ نہ پلا دیں۔

"ہیم۔۔۔ مس ماہ نوش آپ ایک پڑھی لکھی سمجھدار لڑکی ہیں۔ اپنے دماغ کو حاضر رکھیں۔ کوئی بھی

آپ کو آکر کوئی کام کہہ رہا ہے تو وہ کرنا آپ کا فرض نہیں ہے۔" مس مہرین نے ہاتھ سینے پر باندھتے

صاف

لہجے میں کہا تھا۔ ماہ نوش کو بھی اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا تھا۔

"ایک بات یاد رکھیں کہ آپ ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ کی ممبر ہیں اور آپ کو ٹاسک صرف میں اسائن

کروں گی۔ آئندہ ایسی کسی صورت حال میں آپ منع کر سکتی ہیں۔ سمجھ گئیں؟" "جی۔۔۔ ہم سمجھ

گئے۔۔۔ ہم خیال رکھیں گے آئندہ۔" ماہ نوش نے سر ہلاتے کہا تھا۔

"اب جائیں آپ اور مس نیلم سے بریفنگ لے لیں۔ مجھے کل تک ہر ڈیزائنر سے ایک ایسے پرنٹ کا

ڈیزائن چاہیے جس میں ہماری ثقافت کی جھلک ہو۔" انہوں نے ماہ نوش کو جانے کا اشارہ کیا تھا اور وہ

تیزی سے اپنی ڈیسک پر آئی تھی۔ نیلم اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ "تم کہاں رہ گئیں تھی؟ اور یہ بتاؤ کہ حریم

میڈم کو تم سے کیا مسئلہ ہے؟" اس نے سرگوشی میں پوچھا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"کیوں کیا ہوا؟" ماہ نوش نے بھی آواز دھیمے رکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ باس سے کہہ رہیں تھیں کہ تم بہت روڈ ہو اور ان کے منع کرنے کے باوجود باہر لنچ کرنے چلی گئی ہو۔"

"کیا؟ جھوٹ بول رہی ہیں وہ۔ ہم تو یہی ایک فائل کاپی کر رہے تھے۔" ماہ نوش نے جلدی سے کہا۔

ہاں تب ہی تو پوچھ رہی ہوں کہ ان کو تم سے کوئی پروہلم ہے؟" اس نے پوچھا

"پتہ نہیں... ہاں صبح ہم سے کافی منگوائی انہوں نے اور وہ پتہ نہیں کیسے گر گئی۔" ماہ نوش نے بتایا۔

"تج۔۔۔ تم بھی نہ کافی گرائی بھی تو کس کی۔ باس بہت غصہ میں آگئے تھے۔" نیلم نے مزید بتایا۔

عرشمان سر کو بھی دیکھنا چاہیے ایسے کسی کی بھی بات مان لیں گے وہ۔"

ماہ نوش نے اپنی آواز پر قابو رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن عرشمان نے حریم کی بات مان کر اسے ڈانٹا تھا

اس بات پر ماہ نوش اندر تک سلگ گئی تھی۔

"ارے وہ ان کی ہر بات مانتے ہیں۔ ہم نے تو یہ بھی سنا ہے کہ حریم میڈم کی باس سے بچپن میں ہی منگنی

ہو گئی تھی اور جلد شادی ہونے والی ہے۔" نیلم نے مدیحہ کے منہ سے سنی ہوئی بات دہرائی۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش کا دل ایک دم سے اچاٹ ہوا تھا۔ پتہ نہیں کیوں اسے یہ سن کر بالکل اچھا نہیں لگا تھا کہ عرثمان کی منگنی ہو چکی ہے۔

نیلیم اب اسے میٹنگ کی تفصیل بتا رہی تھی، بظاہر تو ماہ نوش اس کی بات سن کر اپنے نوٹ پیڈ پر پوائنٹ لکھ رہی تھی لیکن اندر ہی اندر اس کو ایک عجیب سے ملال نے آگھیرا تھا۔

حریم اپنے بالوں کی پونی لہراتی عرثمان کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔

"ہاں عرثمان تم نے مجھے بلایا تھا۔" وہ بے تکلفی سی کہتی عرثمان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔

عرثمان نے اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا۔

"مس حریم مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی اسسٹنٹ کو ڈسپلن کرنے کی ضرورت ہے۔"

"کیا؟ اچھا میں کلاس لے لوں گی پر اس کی اتنی جرأت کہ تمہارے ساتھ اوور اسمارٹ بنے۔" حریم نے

ٹانگ پر ٹانگ رکھتے کہا تھا۔

READERS CHOICE

"اوور اسمارٹ وہ نہیں آپ ہو رہی ہیں"

خمار عشق نامر خان

آپ اتنے عرصے سے میرے ساتھ کام کر رہی ہیں کیا آپ نہیں جانتیں کہ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے!" عرثمان کی سیاہ آنکھوں میں ایک سخت تاثر ابھرا تھا۔

عرثمان۔۔ میں نے کیا کیا ہے ایسا۔۔ "حریم کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

"آپ نے مجھے کہا کہ مس ماہ نوش آپ کے منع کرنے کے باوجود میٹنگ کے

وقت باہر لنچ کرنے گئیں تھی جبکہ وہ تو آپ ہی کی اسسٹنٹ کے کہنے پر اسٹور سے فائلز نکال رہی تھیں۔" عرثمان نے پیشانی پر بل ڈالے اسے گھورا تھا۔

"واٹ! سیریلی عرثمان مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ۔ مجھ سے تو وہ لنچ کا ہی کہہ کر گئی تھی ہو سکتا ہے مدیحہ نے اسے روکنے کے لیے ہی یہ کام دیا ہو۔۔" حریم نے بڑی صفائی سے خود کو بچایا تھا۔

عرثمان نے چند منٹ اسے گھورا تھا۔

"بہتر یہی ہو گا کہ آپ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے انٹرن سے کوئی کنسرن نہ رکھیں۔ آئندہ بنا تحقیق کے مجھ سے کوئی بات مت کہیے گا۔" عرثمان یہ کہتا اپنی کرسی دھکیلتا کھڑا ہوا تھا۔ وہ پھر رکا نہیں تھا۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے آفس سے نکلتا چلا گیا تھا۔ حریم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"اس لڑکی نے ایسا کیا جادو کیا ہے عرشان پر جو یہ مجھ سے الجھ رہا ہے! اس کو میں آفس سے کک آؤٹ کرواتی ہوں۔ اب جبکہ میں عرشان کو پانے کہ اتنے قریب ہوں تو مجھے کوئی ڈسٹرکشن نہیں چاہیے۔" حریم نے دانت کچکچائے تھے

زینہ اسکندر مینشن واپس پہنچی تو ار مغان اپنی سلور پجیر وکے بونٹ پر بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"تم باہر کیا کر رہے ہو؟" زینہ نے اس کے نزدیک آتے پوچھا تھا۔

"اپنی ایک عدد بیوی کا انتظار۔ چلو پھر۔" ار مغان اس کا ہاتھ تھامے اسے واپس اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھاتا کہہ رہا تھا۔

زینہ کو اندازہ تھا کہ اب ان کی منزل کہاں ہوگی۔

ار مغان نے اپنے نئے گھر کے بارے میں اسکندر مینشن میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اس گھر کی لوکیشن بھی ایک سیکرٹ تھی تب ہی وہ وہاں ڈرائیور کے ساتھ زینہ کو جانے کا نہیں کہہ سکتا تھا۔

ار مغان نے گاڑی آگے بڑھائی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"تم نے گھر پر سب کو بتا دیا ہے" زینہ کو دریا کی فکر ہوئی۔

"جی گزیلم! سب سے کہہ دیا ہے کہ ہم رو مینس کرنے جا رہے ہیں۔" ار مغان نے اس کی طرف دیکھتے ایک آنکھ دبائی تھی۔

"کیا؟ ار مغان یہ کیا بے شرمی ہے۔" زینہ جھینپ گئی تھی۔

ار مغان کے گالوں پر پڑتا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔

"دیکھو میں پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں یہ شرمانا تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے۔" گاڑی قدرے سنسان سڑک پر تھی ار مغان نے ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالتے دوسرے سے زینہ کا ہاتھ تھامتے اسے لبوں سے لگایا تھا۔

زینہ کے چہرے پر خوبصورت رنگ بکھرے تھے۔

"اور اگر میں شرمانے میں انٹر سٹڈ نہ ہوں تو؟" زینہ نے اپنی شہد رنگ آنکھوں پہ پلکوں کی جھالر گراتے کہا تھا۔

ار مغان نے ایک ابرو اٹھاتے اسے دیکھا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"اس کا جواب گھر چل کر دیتا ہوں گزیلم۔" وہ روانی میں کہتے گاڑی کی رفتار بڑھا گیا تھا۔

زینہ نے گہرا سانس لیتے اپنے دل کی دھڑکن کو قابو میں کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ کچھ ہی دیر بعد اسی بنگلے پر پہنچ چکے تھے۔

ارمغان نے ڈیش بورڈ سے ایک ریموٹ نکالتے ہوئے پریس کیا تھا، دروازہ خود کار طریقے سے کھلتا چلا گیا تھا اور وہ گاڑی کمپاؤنڈ میں لے آیا تھا۔

گاڑی کے رکتے ہی زینہ اپنی جانب کا دروازہ کھولتے باہر آئی تھی۔ پچھلی بار جب وہ یہاں آئے تھے تو اس نے لان کی خوبصورتی پر دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ اب شام کے وقت وہ چاروں طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔

ارمغان گاڑی پارک کرنے کے بعد اس کے نزدیک آیا تھا۔

"ارمغان! یہ لان تو بہت خوبصورت ہے۔" زینہ نے پیلے پھولوں کے پودوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔
دفعۃً اس کی نگاہ اس جھولے پر پڑی تھی جو باغ کی جنوبی دیوار کے سامنے تھا۔

"یہ تو۔۔۔؟" وہ گھوم کر ارمغان کو دیکھنے لگی۔ شہر رنگ آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"کچھ یاد آیا گزیم؟" ار مغان کی نیلی آنکھوں میں جذبات کے دیے جل رہے تھے۔

زینہ نے سر ہلایا۔

"یہ بالکل ویسا ہی جھولا ہے جیسا ان ترک خاتون کے گھر میں تھا۔

ار مغان اس کا ہاتھ تھامے اسے ساتھ لیے اس کے ساتھ اس جھولے پر آبیٹھا تھا۔

زینہ نے اپنا سر اس کے شانے پر رکھا تھا۔

"تمہیں یاد ہے وہ رات جب تم اس جھولے پر چاندنی رات میں بیٹھیں ہوئی تھیں؟" ار مغان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے حجاب کی پن کھولی تھی۔

"ہاں۔ اور تب مجھے لگا تھا کہ تمہیں انگریزی نہیں آتی۔" زینہ کو یاد کر کر اپنی بے وقوفی پر ہنسی آئی تھی۔

ار مغان اس کا اسکارف لوز کرتا اب اس کے سنہری بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"اس دن پہلی بار میرا کسی لڑکی کی زلفوں کو چھونے کا دل چاہا تھا۔" ار مغان نے کہا تو زینہ سراٹھا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

"پھر؟" دھیرے سے پوچھا تھا۔

خمار عشق ناز خان

"پھر میں نے خدا سے دعا کی کہ اس لڑکی کو میرا محرم بنا دے۔" ار مغان کہتا اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

زینہ اچانک ہی پیچھے ہوئی تھی۔ ار مغان نے ایک ابرو اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

"پھر کیا ہوا تھا ار مغان اسکندر؟" زینہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ار مغان نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا لیکن وہ پھرتی سے جھولے سے اٹھ کر اس کی پہنچ سے دور بھاگ گئی تھی۔

"دیکھو گزیم! شرارت مت کرو ورنہ پھر تمہیں ہی شکایت ہوگی۔" ار مغان اس کی جانب ایک قدم بڑھاتا کہہ رہا تھا۔

"میں نے تو کوئی شرارت کی ہی نہیں ہے۔" زینہ ایک قدم پیچھے لیتے ہنسی تھی۔

ار مغان اس کی جانب بڑھا تھا اور زینہ نے اس بار اندر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔ ار مغان نے اسے چند لمحوں میں ہی جالیا تھا اور بنا وقت ضائع کیے وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا زینہ کی کھلکھلاہٹیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نامر خان

ماہ نوش نے اپنے ڈیزائن تقریباً تیار کر ہی لیا تھا۔ آج دس بجے تک مس مہرین نے ڈیزائن مانگے تھے۔ کل رات ماہ نوش نے بہت محنت سے یہ ڈیزائن ترتیب دیا تھا اور اب وہ اسے سافٹ ویئر پر سیٹ کر رہی تھی۔

سب ہی ڈیزائنر اس وقت انہماک سے اپنے کام میں مصروف تھے۔

ماہ نوش کو اس بات کا سکون تھا کہ آج مدیحہ یا حریم نے اسے پریشان کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس نے خود ہی حریم کے سامنے جانے سے گریز کیا تھا۔ سامنا تو اس کا کل کے بعد سے عریشان سے بھی نہیں ہوا تھا لیکن وہ اس کے سامنے جانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ حریم کا منگیتر ہے، ماہ نوش کو ایک عجیب سا غصہ آ رہا تھا، وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ جو وہ محسوس کر رہی تھی اس کی وجہ کیا تھی۔ خود کو اُلٹے سیدھے خیالات سے دور رکھنے کا سب سے آسان راستہ یہی تھا کہ وہ بہت مصروف رہتی اور وہ یہی سوچ کر اپنی پوری توجہ اپنے ٹاسک پہ لگائے ہوئے تھی۔

"ماہ نوش پرنٹ آؤٹ نکال کر فائل بھی کلاؤڈ پہ اپلوڈ کر دو۔ پندرہ منٹ بچے ہیں پھر میم مہرین چیک کریں گی۔" نیلم نے اسے ٹوکا تھا جو بار بار اپنے ڈیزائن کی نوک پلک سنوار رہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"اوہ۔۔۔ اچھا اچھا۔ ہم کر دیتے ہیں۔" ماہ نوش خیالوں کی دنیا سے نکلی تھی۔ اپنا ڈیزائن کو اپنے نام سے سیو کرتے اس نے فائل سینڈ کر دی تھی۔ پھر نیلم کے ساتھ پرنٹ کرنے چلی گئی تھی۔

سب ہی ڈیزائنرز سے اپنے اپنے آرٹ پرنٹ سافٹ بورڈ پرین کر دیے تھے اور اب وہ ایک دوسرے کے ڈیزائن دیکھ رہے تھے۔

"واہ نیلم! تم نے بہت اچھا پیٹرن بنایا ہے۔" ماہ نوش نے ستائشی نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔

نیلم نے اجرک کے پرنٹ کی طرز کا پیٹرن بنایا تھا۔ اس نے کچھ رنگ مختلف رکھے تھے لیکن اس کا پیٹرن آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا۔

ایک اور ڈیزائنزمین نے چاند تارے کو بار بار ریپیٹ کرتے ایک پیٹرن تخلیق کیا تھا۔

ابھی وہ سب ایک دوسرے کو اپنی رائے سے آگاہ کر رہے تھے کہ مس مہرین نے سب کو آواز دی تھی۔

"ایوری ون پلیز یہاں آئیں۔" وہ سب ایک لمبی میز کے گرد موجود اسٹولز پر ٹک گئے تھے۔

یہ حصہ میٹنگ یا برین اسٹارمنگ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

خمار عشق نادر خان

مس مہرین نے پرو جیکٹر پر ایک ڈیزائن لگایا تھا۔

"ویسے تو آپ سب ہی نے بہت اچھے ڈیزائن بنائے ہیں۔ لیکن میں نے یہ ڈیزائن منتخب کیا ہے۔" انہوں نے کہا تو ماہ نوش کے چہرے پر خوشی آئی تھی۔

اسکرین پر اس کا ڈیزائن نظر آ رہا تھا۔

ماہ نوش نے گل دوزی کی کشیدہ کاری کا ایک پیٹرن بنا کر اس کو پرنٹ کی شکل دے دی تھی۔

"اس ڈیزائن میں جدت بھی ہے اور ہماری ثقافت کی جھلک بھی۔ آپ کو پتہ ہی ہے کہ اسکندر امپائر کا رونی ٹیکسٹائل کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے۔ ہم انہیں پرنٹ کے ڈیزائن تیار کر کر دیتے ہیں اور وہ نہ صرف اپنی ملز میں یہ کپڑا تیار کرتے ہیں بلکہ ان کے فیشن ڈیزائنر ان سے لباس بھی تخلیق کرتے ہیں۔" مس مہرین نے کہا تو سب نے سر ہلایا تھا۔

"اب ایک کام کریں آپ سب مس ماہ نوش کے پیٹرن سے موک ڈیزائن بنائیں۔ کوئی ٹی شرٹ، پینٹس یا اسکرٹ جو بھی آپ بہترین بنا سکیں اور یہ پریزنٹیشن بنا کر کلاؤڈ پر اپلوڈ کر دیں۔ میں یہ کل

خمار عشق نادر خان

عرشمان کو فارورڈ کر دوں گی۔ ابھی میں ایک میٹنگ کے لیے جا رہی ہوں۔ "مس مہرین یہ کہتے ہوئے اپنی نشست سے کھڑی ہوئیں تھیں پھر انہوں نے ماہ نوش کی جانب دیکھا تھا۔

"گڈ ورک مس ماہ نوش۔" وہ کہتے ہوئے اپنی ٹیبلٹ اور فون اٹھاتی میٹنگ کے لیے چلی گئیں تھی۔
"کوئنگز لیشن مس ماہ نوش"

"مبارک ہو ماہ نوش"

کمرے میں موجود باقی سب اب اسے سراہ رہے تھے۔

ماہ نوش مسکراتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔

"چلو بھئی اب پہلے ٹی بریک پہ چلتے ہیں پھر تم بتانا موک اپ کے لیے کیا بناؤ گی؟" نیم نے اس سے پوچھا۔

"نیلیم ہم نے سوچ لیا ہے۔ ہم ایک اسکارف ڈیزائن کریں گے۔ اس پر یہ پیٹرن بہت خوبصورت لگے گا۔" ماہ نوش کی زمرہ آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

خمار عشق ناز خان

"او کے۔ بس یہ دھیان رکھنا کہ رونی ٹیکسٹائل کے ڈیزائن دیسی نہیں ہوتے وہ کچھ مغربی طرز کے لباس ہی بناتے ہیں۔" نیلم نے اسے بتایا تھا۔

وہ دونوں اب پینٹری سے مگز میں چائے ڈالتی امپلائز لاؤنج میں آ بیٹھیں تھیں۔

"جو بھی ہو نیلم ہم تو اسکا راف ہی پر بنائیں گے۔ تم کیا بناؤ گی؟" اب کے ماہ نوش نے اس سے پوچھا۔

"میں ایک لانگ اسکرٹ کا موک اپ بنانے کا سوچ رہی ہوں۔" نیلم نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی اچھا ہے۔ چلو بس پھر چائے پی کر چلتے ہیں۔" وہ دونوں کچھ دیر سکون سے بیٹھ کر چائے کی چسکیاں لینے لگیں۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

مس مہرین حریم کے کیمین میں بیٹھیں تھیں۔

"او کے حریم آپ نے جو بھی پوائنٹس بتائیں ہیں وہ میں نے نوٹ کر لیے ہیں۔ میں جمیل سنز والے پروجیکٹ پر کام شروع کر داتی ہوں۔" مس مہرین نے قریب کی نظر کا چشمہ اتارتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں صحیح ہے۔ اچھا رونی ٹیکسٹائل والے پروجیکٹ کا کیا ہوا؟" حریم نے سر سری انداز میں پوچھا۔

خمار عشق نادر خان

"اس کاڈیزائن میں نے سیلیکٹ کر لیا ہے۔ وہ جو نئی انٹرن آئی ہے، ماہ نوش۔ کیا کمال کاڈیزائن بنایا ہے اس نے۔" مس مہرین نے پر جوش انداز میں کہا تو حریم کا حلق کڑوا ہو گیا۔ وہ اپنے چہرے کے تاثرات کو قابو میں کرتے پوچھنے لگی۔

"اوہ اچھا! مجھے بھی لنک بھیجیں۔ میں بھی دیکھوں اس کاڈیزائن۔" حریم نے بظاہر دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ضرور کیوں نہیں۔" مس مہرین نے بٹن پریس کرتے فائل حریم کو بھیج دی تھی۔

"آپ دیکھیں گی حریم تو آپ کو بھی پسند آئے گا۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ لڑکی عرثان کی سوچ کو سمجھ لیتی ہے۔ بالکل وہی ڈیزائن تخلیق کرتی ہے جیسا وہ بریف دیتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا تھا۔

"کل تک سب موک اپس بنالیں گے پھر عرثان کے ساتھ فائل کر کر سا حررونی کے ساتھ میٹنگ رکھ لیں گے۔" مس مہرین نے کہا تھا۔ حریم کے تن بدن میں ان کی باتیں سن کر آگ لگ چکی تھی۔ وہ خود پر قابو پاتی پہلو بدل گئی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نامر خان

"بالکل ٹھیک ہے۔ چلیں پھر آپ ابھی جمیل سنز پر کام کریں۔" حریم نے کہا تو مس مہرین بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ گئیں تھیں۔

ان کے جانے کے بعد حریم نے اپنے لیپ ٹاپ پر وہ فائل کھولی تھی۔

اسکرین پر ماہ نوش کا ڈیزائن نمودار ہو چکا تھا۔

"ہیم۔۔۔ تو سب کو لگتا ہے کہ یہ لڑکی عریشان کو سمجھتی ہے۔۔۔ ہیم۔۔۔ تو اس کا انتظام کرنا تو بہت ہی آسان ہو جائے گا۔۔۔" حریم اچانک ہنسی تھی۔

"عریشان کو کیا پسند ہے یہ جاننے سے زیادہ ضروری ہے کہ اسے کیا ناپسند ہے۔" حریم نے ٹیبل پر رکھا پیپر ویٹ انگلیوں سے گھمایا تھا۔

"جس چیز کو وہ ناپسند کرتا ہے وہی اب یہ لڑکی کرے گی۔" حریم نے کہتے ہوئے ایک کال ملائی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

رات کے نو بج رہے تھے۔ گاڑی ایک وسیع و عریض ہوٹل کے سامنے آکر رکی تھی۔ گاڑی کا دروازہ کھولتا وہ گھنگریالے بالوں والا خوبرونو جوان باہر نکلا تھا۔

خمار عشق نادر خان

وہ دوسری جانب گھوم کر آیا تھا اور اس نے دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ اس کا ہاتھ تھامتی وہ خوبصورت نازک سی لڑکی باہر آئی تھی۔

"التان ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" نیشا نے اتنا عالیشان ہوٹل دیکھ کر پوچھا تھا۔

"التان کی جان ایک سر پرانز ہے تمہارے لیے۔" التان اس کا ہاتھ تھامے لابی کی جانب بڑھا تھا۔

نیشا نے آج مہندی رنگ کی پیروں تک آتی کلیوں والی فراک پہنی تھی۔ پاؤں میں ہمیشہ کی طرح التان کی دی ہوئی پازیب تھی۔ وہ اپنا دوپٹہ سر پر سلیقے سے سیٹھ کرتی اعتماد سے التان کے ساتھ چل رہی تھی۔

وہ لوگ ایک پرائیوٹ روم میں پہنچے تھے۔ نیشا اور التان کے اندر داخل ہوتے ہی آرکیسٹر اوائلن بجانے لگا تھا۔

نیشا کے چہرے پر خوشگوار حیرت آئی تھی۔

وہ اپنی کانچ سی براؤن آنکھوں میں چمک لیے التان کو دیکھنے لگی۔

"واؤ التان! آپ نے یہ سب اریج کیا ہے؟" اس کی آواز میں کھنک تھی۔

"جی التان کی جان۔" التان اس کے ہاتھ کی پشت پر کس کرتا کہہ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ینیشا فور اگلابی ہوئی تھی۔

وہ اب میز کے گرد بیٹھ گئے تھے۔

"آج ہم سیون کورس میل لیں گے۔" التان نے ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"سچ میں؟ مجھے تو ہمیشہ سے ایک بار ایسے فینسی ڈنرز کا بہت شوق تھا۔" ینیشا ایکسائٹمنٹ سے چاروں طرف دیکھتی کہہ رہی تھی۔

التان اس کی معصومیت پر مسکرایا تھا۔

وہ ایسی ہی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جانے والی۔

تب ہی ایک ویٹر ٹرالی کھسکاتا ہوا آیا تھا۔

سب سے پہلے اسٹارٹر سرو کیا گیا۔ ینیشا نے جھینگے کی ڈش کو کچھ جھجکتے ہوئے منہ میں ڈالا تھا لیکن وہ واقعی ذائقہ دار تھا۔

پھر انہیں سوپ پیش کیا گیا۔ تیسرے نمبر پر چیری ٹماٹر اور چیز کے ساتھ سلاد لائی گئی۔

التان بڑی محبت سے ایک چمچے میں بائٹ لیتا ینیشا کی جانب بڑھا رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"التان! کیا کر رہے ہیں آپ۔ سب دیکھ رہے ہیں۔" نیشا نے گھبراتے ہوئے کہا تھا۔

"یار اس میں ایسی کیا بات ہے۔ اپنی بیوی کو کھلا ہی تو رہا ہوں۔" التان نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔

"اچھا۔۔ آپ لائیں دے مجھے میں کھا لیتی ہوں۔" نیشا نے ہاتھ بڑھاتے کہا تھا۔

"نہ۔۔ نہ۔۔ میرے ہاتھ سے کھاؤ ورنہ آگے میں ہاتھ سے نہیں کھلاؤنگا۔" التان نے شرارت سے

اپنے ہونٹوں پر انگلیاں بجاتے ہوئے کہا تھا۔

نیشا کی آنکھیں اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہی پھیلیں تھیں اور اس نے فوراً ہی التان کے بڑھائے ہوئے
چچے سے بانٹ لی تھی۔

التان اس کی فرمانبرداری دیکھتے مسکرایا تھا۔

اس کے بعد تیل میں سنہری کی گئی مچھلی پیش کی گئی تھی۔ ساتھ ہی ایک اور ڈش لائی گئی۔

نیشا نے ایک پیس کاٹ کر منہ میں لے جانا چاہا تو التان نے کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"اہم۔۔ کیا ہمیں بھی اپنی بیوی کے ہاتھ سے کچھ کھانے کو ملے گا۔" وہ ڈرامائی انداز اختیار کرتا کہہ رہا

تھا۔

خمار عشق نادر خان

نینشا کو اس کی حرکت پر ہنسی آئی تھی اس نے شرما تے ہوئے التان کی جانب کاٹا بڑھایا تھا۔ التان نے بائٹ لیتے ہی کہا تھا۔

"اف یہ اتنا لذیذ ہو گیا ہے جان۔ صرف لمس کا کمال ہے۔ پلیز تھوڑا اور کھلا دو نہ۔" وہ نینشا کو دیکھتا مزید اس کے قریب ہوا تھا۔

"التان آپ مجھے تنگ مت کریں نہ۔" نینشا شرمائی گھبرائی سی التان کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔

"ابھی تو میں نے تنگ کرنا شروع بھی نہیں کیا ہے التان کی جان۔" وہ ایک آنکھ دباتا کہہ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ایک ڈھکا ہوا پلیٹران کی میز پر رکھا گیا۔ نینشا دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ ویٹر نے ڈھکنا ہٹایا تھا اور ڈش میں سے فوگ جیسا دھواں نمودار ہوا تھا۔

"واؤ!" نینشا حیرت سے اس دھواں اڑاتے میٹھے کو دیکھ رہی تھی۔

التان نے ایک چمچہ اس کی جانب بڑھایا تھا۔ نینشا نے زبان پر اس خوش ذائقہ میٹھے کو چکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔ سونے کے ساتھ ربیری جیلی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"ہیم۔۔۔ بہت ہی مزیدار ہے یہ التان!" نیشا کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ التان بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر نیشا کے ہونٹوں کے کنارے لگی ہوئی کریم اپنی انگلی سے صاف کی تھی۔

اس کے یوں لب رب کرنے پر نیشا کی سانس رکی تھی۔ التان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اپنی انگلی پر لگی کریم ٹیسٹ کی تھی اور نیشا کی آنکھیں مزید پھیلی تھیں۔

"التان!"

"کیا؟ اگر تمہیں عجیب لگ رہا ہے تو روم میں چلتے ہیں۔ پھر ڈیزرٹ ٹھیک سے انجوائے کر سکیں گے۔" وہ دھیمے لہجے میں کہتا نیشا کو نظریں جھکانے پر مجبور کر چکا تھا۔

"التان آپ بہت بگڑتے جا رہے ہیں۔" نیشا نے لہجے میں خفگی لانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"ارے! اچھا چلو لاسٹ کورس آرہا ہے۔" التان نے اس کی توجہ بٹائی تھی۔

ویٹر ایک ٹرالی کھسکاتا ہوا آیا تھا۔ جس پر سرخ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ سجا ہوا تھا۔

خمار عشق ناز خان

نینشانے سوالیہ نگاہوں سے التان کی جانب دیکھا تھا جو اپنی کرسی پیچھے کرتا کھڑا ہو چکا تھا۔ التان نے ہاتھ بڑھا کر نیشا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

نینشانے دیکھا وہاں ایک ریڈ ویلوٹ کیک رکھا تھا۔

"Six months of bliss have passed... A lifetime of love to be unfold with you"

نینشانے کارڈ پڑھا تھا اور ان براؤن کانچ جیسی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

التان جو اس کی جانب گلدستہ بڑھا رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر چونکا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ پریشان ہوتا اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا۔

"آپ کتنے اچھے ہیں نہ التان۔" نینشانے جھلملاتی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔

التان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی اور وہ نیشا کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"مجھے پھر اچھا سا گفٹ ملے گا نہ التان کی جان؟" نیشا اس کی بات پر خود میں سمٹی تھی۔

خمار عشق ناز خان

التان اس کا ہاتھ تھا متاب یک کاٹ رہا تھا۔ اسے ابھی نیشا کے ساتھ اس خوبصورت شام کو اور بھی خوبصورت بنانا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشان آج سارا ہی دن آفس سے باہر رہا تھا۔ کچھ اس کی میٹنگز تھیں کچھ آج ایک سائٹ کی انسپیکشن بھی کرنی تھی۔

"سر کہاں چلنا ہے؟" وہ اب گاڑی میں آبیٹھا تو رحیم نے استفسار کیا تھا۔

"ہیم رحیم ایسا کریں اسکندر امپائر کی طرف چلیں۔" عرشان نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے کہا تھا۔

اس کے اسٹنٹ نے اگلی سیٹ سے گھوم کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"باس، آپ کا شیڈول تو فری ہے اب۔" ہاشم نے اس کو یاد دلایا۔

"مجھے معلوم ہے ہاشم۔ لیکن ابھی آفس ٹائم ختم نہیں ہوا ہے۔" عرشان نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

"جی باس لیکن جب تک ہم وہاں پہنچیں گے تقریباً دس پندرہ منٹ ہی رہ جائیں گے۔" ہاشم نے مزید کہا

تھا۔

خمار عشق ناز خان

"تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا ہاشم؟" عرشان نے اب کی بار اسے گھورا تھا۔

"نونو جیسا آپ چاہیں باس۔" ہاشم گڑبڑا کر سامنے دیکھنے لگا تھا۔ رحیم گاڑی تیزی سے اسکندر امپائر کی جانب دوڑاتا رہا۔

عرشان سیاہ شیشوں کے پار باہر کے بدلتے منظر دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت اسے آفس میں کوئی کام نہیں تھا لیکن وہ اس دل کا کیا کرتا جسے اپنی زمرہ آنکھوں والی پری کی ایک جھلک دیکھنے کی بے تاب تھی۔

جب وہ اتنے مہینوں سے اس سے دور تھی تو عرشان محض اس کے خیالوں سے دل بہلا لیتا تھا لیکن اب جب وہ یہ بات جانتا تھا کہ وہ اس کے شہر میں ہے، اس کے اتنے پاس ہے تو وہ خود کو اس کی جانب بڑھنے سے روک نہیں پارہا تھا۔

وہ اصول پسند آدمی اپنی زمرہ آنکھوں والی پری کے لیے اپنے ہی بنائے ہوئے اصول و ضوابط توڑتا جا رہا تھا۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

خمار عشق نادر خان

"چلیں ماہ نوش؟" نیلم نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں نیلم تم چلو۔ ہم بس یہ ڈیزائن مکمل کر کر آرہے ہیں۔" ماہ نوش نے اسکرین پر ہی نظر جمائے ہوئے کہا تھا۔

وہ اسکارف کا موک اپ سیٹ کر رہی تھی اور بس پانچ منٹ کا کام رہ گیا تھا۔

"او کے اللہ حافظ!" نیلم اپنا بیگ اٹھاتی جانے کے لیے نکل گئی تھی۔

آہستہ آہستہ تقریباً سب ہی لوگ چلے گئے تھے۔

ماہ نوش اطمینان سے اپنا کام مکمل کر کر اٹھی تھی۔ اس نے فائل اپلوڈ بھی کر دی تھی جہاں سے یہ ساری تصویریں ایک پریزنٹیشن میں شامل کر کر مس مہرین کل عرثمان کو دکھانے والی تھیں۔

ماہ نوش اپنی گلابی چادر سر پر اچھی طرح سیٹ کرتی باہر نکلی تھی۔ وہ لابی میں پہنچی تھی اور عرثمان اسی وقت ہی باہر سے اندر آیا تھا۔

ایک لمحے کے لیے پھر سے ان کی نظریں ملی تھیں۔ جہاں عرثمان اسے دیکھ کر مسکرایا تھا وہیں ماہ نوش نے چہرے پر سپاٹ تاثرات کا خول چڑھایا تھا۔

خمار عشق نادر خان

وہ سر جھکاتی عرشان کے برابر سے نکلتی چلی گئی تھی اور عرشان جو اس سے دو منٹ رک کر بات کرنا چاہتا تھا اسے بے اختیار ہی آواز دے بیٹھا تھا۔

"ماہ نوش" ...

"جی مسٹر اسکندر؟" وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کی چوٹ کیسی ہے؟" عرشان نے پوچھا تھا۔

لابی خالی ہو چکی تھی۔ اس وقت تک سب ہی جا چکے تھے۔ ہاشم بھی پچھلے فلور پر ایچ آر سے کوئی بات کرنے کے لیے رک گیا تھا۔

"ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کے فکر کرنے کا شکریہ۔" ماہ نوش نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

پورے دن وہ خود کو سمجھاتی بجھاتی رہی تھی اور اب عرشان کو سامنے دیکھتے ہی اس کے دل کی دھڑکن پھر بڑھ گئی تھی۔ اسے اب عرشان کے ساتھ ساتھ خود پر بھی غصہ آرہا تھا۔

"آپ کی فکر تو ہمیشہ ہی رہتی ہے۔" عرشان نے بے دھیانی میں کہا تھا۔

ماہ نوش نے اپنی زمر د آنکھوں سے اس کی سیاہ آنسو سی پتلیوں میں جھانکا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"جی؟"

"ام۔۔ میرا مطلب ہے کہ ہر امپلائی کی فکر رہتی ہی ہے مجھے۔ اب آپ کو کمپنی کے اندر چوٹ لگی تھی تو پوچھنا میرا فرض تھا۔" عریشان نے بات بنائی تھی۔

"تو ہم کون سا مر گئے تھے جو۔۔" ماہ نوش کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی عریشان نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اچانک ہی سختی در آئی تھی۔ ماہ نوش کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلی تھیں۔ عریشان اس سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا اپنی سیاہ آنکھیں اس کی سبز آنکھوں میں گاڑے ہوئے تھا۔

"دو بارہ ماہ نوش ایسا کوئی لفظ میں آپ کے منہ سے نہ سنوں!" عریشان کی آواز دھیمی تھی لیکن انداز اتنا سرد تھا کہ ماہ نوش کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی تھی۔ وہ آنکھوں میں خوف لیے اپنا سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔

عریشان نے تنبیہی انداز میں اسے دیکھتے اپنا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹایا تھا۔
ماہ نوش بالکل ساکت کھڑی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"اب آپ ہاسٹل واپس جائیں ورنہ آپ کو دیر ہو جائے گی۔" عریشان نے اس کی توجہ گھڑی کی جانب دلائی تھی اور ماہ نوش اٹے قدم چلتی تقریباً بھاگتی ہوئی لفٹ میں داخل ہوئی تھی۔

دروازہ بند ہوتے ہی وہ لفٹ کی دیوار سے ٹک کر گہرے سانس لینے لگی تھی۔

"اتنا غصہ کس بات پر آگیا تھا انہیں؟"

"اکڑو بد دماغ کہیں کے!" ماہ نوش اب عریشان کی شان میں گل افشانی کر رہی تھی۔

جتنی تیزی سے اس کا دل دھڑک رہا تھا ایسا لگ رہا تھا پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

"اپنی منگیتر کی جا کر کریں نہ فکر ہم سے کیا ہے انہیں۔" لفٹ اب گراؤنڈ فلور پر رک چکی تھی۔

ماہ نوش باہر نکلی تو رحیم گاڑی نکالے اس کا ہی منتظر تھا۔

اس نے ماہ نوش کے بیٹھتے ہی اپنی لوکیشن پن عریشان کو سنیر کی تھی۔

عریشان ماہ نوش کے معاملے میں رحیم کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔

رحیم ان کا خاندانی ڈرائیور تھا۔

خمار عشق نامر خان

اس کو عریشان کی جانب سے خاص ہدایت تھی کہ وہ ماہ نوش کو ہاسٹل سے پک کرے اور بحفاظت اسے آفس سے واپس بھی پہنچائے۔ جتنی دیر ماہ نوش سفر میں رہتی تھی عریشان اپنے فون پر اس کی لوکیشن دیکھتا رہتا تھا۔

جب سے شیریں والا واقعہ ہوا تھا عریشان کی ماہ نوش کی حفاظت کو لے کر بے چینی بڑھ گئی تھی۔ اب بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا گاڑی کو نقشہ پر چلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

سورج کی نرم گرم کرنیں لاؤنچ میں بنی فرینچ اوپن کھڑکیوں سے چھن چھن کر اندر آرہی تھیں۔ اوپن کچن میں کھڑے وجود کی پشت ان کرنوں کے پڑنے پر چمک رہی تھی۔

وہ زیر لب گنگنا رہا تھا۔ سلیپ پر کٹنگ بورڈ پر سلیقے سے کٹی ہوئی شملہ مرچ اور پیاز رکھی تھی۔ ٹوسٹر میں ڈبل روٹی کے سلاٹس سک رہے تھے۔

ارمغان نے احتیاط سے انڈوں کا آمیزہ پین میں ڈالا تھا۔ جو گرم تیل میں جاتے ہی چھن کی آواز کے ساتھ پکنا شروع ہوا تھا۔ جب آملیٹ ہلکا سنہرا ہو گیا تو ارمغان نے اس پر پنیر کے ٹکڑے بچھاتے اسے

خمار عشق نامر خان

ایک جانب سے موڑ دیا تھا۔ اب وہ آلیٹ کو پلیٹ میں نکال کر کاؤنٹر پر لایا تھا۔ اب وہ بڑے انہماک سے ایک ٹرے سیٹ کر رہا تھا جس میں ایک پلیٹ میں رکھے تو س کے ساتھ جیلی رکھی ہوئی تھی۔

آلیٹ کی پلیٹ رکھنے کے بعد ار مغان نے کافی کے دوگ بھی اس میں سیٹ کیے تھے اور ایک حتمی جائزہ لیتے ہوئے وہ آخری چیز اٹھائی تھی۔ ایک ادھ کھلی گلاب کی کلی۔ وہ اب اپنے گیلے بال جھٹکتا بیڈروم کی جانب بڑھا تھا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

خمار عشق نامر خان

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

خمار عشق ناز خان

زینہ پر سکون سی آنکھیں موندے خوابوں کی وادی میں کھوئی ہوئی تھی۔ ارمغان اس کو بے فکری سے سوتا دیکھ کر مسکرایا تھا۔ وہ ناشتے کی ٹرے میز پر رکھ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر جھکتے اس نے اس کے لبوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔

زینہ نیند میں ہی اسے رسپانڈ کرنے لگی تھی۔ اس نے نیم وا آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے اپنے بانہوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا۔

ارمغان نے اس کے لب آزاد کرتے اپنی نیلی آنکھوں سے ان شہد رنگ آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"Günaydın Guzelim"

(Good morning my beauty)

ارمغان نے کہا تھا اور زینہ کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی۔

"تمہیں بھی۔" وہ اب کسمائی تھی۔

چلو اٹھ کر ناشتا کر لو۔ تمہیں ایک گھنٹے میں ہاسپٹل کے لیے نکلنا ہے نہ۔" ارمغان نے یاد دلایا تھا۔

خمار عشق ناز خان

"اوہ ہاں! زینہ اٹھ کر بیٹھی تھی اور کمفرٹر پھسل کر اس کے پیٹ تک آیا تھا۔ ار مغان کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہوا تھا اور زینہ کا چہرہ اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہی لال ہوا تھا۔

اس نے کمفرٹر کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا لیکن ار مغان اس کے ہاتھوں کی پہنچ سے اسے دور کرتا بستر پر سے گرا چکا تھا۔ زینہ خود میں سمٹی تھی لیکن ار مغان کی جسارتوں نے اسے کچھ دیر میں سب بھلا دیا تھا۔

بستر کے چاروں طرف لگے پردے ہو اسے دھیرے ہل رہے تھے۔ ان دونوں کی حرکات سے پردوں میں ارتعاش سا پیدا ہو رہا تھا جو ان کے عکس پر ایک رقص کا سا گماں پیش کر رہا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"صبح بخیر بابا آنے۔" عرثمان آفس کے لیے تیار ہو کر ناشتے کی میز پر آیا تو دادی بھی ناشتا کر رہیں تھیں۔

"صبح بخیر میرے بچے، جیتے رہو۔" وہ اس کے جھکے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرتی مسکرائیں تھیں۔

"آج آبی نظر نہیں آرہے۔" عرثمان نے ارد گرد کا جائزہ لیتے کہا۔ عموماً ار مغان اس وقت تک نیچے ہی ہوتا تھا۔

"گھر میں ہو گا تو نظر آئے گا نہ۔" دادی نے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"کیا مطلب؟" عرثمان سینڈوچ کھاتے کھاتے رکا تھا۔

"تمہارے دونوں بھائی اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ گھر سے فرار ہیں۔" انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

عرثمان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

"چلیں اچھا ہے۔"

"تم یہ بتاؤ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں یاد دلا دوں کہ اب ان دونوں کی طرح اچانک نکاح کر کرمت آجانا تمہارا باپ اس بار تم تینوں کو ہی گھر سے نکال دے گا۔" انہوں نے فرہاد صاحب کے پچھلی بار کے رد عمل کو یاد کر کے کہا تھا۔

"ارے میری پیاری بابا آنے، میں جس لڑکی سے شادی کروں گا اس کے گھر رشتہ لے کر تو آپ ہی جائیں گی۔" عرثمان نے کہا تھا۔

وہ اسے غور سے دیکھنے لگیں۔

"ضرور! میرا پوتا جہاں کہے گا میں اس کی شادی وہاں کرواؤں گی۔ چاہے تمہارا باپ مانے یا نہ مانے۔" انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"بس تو پھر طے رہا۔" عریشان نے کافی کامگ ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"نام کیا ہے اس کا؟" انہوں نے اچانک پوچھا تھا۔

"کس کا۔۔" عریشان نے نظریں چرائیں تھیں۔

"اسی کا بیٹے جس کا رشتہ لینے تم مجھے بھیج رہے ہو۔" دادی نے پوچھا تو اب کی بار عریشان کو کافی پیتے پیتے ٹھسکا لگا تھا۔

وہ اس کی دادی تھیں پل میں اس کی آنکھیں پڑھ چکیں تھیں۔

"ماہ نوش۔" عریشان نے دھیرے سے کہا تھا۔

"نام تو بڑے جوڑ کا ہے۔ تم آسمان ہو اور وہ تمہارا چاند۔" دادی کے کہنے پر عریشان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔

"کب چلنا ہے؟" انہوں نے فوراً پوچھا۔

"ابھی نہیں دادی۔ مجھے اس سے ابھی تک پوچھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اگر وہ انکار کر دے گی تو میں کیا کروں گا۔" عریشان نے اپنے دل میں چل رہی کشمکش کو بیان کیا تھا۔

خمار عشق نامر خان

"تو پھر تم ایک طرف ہو جانا۔ میں اس کے گھر خاندان کا پتہ لگو کر اس کی ماں سے اسے مانگ لاؤں گی۔ نکاح سے پہلے تم شکل نہ دکھانا اس کو جب نکاح ہو جائے گا تو مان ہی جائے گی وہ۔" دادی نے پورا منصوبہ بنالیا تھا۔

عرشمان کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔

"بابا آنے! آپ تو اسے کوئی راہ فرار ہی نہیں دے رہیں۔" وہ کہتا ہنسا تھا۔

"تو کیوں ہونے دوں اسے فرار؟ میرے پوتے کی خوشی ہے تو اس گھر میں تو اب وہی چاند بے گا۔" دادی نے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا۔

"ویسے وہ ایسی ہے نہیں جو اپنی مرضی کے خلاف کسی کی ہو جائے۔ آپ کے اس پوتے سے پورا آفس ڈرتا ہے اور وہ محترمہ جب بھی موقع ملتا ہے مجھے چار سنا دیتی ہیں۔" عرشمان ماہ نوش کا غصہ یاد کرتا مسکرایا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

"لیکن آپ کو پتہ ہے وہ اتنی معصوم ہے۔ پہلے غصہ کرتی ہے پھر ڈرتی بھی ہے۔۔۔" عریشان جذبات کی رو میں بہتا کچھ اور بھی کہنے والا تھا۔ تب ہی دریا اپنے کمرے سے آتی ہوئی نظر آئیں تھیں اور عریشان فوراً چپ ہوا تھا۔

"یہ دادی اور پوتا صبح صبح کیا پلان بنا رہے ہیں؟ السلام علیکم اماں۔" وہ کرسی پر بیٹھتے پوچھ رہی تھیں۔

"کچھ بھی نہیں آنے۔ بس ادھر ادھر کی باتیں۔" عریشان نے دادی کو اشارہ کرتے کہا تھا۔

دریا مسکرائیں تھیں۔

ان کے تینوں بیٹوں میں سے عریشان اپنی دادی کے زیادہ قریب تھا۔ بچپن سے ہی وہ ان کا بہت لاڈ لارہا تھا۔ ان کو یقین تھا کہ اب بھی وہ دونوں مل کر کوئی کھڑی پکارہے تھے۔ وہ محبت سے ان دونوں کو دیکھتی اب اپنے توش پر جیم لگا رہیں تھیں۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عریشان جب آفس پہنچا تو اس کی سیکرٹری جویریہ اس کی جانب تیزی سے آئی تھی۔ وہ ایک شادی شدہ عورت تھی اور عریشان کے ساتھ کافی عرصہ سے کام کر رہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"باس! ساحر رونی کی ای میل آئی ہے۔" اس نے عجلت سے کہا تھا۔

"اچھا۔ کیا کہہ رہا ہے وہ؟" عرثمان نے اپنا لپ ٹاپ آن کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"انہیں کوئی اہم میٹنگ میں شامل ہونے کے لیے چین جانا ہے تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ ڈیزائن آج ہی فائنل ہو جائے۔" جویریہ نے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ہاشم سے کہیں وہ سارا انتظام کر لے اور انہیں لنچ کے بعد کا ٹائم دے دیں۔ جب تک میں مس مہرین کے ساتھ میٹنگ کر لوں۔" عرثمان نے فون اٹھاتے کہا تھا۔ تب ہی ہاشم دروازے پر دستک دیتا اندر آیا۔

"باس ساحر رونی آیا ہے۔" ہاشم نے کہا تو عرثمان نے کچھ ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"یہ میٹنگ کنفرم ہونے سے پہلے ہی کیسے آگیا ہے؟ چلیں آپ اس کی ٹیم کو کانفرنس ہال میں بٹھائیں۔ میں حریم اور مس مہرین کو بلواتا ہوں۔" عرثمان نے اپنے فون پر حریم کے آفس کا ایکسٹینشن نمبر ملایا تھا۔

دوسری بیل پر ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔

خمار عشق نامہ خان

"مس حریم یہ ساحر رونی اچانک آگیا ہے۔ کیا پریزنٹیشن تیار ہے؟" عریشان نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"ہاں عریشان وہ تو مس مہرین نے کل ہی تیار کر وادی تھی لیکن ایک مسئلہ ہے۔" حریم بات کرتے ہوئے رکی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے؟" عریشان اپنی کنپٹی مسلتا پوچھ رہا تھا۔

"مس مہرین کو فوڈ پوائزن ہو گیا ہے۔ وہ آج آفس نہیں آئیں ہیں۔ تم کہو تو میں ڈیزائن ڈیپارٹمنٹ سے ہی کسی کو پریزنٹیشن کے لیے کہہ دوں؟" حریم نے معصومیت سے کہا تھا۔

"ہاں۔ ایسا کریں کہ مس مہرین نے جس کا ڈیزائن منتخب کیا تھا اسی ڈیزائن سے کہہ دیں کہ وہ پریزنٹیشن دے دے کیونکہ اپنے ڈیزائن کو وہ اچھی طرح سمجھا سکتا ہے۔"

عریشان نے مس جویریہ کو چند فائل اٹھانے کا اشارہ کیا تھا اور خود اپنی نشست سے کھڑا ہوا تھا۔

"اوکے عریشان جیسا تم بہتر سمجھو۔" حریم نے کہتے ہوئے فون بند کیا تھا۔

اس کے چہرے پر ایک خطرناک مسکراہٹ تھی۔

خمار عشق ناز خان

"اب اس انٹرن کا گیم اوور!" وہ اپنا چہرہ پیچھے کرتی ہنسی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشمان اور حریم اپنے اپنے اسٹنٹس کے ساتھ میٹنگ روم میں موجود تھے۔

ساحر رونی اپنے ساتھ اپنی ٹیم بھی لایا تھا۔

"مسٹر عرشمان تھینک یو کہ آپ نے ہمیں ارجنٹ انٹرٹین کرنے کے لیے ایگری کیا۔" ساحر رونی نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجاتے کہا تھا۔

جواب میں عرشمان نے محض سر ہلایا تھا۔

ذاتی طور پر اسے یہ آدمی پسند نہیں تھا۔ وہ اس کے عورتوں کے جسم کی نمائش کرنے والے ملبوسات کی وجہ سے اسکندرز کے ساتھ ڈیل نہیں کرنے دیتا تھا۔ لیکن اس بار اسے یہ یقین دلایا گیا تھا کہ وہ ان کے ڈیزائن کیے ہوئے پرنٹ سے ایسا کچھ تیار نہیں کرے گا جو ہماری ثقافت اور تہذیب سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"او کے مسٹر رونی، ہم پریزنٹیشن شروع کرتے ہیں۔" حریم نے کہا تو سب ہی اسکرین کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

عرشمان وہاں ماہ نوش کو کھڑے دیکھ کر چونکا تھا۔

سیاہ دوپٹہ کے ہالے میں اس کا بے داغ چہرہ دمک رہا تھا۔

زمر د آنکھوں میں اعتماد تھا۔ وہ ڈانس کے پاس کھڑی مائیک سیٹ کر رہی تھی۔

"خوش آمدید۔ ہم یہاں آپ سب کو اپنے ڈیزائن سے انٹروڈیوس کروانے آئے ہیں۔ گلدوزی ہمارے خطہ کا ایک بہت پرانا کام ہے۔ یہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ اس کی باریکی سے آپ ان خواتین کی مہارت کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو انہیں تیار کرتی ہیں۔" ماہ نوش بتاتی جا رہی تھی اور اسکرین پر سلائیڈز میں تصویریں چلتی جا رہی تھیں۔

"ہم نے اسی سے انسپائر ہو کر یہ پرنٹ ڈیزائن کیا ہے۔" ماہ نوش نے بٹن پریس کرتے ہوئے سلائیڈ تبدیل کی تھی۔

عرشمان نے ستائشی نظروں سے اس پرنٹ کو دیکھا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش نے مختلف رنگوں میں بھی اسی ڈیزائن کو بنایا ہوا تھا۔

"یہ تو واقعی کمال ہے مسٹر عرثمان!" ساحر رونی اور اس کی ٹیم اس ڈیزائن سے بہت متاثر ہوئے تھے۔

عرثمان کا سر فخر سے اونچا ہوا تھا۔

حریم کے سینے پر سانپ لوٹے تھے وہ عرثمان کی نگاہوں میں ماہ نوش کے لیے وارفتگی دیکھ رہی تھی۔
(بس چند منٹ اور جان من! پھر انہی آنکھوں سے میں چنگاریاں نکلتے دیکھوں گی۔) حریم نے دل ہی
دل میں سوچا تھا۔

"بس آپ ہمیں کچھ موک ڈریسز دکھادیں تاکہ ہم یہ ڈیل فائنل کریں۔" ساحر رونی نے دلچسپی سے
دیکھتے کہا تھا۔

عرثمان نے ماہ نوش کو اشارہ کیا تھا۔

"چونکہ یہ ڈیزائن ہماری تہزیب اور اقدار کا علمبردار ہے اسی لیے ہم نے موک ڈریسز بھی اسی طرح
سے منتخب کیے ہیں۔ ان ڈیزائن کو دیکھ کر آپ کو عورت کی اصلی خوبصورتی کا اندازہ ہوگا۔"

ماہ نوش نے کہتے ہوئے نیکسٹ کا بٹن پریس کیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

اسکرین پر ایک سلائیڈ شو چلنا شروع ہوا تھا۔

عرشمان کا چہرہ اچانک تنا تھا۔

ساحر رونی سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

جبکہ حریم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"بھئی واہ! میں تو تمہارے سر پر دوپٹہ دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ تم اب برقعہ دکھانے والی ہو لیکن تم تو سچ مچ عورت کی خوبصورتی ہی دکھا رہی ہو۔" ساحر رونی نے ماہ نوش کو اوپر سے لے کر نیچے تک گھورا تھا۔

ماہ نوش نے چونک کر اسکرین پر دیکھا تھا اور پھر اس کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

اسکرین پر ایک کے بعد ایک ماڈل نیم عریاں لباس میں ملبوس نظر آرہی تھیں۔

کسی ماڈل نے صرف کبھی ٹاپ پہن رکھا تھا اور کسی نے صرف انتہائی مختصر کبھی باٹم، ہاتھوں سے سینے کے ابھاروں کو ڈھکنے کی برائے نام کوشش کی گئی تھی۔

ایک کے بعد ایک، عریاں سے عریاں تصویر چند سیکنڈ کے وقفے سے تبدیل ہو رہی تھی۔

ہر جگہ وہی پرنٹ استعمال کیا گیا تھا جو ماہ نوش نے ڈیزائن کیا تھا۔

خمار عشق نادر خان

اسکرین پر ایک ماڈل کی کھلی کمر کی تصویر آتے کیمرہ اس کے پچھلے حصہ کی طرف زوم ہوا تھا اور ماہ نوش نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لیں تھیں۔

ایک منٹ کے اس مختصر عرصے میں اسکرین پر یہ: بے ہودگی چل چکی تھی۔ عریشان کے ماتھے کی رگ ابھر رہی تھی۔ ہاشم پر اجیکٹر بند کرنے بھاگا تھا اور حریم نے میز پر لگے بٹن سے کمرے کی لائٹس جلانی تھیں۔

ماہ نوش کمرے کے وسط میں کھڑی بری طرح کانپ رہی تھی۔ شرم کے احساس سے اس کی پلکیں نہیں اٹھ رہی تھیں۔

"مسٹر عریشان آئی ایم امپریسڈ بائی یور ڈیڈیکشن!" اس کے الفاظ عریشان کے لیے کسی طمانچہ سے کم نہیں تھے۔

دو سال سے وہ محض اسی بات کا جواز بنا کر اس آدمی کی کمپنی کے ساتھ کام نہیں کر رہا تھا اور آج یوں سب کے سامنے اسکندر ایمپائر میں ہی وہ سب دکھایا گیا تھا جو عریشان کے اصولوں کے خلاف تھا۔ وہ اپنے دانت پر دانت جماتا ماہ نوش کو دیکھ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"اوہ مسٹر رونی۔ میرے خیال سے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ آپ پلیز ہمیں ایک اور موقع دیں۔ ہم آپ کو یہ سب دکھانے کے لیے معذرت چاہتے ہیں۔" حریم نے پیشہ وارانہ انداز سے کہتے ہوئے عرشان کی جانب دیکھا تھا۔

لیکن عرشان اس وقت کسی کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے صرف ماہ نوش کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں جس کے باعث اس کے بازو کے مسلز بھی ابھر رہے تھے۔ وہ اس وقت کتنے غصے میں تھا۔ حریم کو اچھی طرح معلوم تھا۔ وہ اپنے منصوبہ میں کامیاب ہو چکی تھی !

"ٹھیک ہے مس حریم! ابھی تو میں ملک سے باہر جا رہا ہوں۔ اس بارے میں سوچتے ہیں کہ آگے کیا کرنا ہے۔" ساحر رونی یہ کہہ کر کرسی دھکیلتا کھڑا ہوا تھا۔ اس کی تقلید میں وہاں سے سب ہی لوگ چلے گئے تھے۔

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

کمرے میں اب صرف تین نفوس تھے، حریم جس کے چہرے پر فتح کی سرشاری تھی، عرثمان جس کے دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھیں اور ماہ نوش جس کا جھکاسر اور لرزتا بدن اس کی حالت صاف بیان کر رہا تھا۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ایمبولینس سائرن بجاتی ہوئی ابھی ہاسپٹل پہنچی تھی۔ وارڈ بوائے اسٹریچر پر ایک مریض کو لیے تقریباً بھاگتے ہوئے کاریڈور سے گزر رہے تھے۔ مریض کی حالت نازک لگ رہی تھی۔

نرس اور وارڈ بوائے اسے ایمرجنسی سینٹر کی جانب لے گئے تھے۔ ڈاکٹر زینہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے ہاسپٹل پہنچی تھی۔ وہ تیزی سے وارڈ کی جانب پہنچی۔ مریض ایک پچاس سالہ مرد تھا جسے اچانک دل کا دورہ پڑا تھا۔

"ڈاکٹر! پلیز میرے شوہر کو بچالیں۔" ایک عورت جو مریض کے ساتھ ہی آئی تھی، زینہ کا کوٹ پکڑ کر کہنے لگی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"پلیز آپ حوصلہ رکھیں۔ ہمیں چیک کرنے دیں۔" زینہ نے نرمی سے کہتے ایک نرس کو اشارہ کیا تھا جو اس خاتون کو تسلی دیتی باہر لے گئی تھی۔

زینہ نے تیزی سے مریض کے واسٹلر چیک کیے تھے۔

"کارڈیک سے کسی کو بلائیں فوراً۔" زینہ نے ہدایت دی تھی۔

چند منٹوں بعد ہی ڈاکٹر دراب اندر داخل ہوا۔

"کیا اسٹیٹس ہے، ڈاکٹر زینہ؟" وہ مستعدی سے پوچھ رہا تھا۔

"بی پی ڈراپ ہو رہا ہے۔ پلس بھی ویک ہے۔ میڈیکل ہسٹری میں پہلے ایک انجائیناٹیک موجود ہے۔" زینہ نے تفصیل بتائی۔

"پیشینٹ کو اسٹینٹ ڈالنا ہوگا۔ آپ ان کی لیبس کروائیں اور ہم پروسیڈ کرتے ہیں۔" ڈاکٹر دراب تیزی سے ہدایات دینے لگا۔

"اور ڈاکٹر زینہ، اس سرجری میں آپ مجھے اسسٹ کریں گی۔" اس نے جاتے جاتے ایک نظر زینہ پہ ڈالتے کہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر دراب اور ڈاکٹر زینہ آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تھے۔

"گڈ ورک ڈاکٹر زینہ۔" دراب نے اپنا سکرب کیپ اتارتے ہوئے کہا تھا۔ اس کے سیاہ بال ماتھے پر چپک گئے تھے۔

"یو ٹو ڈاکٹر۔" زینہ نے خوشدلی سے کہا تھا۔

ان کے بروقت سرجری کرنے سے مریض کی جان بچ گئی تھی۔

"آپ کو آتے ہی سرجری مل گئی لکی یو۔" دراب نے زینہ کے برابر چلتے ہوئے کہا تھا۔

وہ لوگ اب ڈاکٹر زلاؤنچ جا رہے تھے۔

"یس اور خوشی کی بات یہ ہے کہ پیشنٹ از آؤٹ آف ڈینجر۔" زینہ نے غیر محسوس انداز میں فاصلہ بناتے کہا تھا۔

دراب کی عقاب سی نظروں سے اس کا یوں چند قدم دور جانا مخفی نہ رہ سکا تھا۔

وہ اسی لیے زینہ کی بہت عزت بھی کرتا تھا کہ وہ ہمیشہ سب کے ساتھ ایک فاصلہ بنا کر رکھتی تھی لیکن یہ عزت کب پسندیدگی میں بدل گئی یہ وہ نہیں جانتا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"ویسے ڈاکٹر زینہ۔ آپ میرے ساتھ لنچ پر چلیں گی؟" اس نے چلتے چلتے اچانک پوچھا تھا۔

زینہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

شہد رنگ آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں۔

"لنچ؟"

"ہاں۔ ہم ویسے بھی کافی دن بعد مل رہے ہیں۔ کچھ پرانی باتیں کریں گے اور کچھ نئی گوسپ سنیں کریں گے۔" وہ اطمینان سے کہہ رہا تھا۔

"در اصل آج میرا لنچ کا پہلے سے ہی پلان ہے تو آئی ایم سوری۔ پھر کبھی صحیح۔" زینہ نے بتایا۔

"اوہ۔ کس کے ساتھ؟" دراب نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

"کزن کے ساتھ۔" زینہ نے مختصر جواب دیا تھا۔

وہ پھر دوبارہ وارڈ کی جانب چلی گئی تھی اور دراب ایک سر دآہ بھر کر رہ گیا تھا۔

"زینہ اکرم خان، دراب خانزادہ کو بس ایک موقع دے دو۔ زندگی بھر تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔"

وہ زیر لب کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

ماہ نوش کا بدن کانپ رہا تھا۔ اس نے اتنی بے حیائی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ یہ سوچ کر ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ اتنے سارے لوگوں کے سامنے ایسی سلائڈز چل رہی تھیں۔

عرشمان نے ایک قدم ماہ نوش کی جانب بڑھایا تھا۔

"عرشمان، دیکھو غصہ مت کرو۔۔۔ اس لڑکی کو کیا معلوم۔۔۔ مجھے ہی پریزنٹیشن چیک کرنا چاہیے تھی۔۔۔" حریم خباثت سے مسکراتی بظاہر ماہ نوش کی: طرفداری کر رہی تھی۔

عرشمان کی پشت اس کی جانب تھی تو وہ اس کی ہنسی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"عرشمان سنو تو! اب اتنی سی بات پر تم اسے آفس سے نکال مت دینا۔۔۔" حریم نے اسے دوبارہ مخاطب کیا تھا۔

عرشمان اسے نظر انداز کرتا صرف ماہ نوش کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ماہ نوش سر جھکائے کھڑی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ کسی کی جانب نظریں اٹھا کر دیکھ پاتی۔

خمار عشق ناز خان

"عرشان؟؟ اچھا چلو یہ لڑکی ساحر رونی سے معافی مانگ لے گی۔۔۔" حریم نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

عرشان کے قدم رکے تھے۔ اس نے بنا حریم کی جانب رخ کیے صرف ایک لفظ کہا تھا۔
"لیو۔ (Leave)"

ایک لمحے کو حریم چونکی لیکن پھر اسے اندازا ہوا کہ عرشان اس کے سامنے تو اس انٹرن کو نہیں ڈانٹے گا۔ اس کے کچھ اصول تھے جس میں کبھی بھی وہ سب کے سامنے اپنے اسٹاف سے باز پرس نہیں کرتا تھا۔
"آف کورس۔ جیسا تم چاہو۔" یہی سوچ کر حریم تیزی سے کانفرنس روم سے باہر نکل آئی تھی۔
"ہیم ڈارلنگ، یہ رکاوٹ بھی دور کر دی میں نے۔ تم تک پہنچنے میں جو چیز بھی میرے راستے میں آئے گی اس کو میں تھس نہس کر دوں گی۔"

حریم ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اپنے کسین میں گئی تھی۔

READERS CHOICE

©NazKhanWrites/NazKhanNo

خمار عشق نادر خان

ماہ نوش کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ بے آواز اشک بہا رہی تھی۔ عریشان قدم بڑھاتا ہوا اس کے نزدیک آکر رکھا تھا۔

"ماہ نوش۔۔" اس کی آواز سپاٹ تھی۔ ماہ نوش نے سر مزید جھکایا تھا۔ عریشان کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

وہ کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں!

"عرش۔۔ مان۔۔ ہمارا۔۔ یقین کریں۔۔ ہم۔۔ ہم نے۔۔ یہ سب نہیں۔۔" ماہ نوش سے مزید کچھ نہ کہا گیا وہ ہچکیاں لینے لگی۔ عریشان نے اس کے لرزتے وجود کو دیکھتے ہوئے پھر سے اس کا نام پکارا تھا، "ماہ نوش"۔

"ہم سچ کہہ رہے ہیں۔۔ ہم نے یہ نہیں بنایا۔۔" ماہ نوش پھر سے اسے صفائی دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

تب ہی عریشان نے اچانک اسے بازوؤں سے تھام لیا۔

"ماہی! میری طرف دیکھو۔" ماہ نوش نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔

خمار عشق نادر خان

اس کی سبز زرد آنکھیں ان سیاہ آنسو سی پتلیوں سے ٹکرائیں تھیں۔ عرثمان کے چہرے پر ایک الگ ہی تاثیر تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم نے ایسا نہیں کیا۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم کچھ ایسا کرو گی۔" عرثمان نے اس کے بازوؤں پر اپنی گرفت بڑھائی تھی۔

"ہم۔۔۔" ماہ نوش نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

"پلیزر ونا بند کر دو۔ ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔" عرثمان نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔
ماہ نوش بس اسے دیکھے گئی۔

اس کا نازک وجود اب بھی ہچکیوں کی زد میں تھا۔ "جو لڑکی اپنے سر سے چادر نہیں سرکنے دیتی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ اس طرح کی بے ہودگی کر ہی نہیں سکتی۔

تم پلیزر ریکس ہو جاؤ۔ آئی ایم سوری کہ تمہیں یہ سب دیکھنا پڑا۔"

READERS CHOICE

خمار عشق ناز خان

عرشمان نے اسے پاس موجود کاؤچ پر بٹھایا۔ پھر اس نے میز پر موجود منرل واٹر کی بوتل اٹھائی تھی اور اس کا ڈھکنا کھولتے ماہ نوش کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ "پانی۔" ماہ نوش نے بوتل ہونٹوں سے لگاتے چند گھونٹ لیے۔

وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہو تم؟" عرشمان نے اس کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ ماہ نوش نے سر ہلایا تھا۔
"عرش۔۔۔"

"شش۔۔۔ مجھے تم سے کوئی صفائی نہیں چاہیے۔ تم اب ہاسٹل واپس جاؤ۔ آفس میں کسی سے بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب سنبھال لوں گا۔"
عرشمان نے اسے کہا تو ماہ نوش نے بھی سکون کا سانس لیا۔

وہ پہلے ہی اتنے شک میں تھی ایسے میں سب کا سامنا کرنے کا سوچ کر ہی اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ فی الحال اس کو اس بات کا اطمینان تھا کہ کم از کم عرشمان اسے قصور وار نہیں سمجھ رہا۔

(c) NazKhanNovelsOfficial (c) NazKhanWrites (c)

خمار عشق نادر خان

حریم اپنے کمرے کی کھڑکی سے کانفرنس روم کا دروازہ تک رہی تھی۔ چند منٹ بعد اس نے ماہ نوش کو کمرے سے نکلتے دیکھا۔ وہ سیدھی لفٹ کی جانب جا رہی تھی۔

"پرفیکٹ!!! تو یہ کانٹا بھی میرے راستے سے نکل گیا۔" وہ مطمئن ہو کر اپنی کرسی پر آ بیٹھی تھی۔ کرسی پر بیٹھتے ہی اس کی انگلیاں پیپر ویٹ پر گئیں تھیں وہ اس پیپر ویٹ کو اپنی انگلیوں سے گھمانے لگی۔

"بس اب میرا آخری داؤ اور پھر عرش ہمیشہ کے لیے میرا ہو جائے گا۔" وہ ہنسی تھی۔

اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ دروازہ کی چوکھٹ پر عرشان کو

ایستادہ دیکھ کر حریم اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔

"عرشان؟"

"مس حریم مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" عرشان اس کے سامنے کرسی پر گرا تھا۔ حریم

فوراً ہی میز کے گرد سے گھوم کر اس کے سامنے آ کر بیٹھی تھی۔ "ہاں عرشان بولو۔"

خمار عشق نادر خان

"مجھے لگتا ہے آج جو کچھ بھی ہوا اس میں ہمارا ہی کوئی امپلائی انوالو ہے۔" عریشان نے ٹائی کی گرہ ڈھیلی کرتے ہوئے کہا تھا۔ اس کے انداز میں اضطراب تھا۔ حریم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔ "ہاں عریشان وہ انٹرن۔۔۔"

"ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ وہ بے قصور ہے۔ اس کو تو معلوم بھی نہیں تھا کہ ایسی تصویریں اس پریزنٹیشن میں ڈالی گئیں ہیں۔" عریشان نے کہا تو حریم کے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔

"آف کورس! تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے کون کر سکتا ہے ایسا؟" حریم نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں۔" عریشان نے کنپٹیوں کو مسلتے ہوئے کہا تھا۔ "میرا خیال ہے کہ اسکندر ایمپائر کے رونی ٹیکسٹائل کے ساتھ کام کرنے پر مارکیٹ میں ہماری قدر بڑھ جانے کا ڈر ہمارے حریفوں کو ہو رہا ہے۔" حریم نے پرسوج انداز میں کہا تھا۔

عریشان نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ "تو آپ کو لگتا ہے کہ یہ سب کسی رائیول کا کام ہے؟"

خمار عشق نادر خان

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے عرشان۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ڈیل کو ہاتھ سے نہیں نکلنے دینا چاہیے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔" حریم نے کہا تو عرشان بھی سر ہلانے لگا۔

"اب ساحر رونی تو کہیں ملک سے باہر گیا۔ میرا نہیں خیال کہ وہ اتنی جلدی واپس آئے گا۔"

"وہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو عرشان۔ میں مس مہرین کے ساتھ مل کر نئی پریزنٹیشن بنواتی ہوں اور ساحر رونی کے ساتھ میٹنگ فکس کرواتی ہوں۔ تم اس معاملے کو چھوڑ کر دوسرے ڈیلز دیکھو۔" حریم نے فوراً حل نکالا تھا۔

"ہیم او کے۔۔۔" عرشان کچھ مطمئن سا اس کے آفس سے باہر نکلا تھا۔ بزنس کے معاملے میں اسے حریم پر بہت بھروسہ تھا وہ ہمیشہ ایسے آئیڈیاز لاتی تھی جس سے اسکندر زکا فائدہ ہوتا تھا۔ اب بھی وہ سوچتا ہوا اپنے آفس میں آیا تھا۔ اس نے ہاشم کو فون کر کر بلایا۔

"سر۔" وہ فوراً ہی دستک دے کر اندر آیا تھا۔

خمار عشق نامہ خان

"ٹیکنکل ٹیم کو ساتھ لے کر یہ پتہ لگاؤ کہ کلاؤڈ پر یہ پریزنٹیشن کس آئی پی ایڈریس سے اپلوڈ ہوئی ہے۔
چیک کرو کہ ڈیزائن ٹیم میں کس کس کے پاس اس سرور کا ایکس تھا اور مجھے یہ رپورٹ جلد سے جلد
چاہیے۔" عریشان نے سرد آواز میں کہا تھا۔

ہاشم فوراً ہی کا حکم بجالانے دوڑا تھا۔

عریشان کو ہر حال میں یہ جاننا تھا کہ اس معاملے میں کس کا ہاتھ ہے۔ حریم کی بات بالکل ٹھیک تھی۔ اس
واقعے سے ان کے ہاتھ سے کروڑوں کی ڈیل نکل رہی تھی۔ ان کے کاروباری مراسم رونی ٹیکسٹائل سے
تو خراب ہوتے ہی لیکن جب یہ بات کاروباری دنیا سے باہر جاتی تو اسکندر زکی ساکھ کو بھی متاثر کرتی۔
عریشان گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

(c) NazKhanNovelsOfficial (c) NazKhanWrites (c)

زینہ نے ماہ نوش کو کال ملائی تھی۔

آج ان کا ساتھ ڈنر کا پلان تھا۔ لیکن اب پتہ نہیں کیوں وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ زینہ اس وقت
ہاسپٹل کی پارکنگ میں کھڑی تھی۔

خمار عشق نادر خان

"کیا ہو گیا ہے نوشی کو؟" زینہ نے تیسری بار فون ٹرائی کیا تھا۔ تب ہی اس کے فون پر ارمغان کی کال آنے لگی تھی۔

"ہاں ارمغان۔"

"میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔" ارمغان کی آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔

"نہیں نہ۔ آج مجھے نوشی کے ساتھ ڈنر کرنے جانا ہے۔ بتایا تو تھا تمہیں۔" زینہ نے نروٹھے پن سے کہا۔

"آج جانا تھا تمہیں؟ میں بھول ہی گیا۔" ارمغان نے سر کھجایا تھا وہ اس وقت ہاسپٹل کی عمارت کے بہت قریب تھا۔

"تو کیا ہوا۔ اب یاد آ گیا ہے نہ۔" زینہ نے کہا۔

"ایسا کرو نہ گزیلم کہ تم نوشی کو گھر پر ہی بلا لو۔ وہ سب کے ساتھ ہی ڈنر کر لے گی۔" ارمغان نے اسے مشورہ دیا تھا۔ "ہاں یہ آئیڈیا برا نہیں ہے۔ میں اسے فون کرتی ہوں۔ تم پہنچو تو بتانا میں فری ہوں۔" زینہ نے کہتے ہوئے

خمار عشق نادر خان

کال کٹ کی تھی۔ وہ اب دوبارہ سے نوشی کا نمبر ٹرائی کرنے لگی۔

وہ جس رخ پر کھڑی تھی اس کے عقب میں کئی گاڑیاں پارک تھیں۔ اچانک ہی ایک گاڑی اس کی جانب ریگنا شروع ہوئی تھی۔

گاڑی کی ہیڈ لائٹس بند تھیں اور وہ آہستگی سے زینہ کی سمت بڑھ رہی تھی۔

زینہ اپنے دھیان میں ٹہل ٹہل کر فون کان سے لگائے ہوئے ماہ نوش کے فون اٹھانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اچانک ہی گاڑی نے رفتار پکڑی تھی۔ اپنے عقب سے ایک گاڑی کی ریس دینے کی آواز پر زینہ چونک کر پلٹی تھی۔ اس نے اس سیاہ گاڑی کو پوری رفتار سے خود کی جانب بڑھتے دیکھا تھا اور ایک لمحے کو اس کا ذہن مفلوج ہوا تھا۔ وہ گاڑی کسی بگڑے ہوئے بیل کی مانند اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔

ایک سیکنڈ سے بھی کم کا وقفہ تھا جب زینہ کو لگا تھا کہ وہ گاڑی اسے کچل دے گی۔ تب ہی کسی نے اسے دبوچ کر اس گاڑی کی زد سے بچایا تھا۔ زینہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور اسی انسان کے ساتھ زمین پر لڑھکتی ہوئی گری تھی۔ وہ گاڑی اندھا دھند چلنے کے باعث اسٹریٹ لیمپ سے ٹکرائی تھی۔ اپنا شکار ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر ڈرائیور نے گاڑی ریورس کی تھی۔ بریک چرچرانے

خمار عشق نامر خان

کی آواز سناٹے میں گونجی تھی اور وہ گاڑی تیزی سے گیٹ کی جانب بھگالے گیا تھا۔ رمغان جو اسی وقت اپنی سلور پجیر وداخلی دروازے سے اندر لا رہا تھا، سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی سے تیزی سے اپنی گاڑی بچا پایا تھا۔ وہ سیاہ گاڑی اس کی سلور پجیر و کو سائڈ سے رگڑتی ہوئی نکلی تھی۔ رمغان نے بریک پر پیر رکھے اور اپنا فون نکال کر شاہنواز کو فون کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا

کہ ونڈاسکرین کے پار نظر آتے منظر پر اس کی نیلی آنکھوں کا رنگ گہرا ہوا تھا۔ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا، تیزی سے اس جانب بڑھا تھا۔

زینہ دراب خانزادہ کی بانہوں میں تھی۔

دراب خانزادہ کی کمنیاں چھل گئیں تھی لیکن اس نے زینہ کو کھروچ بھی نہیں لگنے دی تھی۔ وہ اس کے سر کے نیچے ہاتھ رکھتا اسے چوٹ لگنے سے بچا گیا تھا۔

اب وہ زمین سے کھڑا ہوتا اسے بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں مدد دے رہا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں زینہ؟" دراب فکر مندی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

زینہ کا سر گھوم رہا تھا۔ وہ دراب کا ہاتھ نرمی سے جھٹکتی اپنے حواس نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خمار عشق نادر خان

وہ اچانک ہی لڑکھرائی تھی، دراب فوراً ہی اس کی جانب لپکا تھا لیکن کسی نے سختی سے زینہ کی جانب بڑھتے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے۔

دراب خاندادہ نے ماتھے پر بل ڈالتے نوار کو گھورا تھا۔

نبلی آنکھوں میں اس وقت شدید غصہ تھا، سرخ و سپید رنگت اور بھورے بال وہ یہاں کا باشندہ نہیں لگ رہا تھا۔

بلیو گرے ویسٹ کوٹ اور ڈریس پینٹ میں ملبوس وہ آدمی جو کھا جانے والی نظروں سے دراب خاندادہ کو گھور رہا تھا اب زینہ کو کندھوں سے تھام چکا تھا۔ زینہ ہوش سے بیگانہ ہوتی اس کے سینے سے لگی تھی۔

"آپ کی تعریف محترم؟ آپ ڈاکٹر زینہ کو مجھے دیکھنے دیں تو بہتر ہے۔" دراب خاندادہ نے ضبط سے کہتے زینہ کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔ جسے ارمان نے بہت سختی سے دبوچا تھا۔

"آپ پہلے اپنا شجرہ نسب بیان کریں اور میری بیوی کی فکر نہ کریں۔" ارمان کا لہجہ درشتی لیے ہوئے تھا۔

READERS CHOICE

دراب خاندادہ پر توحیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"بیوی؟" اس نے گنگ ہوتے ہوئے دہرایا تھا۔

"جی۔ یہ ڈاکٹر زینہ آپ کے لیے ہیں۔ لیکن یہ مسز زینہ ار مغان اسکندر ہیں۔" ار مغان نے زینہ کو نرمی سے تھامے ہوئے کہا تھا۔

درا ب خانزادہ کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو لہو نہیں۔

"ار مغان۔۔۔" زینہ نے دھیرے سے کہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تھیں۔ ار مغان فوراً ہی اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ گلابی رنگ کے حجاب میں اس کا چہرہ اس وقت لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔

"زینہ میں ہوں تمہارے پاس۔" ار مغان نے اسے تسلی دیتے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔

زینہ نے فوراً اس کی شرٹ کا کالر تھامتے اس کے چوڑے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا تھا۔

"ار مغان وہ گاڑی میری طرف۔۔۔" وہ مجھے کچلنے والی تھی۔۔۔" زینہ نے ار مغان کے سینے میں چھپتے لرزتے ہوئے کہا تھا۔

ار مغان کی گردن کی رگیں تنی تھیں۔

خمار عشق ناز خان

"کچھ نہیں ہوا ہے زینہ۔ میں دیکھ لوں گا اسے۔ میں ہوں اب تمہارے پاس۔" ارمان اسے تسلی دیتا گاڑی کی جانب بڑھتا تھا۔

جانے سے پہلے اس نے دراب خانزادہ کو ایک گھوری سے نوازا تھا جواب بھی سکتے کی کیفیت میں کھڑا اپنی محبت کو کسی اور کی بانہوں میں خود سے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

(c) NazKhanNovelsOfficial (c) NazKhanWrites (c)

ماہ نوش اپنے کمرے میں گرم سم بیٹھی تھی۔ مغرب کی اذان ہو چکی تھی جب سے وہ آفس سے آئی تھی ایسے ہی بیٹھی تھی۔ اندھیرا پھیلنے دیکھ کر وہ اٹھی تھی اور کمرے کی لائٹ جلائی تھی۔ گھڑی پر نظر پڑتے ہی اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"یا اللہ! آج تو ہمیں زینہ آپی کے ساتھ کھانے پر جانا تھا۔ اس نے اپنا فون تلاش کیا تو یاد آیا کہ وہ تو بیگ میں سے نکالا ہی نہیں تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

"اف!! زینہ آپ کی پانچ مسڈ کالز! ہم بھی نہ فون سائلنٹ پر کر کر بھول ہی گئے۔" ماہ نوش نے آنکھوں سے اڈتی نمی صاف کی۔ اور زینہ کو فون ملانے ہی لگی تھی کہ اس کے فون پر کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی۔

ماہ نوش نے کال کا بٹن پریس کیا۔

"ہیلو۔"

"ہیلو، ماہ نوش؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا تھا۔

"جی ہم ہی ہیں۔ آپ کون؟"

"ارے میں ہوں نیلم۔ تم کہاں چلی گئیں تھی؟" نیلم کی آواز سننے ہی ماہ نوش کی آنکھوں پھر سے ڈبڈبائی تھیں۔

"نیلم ہم۔۔۔ ہماری طبیعت خراب ہو رہی تھی تو ہم ہاسٹل واپس آ گئے۔" ماہ نوش نے کہا۔

"اچھا خیر مجھے تمہیں بتانا تھا کہ تمہیں کل رات کی پارٹی میں ضرور آنا ہے۔" نیلم نے اطلاع دی تھی۔

"کیسی پارٹی؟" ماہ نوش کو حیرت ہوئی۔

خمار عشق نائر خان

"ارے یار! مس حریم کی سالگرہ کا جشن ہے کل رات۔ انہوں نے سب کو دعوت دی ہے اور تم نہیں تھیں تو میں نے سوچا تمہیں بھی بتا دوں۔" اس کی آواز میں جوش تھا۔

"نہیں نیلم ہم نہیں آئیں گے۔ ہماری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے اور ہم۔۔۔۔"

"کیا یار ماہ نوش۔۔۔ تم ویسے بھی مس حریم کی گڈ بکس میں نہیں ہو اب اس طرح ان کی دی ہوئی دعوت قبول نہیں کرو گی تو وہ تم سے اور ناراض ہوں گی۔ ویسے بھی کل ہفتہ ہے تم سارا دن ریست کرنا اور شام میں آجانا تیار ہو کر۔" نیلم نے حل پیش کیا۔

"نیلم ہم۔۔۔"

"منع مت کرنا ماہ نوش پلیز۔ وہاں اتنے بڑے بڑے لوگ بھی آرہے ہیں۔ وہ رو فی ٹیکسٹائل والے ساحر رو فی بھی۔ تم تو جانتی ہی ہونہ؟ صبح تم نے ہی تو دی تھی پریزنٹیشن۔" نیلم نے مزید کہا تو ماہ نوش چونکی۔

"کیا وہ بھی ہوں گے وہاں پر؟" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہاں بھئی۔ اور اتنی شاندار ہوگی یہ پارٹی۔ پلیز مان جاؤ نہ۔" نیلم منت کرنے لگی۔

خمار عشق نامر خان

"ٹھیک ہے۔ ہم آئیں گے۔" ماہ نوش نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔

"شکریہ۔۔ میری پیاری دوست اور سنوا چھی طرح تیار ہو کر آنا۔ اوکے؟" نیلم نے اسے کہتے فون کاٹا تھا۔

ماہ نوش نے فون ایک طرف ڈالا تھا۔

حریم کے کہے ہوئے جملے کی بازگشت کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"یہ لڑکی ساحر رونی سے معافی مانگ لے گی۔۔۔"

"ہاں ہم مانگ لیں گے معافی۔ ہماری غلطی نہیں تھی لیکن عریشان کا کتنا نقصان ہو گا اگر یہ ڈیل کینسل ہو گی۔ ہم چلے جائیں گے پارٹی میں اور مسٹر رونی سے بات کریں گے کہ وہ عریشان کو ایک اور موقع دے دیں۔" ماہ نوش نے مصمم ارادہ کیا تھا۔

(c) NazKhanNovelsOfficial (c) NazKhanWrites (c)

READERS CHOICE

ارمغان زینہ کو لیے گاڑی میں بیٹھا تھا۔

"ٹھیک ہو تم زینہ؟ کیا تمہیں کہیں چوٹ لگی ہے؟" وہ فکر مندی سے اس کا ہاتھ تھامے پوچھ رہا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"نہیں ار مغان مجھے بس گھر جانا ہے پلیز۔" زینہ اس کے شانے سے لگی اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی۔

"اوکے۔ ریلیکس ہم جارہے ہیں۔" ار مغان اس کا ہاتھ تھپتھپاتا، گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ وہ ایک ہاتھ سے شاہنواز کے لیے میسج ٹائپ کرتا اپنی لوکیشن اسے بھیج چکا تھا۔ آج خلاف معمول وہ گارڈز کی بغیر نکلا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ زینہ کو ہاسپٹل سے پک کرتا اپنے گھر جائے گا لیکن اس صورتحال میں اب اسکندر مینشن جانا ہی صحیح فیصلہ تھا۔

کچھ ہی دیر بعد ایک اور سیاہ گاڑی اس کا تعاقب کرتی سڑک پر موجود تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شاہنواز چوکننا بیٹھا ہوا تھا۔

ار مغان کے فون کی اسکرین روشن ہوئی تھی۔ ار مغان نے ایک نظر زینہ پر ڈالی تھی جو اس کے کندھے سے لگی شاید سو گئی تھی۔

ار مغان نے فون آن کیا تھا۔

"سر میں پوزیشن پر ہوں۔" شاہنواز کی جانب سے جواب موصول ہوا تھا۔

خمار عشق نامر خان

ارمغان اب کچھ ریلیکس ہو کر گاڑی چلانے لگا تھا۔

جب آپ کی پشت پر کوئی وفادار موجود ہو تو آپ مطمئن ہو جاتے ہیں اور یہی کیفیت اس وقت ارمغان کی تھی۔ اب وہ سارا دھیان زینہ پر مرکوز کرتا گاڑی چلانے لگا۔

ارمغان زینہ کو لے کر اسکندر مینشن پہنچا تو وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔ اس کے ہوا اس قابو میں آچکے تھے۔ جسمانی طور پر ویسے ہی دراب خانزادہ کی وجہ سے اسے چوٹ نہیں آئی تھی۔

ارمغان اس کا ہاتھ تھامے اسے اسکندر مینشن کے لونگ روم میں لایا تھا۔ اس وقت سب ہی وہاں بیٹھے گفتگو میں مشغول تھے۔ زینہ کے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت سب ہی نے محسوس کی۔

ینیشا فوراً اٹھ کر آئی تھی۔

"زینہ بھابی کیا ہوا ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

زینہ کے بولنے سے پہلے ہی ارمغان نے جواب دیا تھا۔

"در اصل زینہ کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے۔" اس کی بات سنتے ہی سب ہی چونکے تھے۔

"کیا؟ چوٹ تو نہیں آئی۔ ادھر لاؤ بٹھاؤ نیچی کو۔" دادی نے اپنے پاس صوفے پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

خمار عشق نادر خان

ینیشا زینہ کو لیے ان کے برابر آ بیٹھی۔

"نہیں بابا آنے، میں ٹھیک ہوں۔ وہ بس اچانک یہ سب ہوا تو۔۔۔" زینہ کی آواز اس پل کو یاد کر کر
کپکپائی تھی۔

"زینت بی! زینہ کے لیے ہلدی والا دودھ لائیں جلدی۔" دریا بیگم نے زینہ کی حالت دیکھتے حکم جاری کیا
تھا۔

"آبی، آپ بھابی کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے۔" عریشان نے بھی تشویش سے کہا۔

"یا ہم یہاں بلوا لیتے ہیں اپنے فیملی ڈاکٹر کو۔" التان نے فون نکالتے کہا تھا۔

زینہ ان سب کی خود کے لیے فکر دیکھ کر اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ پائی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو
بہہ تھے۔ ار مغان نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

"ارے بچے اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ اب تو اپنوں میں ہو تم۔" دادی نے کہتے ہوئے اس کے سر
پر ہاتھ رکھا تھا۔

زینہ روتی آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

خمار عشق نادر خان

ارمغان نے آگے بڑھ کر اس کے آنسو نرمی سے اپنی انگلی کی پوروں پر چنے تھے۔

زینہ سب کے سامنے اس کے ایسے کسی اقدام کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ وہ جزبز ہوتی تھوڑا پیچھے کھسکی تھی۔ فرہاد صاحب نے بھی اپنا گلا کھنکارا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" زینہ نے جلدی سے کہتے ارمغان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دور جانے کا اشارہ کیا تھا۔ لیکن ارمغان اس کے اشارے نظر انداز کرتا زینت بی کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس پکڑ چکا تھا اور اب زینہ کے لبوں سے لگانے والا تھا۔

"ارمغان میں خوپی لوں گی۔" زینہ نے بہ مشکل کہتے گلاس تھامنے کی کوشش کی تھی۔
"تم یہ دودھ ختم کرو اور الٹی تم ڈاکٹر زیبا کو کال کرو۔" ارمغان نے زینہ کو فکر سے دیکھتے کہا تھا۔
زینہ نے سر ہلاتے دودھ کا گلاس لبوں سے لگا لیا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے ہار نہیں مانے گا۔

"ارمغان میں کروالوں گی چیک اپ مگر تم پلیز نوشی کو کال کر دو۔ وہ پریشان ہو رہی ہو گی۔" زینہ نے کہا تو ارمغان نے فون پر ماہ نوش کا نمبر ملا لیا تھا۔

خممار عشق نادر خان

ماہ نوش جو خود بھی زینہ کو ہی کال کرنے والی تھی۔ پہلی بیل پر ہی فون ریسیو کر چکی تھی۔

"ارمغان لالہ؟ آپ کی کہاں ہے؟" ماہ نوش نے فون اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے نوشی پر آج تمہارے ساتھ باہر کھانا نہیں کھا سکے گی۔" ارمغان نے کہا تھا۔ زینہ نے اس کی جانب دیکھتے فون اسپیکر پر لینے کا اشارہ کیا تھا۔ ارمغان نے بٹن پر پریس کیا تھا۔

"لو بات کر لو اسپیکر پر ہوا ب تم۔"

"زینہ آپ! اسپیکر سے ماہ نوش کی آواز ابھری تھی اور نیشا نے چونک کر فون کی جانب دیکھا تھا۔

عرشمان تو اس آواز کو ہزاروں آوازوں میں پہچان سکتا تھا۔ وہ یک ٹک فون کو تکتے لگا۔

"نوشی، سوری آج ڈنر کے لیے باہر نہیں مل سکیں گے۔ تم ہاسٹل سے ہی کچھ کھا لو۔" زینہ نے کہا تھا۔

"آپ کی آپ کی آواز کو کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے نا؟" ماہ نوش زینہ کی روئی روئی آواز سن کر پریشان ہوئی تھی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ بس تھکن ہو گئی آج ہاسٹل میں۔" زینہ نے بہانہ کیا۔

خمار عشق نادر خان

"اچھا۔ ویسے تھک تو ہم بھی بہت گئے آج آپ۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ حویلی واپس چلے جائیں۔" ماہ نوش نے دکھ سے کہا تھا۔ عرثمان کا دل ڈوبا تھا۔

"کیوں سب ٹھیک تو ہے نوشی؟" زینہ نے کہتے ہوئے ار مغان کا فون ہاتھ میں لیتے ہوئے اسپیکر آف کیا اور فون کان سے لگایا تھا۔

"بس آپ، یہاں دل نہیں لگ رہا۔ آفس بالکل اچھا نہیں ہے۔ ہم سیمیسٹر بریک پر تو ہیں ہی اب سوچ رہے ہیں بس امتحان دینے شہر آ جایا کریں اور باقی وقت حویلی میں ہی رہا کریں۔" ماہ نوش نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

"نوشی چلو اس بارے میں ہم مل کر بات کرتے ہیں۔ کل ملتے ہیں۔" زینہ نے کہا تو ماہ نوش نے نفی میں جواب دیا۔

"کل تو ہم آفس کی ایک پارٹی میں جا رہے ہیں۔ اس کے بعد لالہ کے ساتھ گھر جائیں گے۔" ماہ نوش نے بتایا تو زینہ گھر کے ذکر پر پھر اداس ہوئی تھی۔

READERS CHOICE

خمار عشق نادر خان

جب سے وہ ار مغان کی بیوی کی حیثیت سے خان حویلی سے آئی تھی۔ ولی کے علاوہ اس کی اماں بابا سے بات تک نہیں ہوئی تھی۔

دل پر ایک بوجھ سا تھا کہ وہ اب بھی اس سے ناراض ہیں۔ ناکردہ گناہ کی پاداش میں اس سے تعلق توڑے بیٹھے ہیں۔

اس نے فون ار مغان کی جانب بڑھایا تھا اور صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں کمرے میں چلی جاؤں بابا آنے، آنٹی؟" اس نے ار مغان سے نظریں چراتے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔" دادی نے کہا۔

"نیشا تم چلی جاؤ زینہ کے ساتھ۔" دریا نے مشورہ دیا۔

"ہاں بھابی آئیں۔" نیشا نے زینہ کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

وہ دونوں اوپر کی جانب چلے گئے تو ار مغان نے عرش اور التی کو باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ تینوں باہر آئے تھے۔ شاہنواز پہلے ہی ار مغان کی سلور پیجیر وکامعائے کر رہا تھا۔

خمار عشق نانر خان

التان نے گاڑی پر پڑی رگڑ دیکھی تو وہ گھبرا گیا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

خمار عشق نانر خان

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں [/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com)

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

"آبی! آپ کی گاڑی کا بھی ایکسیڈنٹ ہوا ہے کیا؟"

"میں بھی بال بال بچا ہوں۔ پارکنگ میں سائڈ مار کر گئی ہے وہ گاڑی۔" ار مغان نے کہا تو عرشان بھی تشویش سے اسے دیکھنے لگا۔

خمار عشق نادر خان

"آبی یہ کیا منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے؟" اس نے پوچھا تھا۔

"یہی معلوم کرنا ہے۔ شاہنواز تم ہاسپٹل کی پارکنگ سے سی سی ٹی وی فوٹیج نکلواؤ اور میری گاڑی کے ڈیش کیم کو بھی چیک کرو۔ مجھے لگتا ہے گاڑی کا نمبر اس میں نظر آیا ہوگا۔" ارمان نے سوچتے ہوئے کہا۔

"باس میں پتہ کروا تا ہوں۔" شاہنواز نے مستعدی سے کہتا گاڑی پارکنگ کی جانب لے گیا تھا۔

"آبی آج آفس میں بھی کچھ عجیب ہوا۔ عرمان نے ارمان کو پوری بات بتائی۔

"یہ سب کیا کسی ایک ہی انسان کا پلان ہے؟" التان بھی سوچ میں پڑ گیا۔

"عرش تم اپنی اس نئی انٹرن کابینک گراؤنڈ چیک کرواؤ۔" ارمان نے کہا تھا۔

"نہیں آبی وہ بے قصور ہے۔" عرمان نے زور دے کر کہا۔

ارمان چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

READERS CHOICE

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟"

خمار عشق نادر خان

"کیونکہ آبی وہ انٹرن بھائی کی لانگ لاسٹ محبوبہ ہیں۔ وہی سبز آنکھوں والی۔" التان نے شرارت سے کہا تھا اور عرثمان نے اس کی کمر پر ایک دھموکا جڑا تھا۔

"بکومت۔ یہ وجہ نہیں ہے آبی۔" عرثمان نے ارمغان کی گھوری دیکھتے ہی صفائی دی تھی۔
"پھر کیا وجہ ہے؟" اس نے پوچھا تھا۔

"وہ انٹرن کوئی اور نہیں بلکہ ماہ نوش محسن ہے۔" عرثمان نے اطمینان سے کہا تھا۔
"ماہ نوش؟ زینہ کی کزن نوشی؟" ارمغان نے تصدیق چاہی۔

"جی آبی۔ پہلے تو مجھے صرف شک تھا لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے بھابی سے بات کرتے ہوئے اس کی آواز میں نے پہچان لی تھی۔" عرثمان نے کہا تو التان کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تھی۔

"تو بھائی اب معاملہ اتنا سیریس ہے کہ آپ محض آواز سے بھی انہیں پہچان سکتے ہیں!"
عرثمان اس کی بات پر گڑ بڑایا تھا۔

READERS CHOICE

خمار عشق نامر خان

"آبی وہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہ میرے ساتھ کام کرتی ہے۔۔۔ تو میں پہچانتا ہوں اس کی آواز۔" عریشان نے بات بنانے کی کوشش کی تھی لیکن اب کی بار ارمان بھی اس کی آنکھوں میں اڈتے جذبات پکڑ چکا تھا۔

"عرش بیٹا سنبھل کے!" ارمان نے کہا تو التان نے بتیسی نکال کر عریشان کو دیکھا تھا۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں التان نے کہا تھا

(بھائی اب تو آپ گئے!)

عریشان نے بھی جواب میں اسے گھورا تھا۔

(بچوالتی بیٹا تم مجھ سے)

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

ڈاکٹر زیبا نے زینہ کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد اسے کچھ سکون آور ادویات دی تھیں۔

"ویسے تو آپ کو کوئی بیرونی چوٹ نہیں آئی ہے مسز اسکندر لیکن اگر آپ بے چینی محسوس کریں تو یہ

دوائی لینے سے آپ کو آرام آجائے گا۔" وہ کہتی اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

خمار عشق نادر خان

ارمغان نے کمرے کے اندر آکر دروازہ بند کیا تھا۔ زینہ بستر پر بیٹھی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہونہ زینہ؟" ارمغان اس کے نزدیک آتا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہیم۔۔ میں تھک گئی ہوں۔ مجھے سونا ہے۔" زینہ نے کہتے ہوئے کمر ٹر میں اپنا چہرہ چھپایا تھا۔

ارمغان نے اس کے سرہانے بیٹھتے کمر ٹر اس کے چہرے پر سے ہٹایا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ مجھ سے ناراض کیوں ہو تم؟" وہ جانتا تھا کہ وہ یوں سونے کا بہانہ جب ہی کرتی تھی جب اس سے خفا ہوتی تھی۔

زینہ نے آنکھوں پر بازو رکھتے کروٹ لی تھی۔

"مجھے سونا ہے۔"

"اچھا چلو سو جاتے ہیں۔" ارمغان نے اس کے برابر لیٹتے اس کی پشت کو سینے سے لگایا تھا۔

زینہ اس کا ہاتھ جھٹکتی کچھ آگے کھسکی تھی۔

ارمغان نے اس کے قریب آتے ان کے درمیان کا فاصلہ پھر سے ختم کیا تھا۔ زینہ بپھر کر پھر سے اس

کے حصار سے نکلی تھی۔ پر اس بار ارمغان نے اسے مضبوطی سے تھاما تھا۔

خمار عشق نادر خان

"نیچے گرجاؤ گی گزیلم۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے احساس دلارہا تھا کہ وہ بیڈ کے بالکل کنارے پر پہنچ چکی ہے۔

"ہاں تو گرنے دو۔" زینہ چٹختی تھی۔

"چوٹ لگ جائے گی۔" ارمغان نے اس کی گردن پر اپنی ناک ر ب کرتے کہا تھا۔

"لگنے دو۔ جو چوٹ مجھے لگ چکی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔" زینہ کے لہجے میں آنسوؤں کی نمی آئی تھی۔

ارمغان سرعت سے اٹھ کر بیٹھا تھا اور اس سے پہلے کہ زینہ کچھ سمجھ پاتی وہ اس کی شرٹ اٹھاتا زینہ کی کمر اور پیٹ ٹول کر دیکھنے لگا تھا۔

"کیا کر رہے ہو؟" زینہ جھینپ کر خود کو کور کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"چوٹ دیکھ رہا ہوں۔ ڈاکٹر نے تو مجھے کہا کہ تم ٹھیک ہو۔ کہاں لگی ہے تمہیں؟ گٹھنے پر لگی ہے؟"

ارمغان فکر مندی سے اس کے پیروں کی جانب ہاتھ بڑھاتا پوچھ رہا تھا۔

خمار عشق ناز خان

"اف!! کہیں نہیں لگی ہے مجھے، ار مغان پلیز!" زینہ نے اس کے ہاتھ جھٹکتے اب کی بار سسکی لی تھی۔

ار مغان جو اس کے یوں بار بار ہاتھ جھٹکنے پر غصہ ہو چکا تھا، زینہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے سٹل ہوا تھا۔

"تم رو کیوں رہی ہو؟" زینہ نے پلکیں جھکا لیں تھی۔ آنسو اب تو اتر سے اس کے گال بھگور رہے تھے۔

ار مغان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا، لیکن وہ اسے خود میں بھینچے، نرمی سے اس کے سنہری بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔ زینہ بھی اب کی بار اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

"زینہ پلیز مجھے بتاؤ تو کہ کیا مسئلہ ہے؟" ار مغان اس کے رونے سے پریشان ہو رہا تھا۔

"مجھے بابا اور اماں کی یاد آرہی ہے۔ تم جب سے۔۔۔ مجھے حویلی۔۔۔ سے لائے ہو۔۔۔ انہوں نے

ایک بار بھی۔۔۔ مجھ سے بات نہیں کی ہے۔" زینہ نے ہچکیوں کے درمیان کہا تھا۔

"اوہ! زینہ پلیز رومت۔ ہم اسی اتوار کو چلتے ہیں ان سے ملنے۔" ار مغان نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے

پیالے میں بھرا تھا۔

READERS CHOICE

"وہ مجھ سے ناراض ہیں۔" زینہ نے دکھ سے کہا تھا۔

خمار عشق ناز خان

"جب میں انہیں سب سچ بتاؤں گا تو وہ ناراض نہیں رہیں گے۔" ار مغان نے کہتے ہوئے اس کے بہتے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا تھا۔ زینہ خود میں سمٹی اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

عرشمان کا فون مستقل بج رہا تھا۔ وہ جم میں اس وقت ورزش کر رہا تھا۔ دھیان اس کا ماہ نوش کی پریزنٹیشن کی جانب تھا۔

آخر کون ہو سکتا ہے جو اسکند ز اور رونی ٹیکسٹائل کی ڈیل کو ناکام کروانے کے لیے اس حد تک چلا گیا۔ پھر ار مغان اور زینہ کا ایکسیڈنٹ بھی تشویش کا باعث تھا۔ کیا ان کا کوئی دشمن ان کو ٹارگٹ کر رہا تھا؟ پتہ نہیں یہ کوئی ایک ہی انسان تھا یا محض اتفاق؟ اس کا ذہن ہر طرف دوڑ رہا تھا۔

اپنا سیٹ مکمل کرتا وہ رکا تھا۔ بازو اور چہرے سے پسینہ پوچھتے وہ اب بیچ پر آ بیٹھا۔ فون دوبارہ بجنے کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

فون کی اسکرین پر حریم کا نام جگمگا رہا تھا۔

خممار عشق نادر خان

"ہیلو عرثمان" اس نے فون کان سے لگایا تو حریم کی بے تاب آواز سنائی دی۔

"جی مس حریم۔"

"تمہیں یاد ہے نہ کہ آج تمہیں میری برتھ ڈے بیش میں آنا ہے۔" حریم نے اٹھلاتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اپنی پارٹی کے لیے ابھی ابھی اسٹائلٹ سے میک اپ کروا کر فارغ ہوئی تھی۔ دکتے چہرے کے ساتھ بدن پر ابھی صرف سلک کا گاؤن تھا۔

"اوہ۔۔۔ آج ہے آپ کی سالگرہ۔۔۔" عرثمان نے ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں نہ! تم پھر بھول گئے کیا؟" حریم کی آواز میں خفگی در آئی۔ وہ آگے کو جھکتی اب اپنے پیر کے ناخنوں پر نیل پالش لگا رہی تھی۔ اس کے دودھیا پاؤں پر سرخ رنگ کی نیل پالش دلکش لگ رہی تھی۔

"ایکچو نکلی میں بہت پریشان ہوں ساحر رونی کی ڈیل کی وجہ سے تو۔۔۔" عرثمان نے کہا تھا۔

"ہاں تو اسی لیے تو تمہیں فون کیا ہے۔ ساحر رونی کا بیرون ملک کا دورہ ملتوی ہو گیا ہے اور اسی لیے میں نے اسے اپنی پارٹی میں بلا یا ہے۔" حریم نے کہا تو عرثمان سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"کیا واقعی؟"

خممار عشق نادر خان

"ہاں۔۔ اور میں نے مس مہرین کو بھی انوائٹ کر لیا ہے وہ اپنے ساتھ ہی نیو پریز نٹیشن لے کر آئیں گی۔
تو اگر تم بھی وہاں ہو گے تو اچھا رہے گا۔" حریم نے مزید کہا تھا۔

عرشمان کو یہ آئیڈیا کچھ برا نہیں لگا۔ اگر حریم نے ساحر رونی کو بلا ہی لیا تھا تو انفار ملی ان کی میٹنگ ہو سکتی تھی۔

"اوکے مس حریم میں آجاتا ہوں۔ آپ پلیز ساحر رونی کو روک کر رکھیے گا۔" عرشمان نے کہا تو حریم کے چہرے پر مسکان بکھری تھی۔

فون آف کرتی وہ اب آئینہ کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

اس کے کمرے میں تین قد آدم آئینے اس کی وینٹی کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔

آئینہ میں نظر آتا اس کا حسن کمال تھا۔ کندھوں تک آتے جدت سے تراشیدہ بال جواب جگہ جگہ سنہرے رنگ سے مزین تھے۔

پھر اس پر اس کا گلیم میک اپ۔ وہ خود کو دیکھتے خود پسندی کی آخری حد پر کھڑی تھی۔ دفعتاً اس نے سلک گاؤن کی ڈوری کھولی تھی۔ گاؤن پھسل کر نیچے گرا تھا۔ اب وہ اپنے برہنہ وجود کو غور سے تکتے لگی۔

خمار عشق ناز خان

"اتنا حسن ہے عرشان، تم ایک بار دیکھ لو گے تو نظر نہیں ہٹا سکو گے۔" وہ اپنے عکس کو نہارتی تصور ہی تصور میں عرشان کو دیکھ رہی تھی۔

"آج تم اور میں ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں گے۔ میرے حسن کا جادو تمہیں ایسا بہکائے گا کہ تم سنبھل نہیں پاؤ گے اور ایک بار جو تم بہکے تو میرے لیے تمہیں پانا بالکل آسان ہو جائے گا۔" وہ خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ آنے والے وقت کو سوچنے لگی۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

"نیشا جان سنو۔" التان نے نیشا کو صبح پکارا تھا۔

"جی التان" وہ مصروف سی اپنے یونیورسٹی کا کوئی آن لائن اسائنمنٹ دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری وہ سہیلی ہے نہ۔۔۔" التان نے کہا تھا۔

"کون سی سہیلی؟" نیشا نے سر اٹھا کر التان کو دیکھا تھا۔

"وہی جس کا ڈیزائن کیا ہوا ڈریس پہن کر تم نے سیدھا میرے دل پر کیٹ واک کی تھی۔" التان عادت سے باز نہیں آ سکتا تھا۔

خمار عشق نادر خان

ینیشا شرمائی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔"

"ویسی ہی جیسی خوبصورت بیوی کو دیکھ کر کرنی چاہیے۔" التان اب اس کے سامنے میز پر آ بیٹھا تھا۔
لیپ ٹاپ بند کرتا وہ ایک جانب رکھ چکا تھا۔

"ہیم۔۔۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ تمہیں اپنی سہیلی کیسی لگتی ہے؟"

"ماہ نوش؟ وہ تو مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔ یونیورسٹی میں سب سے پہلی سہیلی بنی تھی وہ میری۔" ینیشا نے
اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے اپنا چہرہ ان پر ٹکایا تھا۔

التان نے آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔ پھر وہ اس کے چہرے پر بکھری لٹوں سے
کھیلتا کہنے لگا تھا۔

"تم اپنی دوست کو اپنی بھابی بنانے کی تیاری کر لو۔"

"کیا مطلب؟" ینیشا نے اپنی براؤن کانچ سی آنکھیں پھیلائے نا سمجھی سے التان کو دیکھا تھا۔

خمار عشق نادر خان

"مطلب کہ بھائی کا اس پر دل جگر دماغ سب آچکا ہے اور جتنا میں انہیں جانتا ہوں وہ بابا آنے سے بھابی کے بارے میں بات بھی کر چکے ہوں گے۔" التان نے اپنی بات ختم کی تو نیشا منہ کھولے اسے تک رہی تھی۔

"ماہ نوش عرثمان بھائی کے ساتھ؟ میری بھابی بن جائے گی وہ؟ ہائے التان سچی؟" نیشا نے خوشی سے التان کو گلے لگایا۔ التان تو پہلے ہی موقع کی تلاش میں تھا وہ اسے خود میں بھینچتا اب اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگا۔

"جی التان کی جان۔ اور بھی ایک بات ہے۔"

"کیا؟" نیشا نے اس کے گھنگریالے بالوں میں انگلیاں چلاتے پوچھا تھا۔

"وہ زینہ بھابی کی کزن ہے۔"

"کیا؟؟؟" نیشا نے پھر سے اپنی خوبصورت آنکھیں پھیلا کر التان کو دیکھا تھا۔

التان اس کی معصومیت پر مسکرایا تھا پھر وہ اسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔

"جی۔"

خمار عشق نامر خان

"التان دیکھیں میں ابھی کام کر رہی تھی۔" نیشا نے احتجاج کی ناکام کوشش کی تھی۔

"دیکھو آنے والے وقت میں تم مجھے ویسے ہی انور کرو گی۔ تمہاری سہیلی جو آجائے گی تو ابھی تو مجھ غریب پر فوکس کر لو۔" التان نے مسکین صورت بناتے اسے چھیڑا تھا۔

"آپ سامنے ہوتے ہیں تو فوکس کہیں اور کیسے جاسکتا ہے۔" نیشا نے روانی میں کہا تھا پھر التان کی آنکھوں میں دیکھتی وہ فوراً ہی اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔

التان کا قہقہہ کمرے میں گونجتا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہوتے چلے گئے تھے۔

©NazKhanWrites/NazKhanNovelist©

جاری ہے۔

READERS CHOICE